انوار کی برسات ہے "آدابِ نظامت"
ہاں عشق کی سوغات ہے "آدابِ نظامت"

آدابِ نظامت

مہکتے، دمکتے، نعتیہ اشعار سے مزین

صاحبزادہ خان اخترؔ ندیم
نقشبندی قادری الجیلانی

سر پرست

پیرِ طریقت حضرت الحاج گلشنؔ الٰہی قادری چشتی فریدی
چیئرمین مذہبی امور کمیٹی درگاہ سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی ٹرسٹ

کون ہوگا نقیبِ بزمِ نبی ﷺ
فالِ غیبی سے یہ ہوا ارشاد
بول تو بھی خلشؔ مظفر بول
خان اخترؔ ندیمؔ زندہ باد
خلشؔ مظفر

فضلِ خدا سے جو کہ ہیں مدّاحِ مصطفیٰ
وہ عاشق رسول خان اختر ندیم ہیں

صاحبزادہ **خان اختر ندیم**

نقشبندی قادری الجیلانی

انوار کی برسات ہے "آدابِ نظامت"
ہاں عشق کی سوغات ہے "آدابِ نظامت"

مہکتے، دمکتے، نعتیہ اشعار سے مزین

آدابِ نظامت

صاحبزادہ خان اختر ندیم

نقشبندی قادری الجیلانی

کون ہوگا نقیبِ بزمِ نبی ﷺ
فالِ غیبی سے یہ ہوا ارشاد
بول تو بھی خلشؔ مظفر بول
خان اختر ندیم زندہ باد

خلشؔ مظفر

سرپرست وادارت: حضرت الحاج گلشن الٰہی قادری جیلانی فریدی
چیئرمین مذہبی امور کمیٹی درگاہ سخی سیدنا عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ (ٹرسٹ)
بہ فیضانِ نظر: حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکرؔ اکبرآبادی نقشبندی جماعتی
نام کتاب: آدابِ نظامت
مصنف ومرتب: صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی قادری الجیلانی
نگرانِ اعلیٰ: شہزاد احمد مدیر "حمد و نعت" کراچی
نگران: نعت گو عزیز الدین خاکیؔ القادری کراچی، محمد احمد شیخ نعت گو
بہ نظرِ عنایت: استاذ الشعراء علامہ انور بریلوی
شاعر باکمال جناب خلشؔ مظفر
تاریخ اشاعت: اپریل 2010ء
نذرِ عقیدت: 200/= روپے
محرکین: ڈاکٹر صاحبزادہ حافظ محمد شعیب یثرب کلینک یونٹ 10 لطیف آباد حیدرآباد۔ محمد رفیق شیخ فریدی۔ شریف الدین نیرؔ استاد راؤ شوکت علی مصطفائی نواب شاہ۔ نفیس عالم فریدی۔ محمد جاوید فریدی۔ استاد سیف محمد شیخ اجمیری۔ عزیز احمد وارثی انچارج ادبی صفحہ پاسبان۔ محمد سعید پروپرائٹر سعید ٹیسٹی چکن۔ حسان احمد خان۔ مدحت فاطمہ۔ مدیم

پیشکش: آل راؤنڈر رپورٹر، صحافی (روزنامہ جرأت و کامیاب)
عبد الوحید غوری

منجانب: انجمن عاشقانِ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ حیدرآباد
آفتابِ ادب حیدرآباد۔ بزمِ فروغِ ادب حیدرآباد پاکستان

ترتیب و آرائش
محمد اکرم قریشی اختر القادری
صدر: انجمن فیضانِ سایۂ پنجتن

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

انعام پائے گا وہ خدا کی جناب سے
جو بھی پڑھے گا نعت رسولِ کریم

(تقویٰ)

الحمدللہ! راقم نے تقریباً 1976ء سے نعت خوانی کے ساتھ ساتھ محافلِ نعت کی نظامت کا آغاز کیا۔ چنانچہ آج تک میں نے نعتیہ، حمدیہ اور مناقبات کے جو اشعار پڑھے انہیں بحسن و خوبی پذیرائی ملی۔ عشاقانِ مدینہ ﷺ نے انہیں خوب خوب پسند کیا۔ لیکن ان میں کچھ اشعار ایسے بھی تھے جو میری شناخت اور محفل کی جان بن گئے۔ میں اپنے اس قیمتی سرمائے کو اللہ رب العزت کے بے پایاں کرم۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آل رسول ﷺ کے صدقے اور وسیلے سے محبانِ مصطفیٰ ﷺ کی نذر کر رہا ہوں۔ ساتھ ساتھ آدابِ نظامت کو اپنے والدِ گرامی۔ آفتابِ طریقت۔ ماہتابِ رشد و ہدایت۔ ممتاز ماہرِ تعلیم۔ استاذ الاساتذہ معروف نعت گو شاعر حضرت مولانا صوفی ماسٹر منیر خان پیکرؔ اکبرآبادی کے نامِ نامی اسمِ گرامی سے منسوب کر کے والیٔ مدینہ ﷺ سے آخرت میں بخشش و رحمت کا طلبگار ہوں۔

منتظر کرم و دعا

صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی قادری الجیلانی
ایم اے، بی ایڈ، ایچ ایس ٹی
گورنمنٹ کمپری ہینسیو ہائر سیکنڈری اسکول حیدرآباد (سندھ)
ایوانِ نعت
ہاؤس نمبر ڈی-227 یونٹ نمبر 10 لطیف آباد حیدرآباد موبائل 0346-3838365

شہرہ ہے حمد و نعت کے اِس انتخاب کا
مہکا ہوا ہر ایک ورق ہے کتاب کا
بزمِ رسول میں ہے یہ ناظم کی رہ نما
تم نے ندیمؔ کام کیا ہے ثواب کا

"آدابِ نظامت" نے بکھیری ہے خوش بو
یہ نسبتِ سرکارِ دوعالم کی ہے نکہت
ہر نعت کی محفل کو بناتی ہے یہ پُر کیف
لا ریب مبارک ہے ندیمؔ آپ کی محنت

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

ہے مُحبِّ علیؓ خان اختر ندیمؔ
عاشقِ ہر ولیؒ خان اختر ندیمؔ
اِس کی لوحِ لحد پر یہ تحریر ہو
خاکِ پائے نبیؐ خان اختر ندیمؔ

کیوں نہ 'آدابِ نظامت' ہو سدا مقبولِ عام
اِس میں حمد و نعت بھی ہیں منقبت ہیں اور سلام
جو پڑھے گا شوق سے اِس کو وہ پائے گا سُرور
اے ندیمؔ اس پر رہے گی رحمتِ ربِّ انام

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دورانِ نظامت

خلاقِ دوجہاں اللہ عزوجل نے کلامِ ربانی میں مدحِ ختم المرسلین ﷺ کا جگہ جگہ ذکر فرمایا ہے۔ جو اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ ذاتِ محبوبِ رب العالمین ﷺ ارفع و اعلیٰ اور بے نظیر و بے مثال ہے۔ قرآن مجید فرقانِ حمید سرکار دو عالم ﷺ کی ذاتِ گرامی۔ روشن صفات اور تعریف و توصیف کا وہ عظیم صحیفہ ہے کہ جس میں حضور پُر نور ﷺ کی مدح وثنا کا ربِ کائنات نے حق ادا کر کے ہم جیسے گنہ گاروں کو بھی توصیفِ مصطفیٰ ﷺ کا طریقہ سکھایا ہے۔

اس لئے نعت وہ پیرایۂ اظہار ہے جس کی بدولت بندگانِ خدا کو محبوبِ کائنات کی مدح و توصیف کا موقع میسر آتا ہے۔ جب ہی تو کائنات کی ہر شے ہر لمحہ ثنائے حضور میں مستغرق ہے۔ ہر جگہ، ہر لمحہ، ہر ساعت، ہر آن، ہر لحظہ اسی ذاتِ بابرکت کے ذکرِ خیر کی صدائیں گونجتی نظر آتی ہیں۔

یہ کرمِ خداوندی ہے کہ اس پُر خطا کو اوائل عمر سے ہی ذکرِ محبوب ﷺ کے بیان کرنے کا حوصلہ ملا ہے۔ 1976ء میں جب میں نے نظامت کا آغاز کیا تو اہلِ دل اسے سراہنے لگے۔ میں نے دورانِ نظامت سامعین میں عشق و مستی پیدا کرنے کے لئے عمدہ، اثر پذیر اور جوش وجذبے سے بھرپور اشعار سنانے کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ سلسلہ اس قدر کامیاب ہوا کہ میرا شمار حیدرآباد کے نمائندہ نقیبانِ محفل میں ہو گیا۔ محافلِ نعت کی نظامت ونقابت سچ یہ ہے کہ یہ باقاعدہ کوئی کاروبار نہیں بلکہ عشق و

محبت کی وہ راہ ہے جس میں دشواریاں زیادہ ہیں۔ مگر جب میں نے اس راہ کا انتخاب کیا تو مجھ پر رحمت وکرمِ مصطفیٰ ﷺ کے دروازے وا ہو گئے۔ آج بھی یہ سلسلہ اسی طرح جاری وساری ہے۔

اللہ عزوجل اور پیارے آقا ﷺ کی نگاہ کرم۔ عطائے سخاوت اور استمداد و عنایت الحمدللہ میرے ساتھ ہے۔ بہر حال یہ آقائے نامدار تاجدارِ مدینہ ﷺ کا کرمِ بے پایاں ہے کہ جس نے ایک معمولی انسان کو اپنے ذکر کے لئے منتخب فرما کر نعت خواں، شاعر، قاری اور مقرر جیسی صفات سے بہرہ مند کیا۔ ساتھ ساتھ ایک مثالی نقیبِ محافلِ نعت بنایا۔ اور یہی نہیں کئی کتابوں کا مصنف بھی بنا دیا۔ مگر سچ یہ ہے کہ مجھے شہرتِ دوام بحیثیت ناظم محافلِ نعت ہی ملی ہے۔

شاعری میری منزل تو ہرگز نہیں
ہاں نظامت مری خاص پہچان ہے

میرا سفرِ نظامت کم وبیش 32 سالوں پر محیط ہے۔ جس میں میرے تمام چاہنے والے، شاگرد اور محبین حضرات نے ہمیشہ مجھ سے دلی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ اگر اس موقع پر میں اپنے لائق صد محترم محسنین کا ذکر نہ کروں تو یہ بڑی ناانصافی و بے ادبی ہوگی۔ ان حضرات میں چند نمایاں نام یہ ہیں۔

الحاج سیّد قمر الزّماں شاہ صاحب کی نوازشات

حیدرآباد کی نعتیہ تاریخ میں حضرت قبلہ الحاج سیّد قمر الزّماں شاہ صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نہایت خوش طبع، کم گو، خوش لباس اور دین دار انسان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچے عاشقِ رسول ہیں۔ بار بار حرمین شریفین کی

زیارت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں۔ کثیر نعت خوانانِ مصطفی ﷺ اور علمائے کرام کو اپنے ذاتی خرچ سے عمرہ وحج سے مستفید کروا چکے ہیں۔

1980ء میں حیدرآباد میں منعقدہ ایک کل پاکستان محفلِ نعت ﷺ میں پہلی بار عالی مرتبت قبلہ شاہ صاحب نے مجھے سنا تو بے حد پسند کیا۔ میرے اندازِ نظامت و خطابت سے متاثر ہو کر آپ نے اپنے گھر پر منعقدہ کل پاکستان محفلِ نعت میں نظامت کی دعوت دی۔ چنانچہ یہ میرے لئے اعزاز ہے کہ اس دن سے آج 2008ء تک میں شاہ صاحب کے گھر پر منعقدہ بے شمار کل پاکستان محافلِ نعت کی نظامت کر چکا ہوں۔ مزید یہ کہ 9 سال تک شاہ صاحب کی قیادت میں منعقد ہونے والی ہفتہ وار گشتی محافلِ نعت کی نظامت کا شرف بھی مجھے ہی حاصل ہے۔ ان محافل میں کبھی کبھی محترم نو قمر صاحب اور الحاج خدا ڈنو شاہ جاموٹ بھی شریک ہوا کرتے تھے۔

آپ کی نسبت ہے مجھ کو باعثِ عز و شرف
آپ کی مدحت وسیلہ ہے میری تقدیر کا

پلک جھپکتے 28 سال گزر گئے ہیں۔ لیکن حیدرآباد میں صرف قبلہ الحاج سیّد قمر الزماں شاہ صاحب کی وہ شخصیت ہے کہ جنھوں نے مجھے اب تک یاد کر رکھا ہے گو کہ مجھ میں اب وہ طاقت و توانائی نہیں۔ مگر شاہ صاحب کی محبت اسی طرح قائم و دائم ہے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ ان شاء اللہ آئندہ بھی جاری و ساری رہے گا۔ آمین۔

مدحِ محبوب ﷺ کا سب سے بڑا انعام

یہ والدینِ گرامی، بزرگوں کی دعاؤں اور میرے آقا ﷺ کی نگاہِ کرم ہے کہ مجھے نعت خوانی کا سب سے بڑا انعام قبلہ شاہ صاحب کے ہمراہ 1987ء میں

حرمین شریفین کی حاضری کا شرف ملا۔

پچھلے سال 2008ء میں بھی شاہ صاحب نے اپنے گھر پر منعقدہ شب معراج کی محفل میں میرے لیے عمرے کا اعلان فرمایا تھا۔ لیکن بوجہ علالت آپ مجھے عمرے کے اخراجات نہ دے سکے۔ شاہ صاحب کی علالت کی وجہ سے اس سال 20 جولائی 2009ء کو شاہ صاحب کے گھر شب معراج کی محفل نہ ہو سکی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت شاہ صاحب کو حضور ﷺ کے صدقے میں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

گلشنِ نعت کا مہکتا پھول الحاج گلشن الٰہی فریدی جیلانی

مرشدِ گرامی حضرت الحاج گلشن الٰہی فریدی جیلانی القادری مد فیوضہم بالاتفاق رائے اس وقت سرزمینِ نعت حیدرآباد کے اکلوتے، نایاب، کمیاب اور مہکتے گلاب ہیں۔ آپ نہایت مونس و ہمدرد، خلیق اور لاجواب و باوقار انسان ہیں۔ پابندِ صوم وصلوٰۃ اور طریقت ومعرفت میں اعلیٰ مقام کے حامل ہیں۔ اللہ ربّ العزت نے آپ کو بے شمار خوبیوں کے ساتھ ساتھ بے پناہ عزتوں سے نوازا ہے۔

حضرت قبلہ الحاج گلشن الٰہی صاحب کی شخصیت اتنی پُرکشش اور مسحور کن ہے کہ جہاں جائیے، جس سے ملئے ہر شخص آپ کی ہی تعریف کرتا نظر آتا ہے۔ ترقیِ نعت کے لئے محترم حاجی صاحب کی خدمات بے شمار و انگنت ہیں جو روزِ روشن کی طرح سب پر عیاں ہیں۔ حیدرآباد میں کثیر محافلیں آپ ہی کے زیرِ کثیر سے سجائی جاتی ہیں۔ مثالی اور سب سے زیادہ تقریبات منعقد کرنے کا اعزاز صرف آپ ہی کو حاصل ہے۔

حضرت قبلہ گلشن الٰہی صاحب تقریباً 25 سال سے متواتر خانوادۂ آلِ رسول ﷺ گنجینۂ فیوض وبرکات حضرت سخی سیّدنا عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ کا سات

روزہ عُرس شریف اور چھ روزہ معین المِلت ،عطائے رسول خواجۂ خواجگان حضور خواجہ غریب نواز" کا عُرس مقدس اور دیگر اولیائے عظام کے اعراس مبارکہ ۔نعتیہ کانفرنسز۔محافلِ سماع و وعظ کا انتظام و انصرام بڑی خندہ پیشانی و جاں فشانی سے سر انجام دے رہے ہیں۔ جو کسی دوسرے کے بس کی بات نہیں۔کثیر علماء وائمہ کی اعانت ۔غریب ۔نادار و بے بس، مفلس و تونگر حضرات کی خبر گیری بلا تخصیص ان کا ہر طرح خیال رکھنا آپ کے معمولات میں شامل ہے۔یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ آپ ہر ایک کے دکھ درد خوشی و غم میں پیش پیش اور آگے آگے ہوتے ہیں۔سچ یہ ہے کہ اس وقت حیدر آباد میں آپکا ثانی نہیں۔اللہ رَبّ العزّت نظر بد سے محفوظ رکھے۔

اس تمام گفتگو سے ذراہٹ کر یہ بھی بتاتا چلوں کہ حاجی صاحب اس خاکسار سے بھی دلی محبت رکھتے ہوئے ہمیشہ کرم فرماتے رہتے ہیں۔جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 1996ء میں درگاہ عالیہ پر منعقدہ ایک محفل میں محترم حاجی صاحب نے مجھے سعادتِ عمرہ کی نوید سنائی تھی اور فرمایا تھا کہ آپ میرے ساتھ مدینے چلیں گے۔لیکن اہلیہ کی ناسازیٔ طبع جو کہ کئی سال پر محیط رہی اور آخر کار ان کا انتقال ہوگیا۔گھر کے حالات پریشانیوں کی نذر ہوگئے۔میں خود کئی بار علیل رہا۔قبلہ حاجی صاحب پر اللہ رَبّ العزّت رحمتوں کی بارش فرمائے۔اکثر فرماتے کہ ندیم بھائی مدینے کے لئے کیا پروگرام ہے۔مگر میں اپنے مالی حالات دیکھتے ہوئے ہمیشہ منع کر دیتا تھا۔مسلسل ناسازیٔ طبع کی وجہ سے ایک دن میں نے تہیہ کر لیا کہ میں اب حرمین شریفین ضرور جاؤں گا۔فروری۔مارچ 2009ء میں خاکسار نے اپنا ارادہ

قبلہ حاجی صاحب کے گوش گزار کیا۔خدا گواہ یہ بات میں بڑی سچائی سے کہہ رہا ہوں کہ حاجی صاحب نے فوراً فرمایا کہ آپ ضرور مدینے جائیں گے۔بالکل فکر نہ کریں۔جانے کی تیاری کریں اور پھر ایک دن ایسا آیا کہ حضور علیہ السلام کی نوازشات کے دروازے کھل گئے۔محترم حاجی صاحب نے مکمل طعام و قیام کے اخراجات عطا فرمائے۔اس طرح یہ راقم، اہلیہ نصرت ندیم اور چھوٹی صاحبزادی حاجی صاحب کی دعاؤں اور محبتوں کے سائے میں حرمین شریفین عمرے کے لئے روانہ ہو گئے۔16 اپریل 2009ء کو واپسی ہوئی تو اس مردِ مجاہد نے درگاہِ عالیہ پر عظیم الشان استقبالیہ کا اہتمام کیا۔حاجی صاحب کی نوازشات کے یہ حسین لمحات میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔حرمِ مدینہ جا کر پتہ چلا کہ حاجی صاحب پر حضور کا خصوصی کرم ہے۔وہاں پہنچ کر ایسا لگا جیسے میں یہاں خود نہیں آیا بلکہ بلوایا گیا ہوں۔20 دن کے سفر میں ذرہ برابر کہیں بھی کسی بھی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔کیونکہ اس میں حاجی صاحب کی سچائی، خصوصی تصرف، نگاہِ عنایت اور بندہ پروری شامل تھی۔

پہنچا ہوں میں مدینے، پُر نور ہیں فضائیں
چمکا میرا نصیبا ، دربارِ مصطفیٰ سے

بہر حال حاجی صاحب کی اَن گنت نعتیہ خدمات، دینی و مذہبی تنظیموں کی قیادت، علماء ملّت کی سر پرستی ایسی کاوشیں ہیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔اللہ رَبّ العزّت انہیں ہر بلا و ہر آفت سے محفوظ رکھے اور ان کا سایہ ہم پر تادیر قائم و دائم رہے۔آمین

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُر سوز

یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لئے

نیز میرے بہت ہی پیارے شفیق و مہربان سابق پرنسپل گورنمنٹ مرزا قلیچ بیگ ہائر سیکنڈری اسکول و کالج حضرت خواجہ صوفی **محمد اقبال شاہ** چشتی معینی ظہوری ایک باکمال علمی ادبی اور روحانی اسکالر ہیں۔ جو مجھے ہمیشہ دعاؤں سے نوازتے رہتے ہیں۔ میرا نعتیہ مجموعہ کلام آپ ہی کی دعاؤں کا ثمر ہے۔☆ پاکستان کے ممتاز نعتیہ اسکالر، شاعر و ادیب مصنف نعتیہ انسائیکلوپیڈیا مدیر حمد و نعت کراچی جناب **شہزاد احمد** کی ماہرانہ کاوشوں سے ہی میری تمام کتابیں اشاعت پذیر ہوئیں۔ جناب شہزاد احمد کی قلمی اور علمی محبتوں کا میں تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں۔ ماہِ رمضان المبارک 2009ء میں دھوم ٹی وی سے نشر ہونے والے انٹرویو پر قومی اخبار کے چیف بیورو جناب سیّد راحت علی کاظمی کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں☆ خطیب خوش بیان۔ مفتی زمن۔ حضرت علامہ مفتی **احمد میاں برکاتی** ایک خوش مزاج اور شفیق عالمِ دین ہیں آپ نے میری کتاب میلادِ حسان پر محبتوں سے معمور تبصرہ لکھ کر نہ صرف مجھ پر احسان فرمایا بلکہ ہر ممکنہ تعاون میں پیش پیش رہے۔☆ استاذ الشعراء۔ ماہرِ شعر و سخن **حضرت علامہ انور بریلوی** کو دنیائے شعر و سخن میں کون نہیں جانتا۔ بحیثیت استاد آپ مجھ پر بے حد شفقت فرماتے رہتے ہیں۔ میری تمام کتابوں کی اصلاح آپ نے ہی فرمائی ہے۔☆ شہنشاہِ تغزل کہنہ مشق نعت گو اُستاد **خلش مظفر** بھی بڑے زمانے سے اس خاکسار کی رہنمائی فرما رہے ہیں کتاب کے سرورق پر اُستاد کا قطعہ آویزاں

ہے۔☆ وطنِ عزیز کے نامور شاعر پروفیسر سندھ یونیورسٹی جناب **عتیق احمد جیلانی** گاہ گاہِ اپنے علمی نکات سے خادم کے علم میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔☆ **پروفیسر سرور احمد زکی** کا تعلق ایک علمی گھرانے سے ہے۔ آپ نے اپنے رسالے عبارات میں شہزاد احمد مدیر حمد و نعت کے لکھے ہوئے مضمون ''حیدرآباد (سندھ) کے نعت گو شعراء'' میں مجھے شامل کیا ہے۔☆ نوجوان قلم کار **ڈاکٹر سید انوار احمد** ایک اچھے صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ محبتِ مصطفیٰ ﷺ سے بھی سرشار ہیں۔ ہمیشہ اپنے مضامین میں محبتوں سے سرفراز کرتے رہتے ہیں۔☆ پاکستان بھر میں شعرائے حیدرآباد کو بذریعہ ادبی صفحہ پاسبان متعارف کروانے والا نمایاں نام جناب **عزیز احمد واصلی** کا ہے۔☆ ممتاز شاعر و دانشور پروفیسر سرور نواز بگھیو کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے میری سندھی نعتوں کی اصلاح فرمائی۔☆ معروف صاحب دیوان شاعر جناب **سید مستجل احمد شارب** کا منظوم۔ نعتیہ مجموعہ کلام ساقی کوثر ﷺ کی پشت پر مرقوم ہے☆ **عبد الوحید غوری** میدانِ صحافت میں امتیازی اہمیت کے حامل ہیں۔ کئی معروف اخبارات میں اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ روزنامہ جرأت میں آل راؤنڈر رپورٹر رہے۔ بوجہ نعت یہ مجھ سے دلی عقیدت رکھتے ہیں۔☆ برادرم **سعید احمد** (ہوٹل شیرال مزدور یونین) کے صدر ہیں۔ وفا شعار اور حوصلہ مند نوجوان ہیں کارگزاری نعت میں میرے مخلص ساتھی ہیں۔☆ ہر دل عزیز، ملنسار و مہربان، ماہرِ اطفال **ڈاکٹر حافظ شعیب** یونٹ 10 لطیف آباد کی سرپرستی اور اعانت ہر لمحہ میرے شاملِ حال ہے☆ برادرِ عزیز جناب **محمد سلیم شیخ** ایڈمنسٹریٹر اوقاف ایک سچے، مخلص اور باوفا انسان

ہیں۔ ہر لمحہ تعاون میں پیش پیش رہتے ہیں۔☆ پرنسپل کمپری ہینسیو ہائر سیکنڈری اسکول جناب پروفیسر **محمد سعید صاحب** کی محبت قابلِ تحسین ہے☆ **جناب ظہیر احمد قریشی**، **جناب لطیف احمد اجمیری**۔ دینی محافل میں پیش پیش رہتے ہیں۔ عرس شریف حضرت خواجہ غریب نوازؒ سالہا سال سے بڑے اہتمام سے کر رہے ہیں☆ قبلہ بزرگوار محترم عاشقِ رسول سائیں ڈاکٹر **محمد علی صدیقی** ایک محبت بھری شخصیت اور ممکنہ تعاون کرنے والے انسان ہیں۔ میرے گھر کی سالانہ محفل میں بڑے اہتمام سے شریک ہوتے ہیں۔☆ ڈاکٹر صاحب محافلِ میلاد کی تقریبات سالہا سال سے منعقد کرنے کا اعزاز حاصل ہے، مسلک اہلسنت کے لئے ڈاکٹر **سید انور علی نیازی** کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔☆ معروف نعت آرگنائزر، روحِ رواں انجمن، فیضانِ سایۂ پنجتن **محمد اکرم قریشی اختر القادری** کی نعتیہ کاوشیں محتاجِ تعارف نہیں۔ سالہا سال سے متواتر عظیم الشان محافلِ میلاد، تقسیم ایوارڈ اور یومِ حسینؓ شایانِ شان منانے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ ایک سلیقہ مند اور ممکنہ تعاون فرمانے والے مخلص دوست ہیں۔ سیّد کاظم علی حسنی شعراء کی معروف ادبی تنظیم بزم فروغِ ادب کی ترقی کے لیے رات دن کوشاں ہیں☆ محترم جناب **محبوب عالم شیروانی** انجمن شیدائیانِ رسول ﷺ کے روحِ رواں ہیں۔ جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کی بارہ روزہ تقریبات میں مجھے بھی حاضری کا موقع عطا فرماتے ہیں۔☆ آج کل معروف نعت گو **عابد علی شیرازی** کی بہت سی نعتیں مقبول ہو رہی ہیں۔ یہ بوجہ نعت خوانی مجھے بڑی عزتوں سے نوازتے ہیں۔☆ خوش بیان ثنا خوانِ رسول ﷺ، معروف نعت آرگنائزر، شاعر، نقیبِ محفل محترم استاد راؤ **شوکت علی مصطفائی** کا تعلق نواب شاہ سے

ہے۔ انہوں نے اپنے شہر میں فروغِ نعت کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ کامیاب محافلیں کرنا ان کی شناخت بن چکا ہے۔ میری کتاب کی تقریب رونمائی بھی کر چکے ہیں۔ سلیم میمن کا اندازِ نظامت مجھے پاکستان کے تمام نقیبانِ محفل سے زیادہ پسند ہے وہ حسینیؓ اشعار سنانے میں کمال مہارت رکھتے ہیں۔☆ بحیثیت نعت اناؤنسر جناب **امید علی جہلم** کی نعتیہ خدمات لائقِ صد ستائش ہیں۔ تین نعتیہ منتخبات کے مرتب کرنے اور بے شمار نمائندہ محفلیں منعقد کرنے کا اعزاز حاصل ہے☆ آغا **گوہر علی** پرائڈ آف پرفارمنس (صدارتی ایوارڈ) یافتہ ثنا خواں ہیں، کم سنی سے نعت پڑھ رہے ہیں، پاکستان بھر میں یکساں سماعت کئے جاتے ہیں۔☆ نعت خوانی میں **نذیر احمد فریدی** کا اپنا ایک تشخص ہے۔ یہ حسین آواز سے مزین ہونے کے ساتھ ساتھ خوش پوشاک بھی ہیں☆ **شفیق الدین عباسی** کی ہے نظامت کا انداز سب سے الگ، وہ صرف اس لئے کہ یہ نہایت با ادب اور عشقِ رسول سے بہرہ مند ہیں۔ رفیق فریدی آج کل دھوم ٹی وی سے باقاعدہ وابستہ ہیں اور بحیثیت ناظمِ نعت خوب خوب ترقی کر رہے ہیں۔☆ شعبہ نعت کی پرکیف ساعتوں میں جس نعت خواں سے میرا تعلق خالصتاً بھائیوں جیسا ہے، جسے درگاہِ عالیہ کا درباری نعت خواں بھی کہتے ہیں، جو شاعر بھی ہے وہ نام ہے **محمد جاوید فریدی** کا۔ برادر **نفیس عالم** میں گرمیٔ نعت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یہ نعت سن کر اکثر نمدیدہ ہو جاتے ہیں۔ ان شاء اللہ یہ ہمیشہ میرے ساتھ چاہت کا اظہار کرتے رہیں گے۔☆ نعت خوانی میں بحیثیت شاگرد **جہانگیر نقشبندی**، **محمد ندیم اقبال** اور **نعمان تنویر** نے بلند مقام حاصل کیا ہے۔ اگر اسی طرح ادب کرتے رہے تو بہت آگے جائیں گے☆ **عبد القادر ملک**، سائیں منظور

حسین کھوکھر، استاد غلام حسین، اشفاق الدین قریشی، راشد شیخ، محمد شہباز، عطاء الرحمٰن فریدی قاسمی جگمگاتی اور پُر کیف آوازوں سے مزین ثناخوانِ رسول ہیں۔ یہ اکثر میری نعتیں پڑھتے رہتے ہیں۔

یہ وہ محترم عشاقانِ مدینہ ہیں جن کا عملی تعاون، محبت، پیار چاہت اور عقیدت آج بھی میرے ساتھ ہے۔ وگرنہ من آنم کہ من دانم، اللہ ربّ العزّت ان سب پر بے کراں کرم فرمائے۔ آمین۔

بہر حال آدابِ **نظامت** میری زندگی کا ماحصل ہے۔ جس میں میری 32 سالہ نعتیہ زندگی کا سرمایہ شامل ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی شے چھپائی جائے۔ لہٰذا اپنے اس متبرک کام سے عشاقانِ رسول ﷺ کو فیضیاب کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

ایک دن اہلیہ محترمہ نصرت ندیم جو کہ ایک نامور مزاح گو حکیم محمد اقبال تخلص کی صاحبزادی ہیں۔ شعروادب سے دلچسپی رکھتی ہیں۔ فرمانے لگیں کہ وہ تمام نعتیں، قطعات، رباعیات، احادیث وروایات جو آپ اب تک محافل میں سنا چکے ہیں انہیں کتابی شکل میں ترتیب دے دیں تا کہ عام صاحبِ ذوق، ثناخوانِ رسول، ہر اہلِ علم و ہنر بالخصوص کمپیئرز اناؤنسرز، مُعلنین اور ناظمین محافلِ نعت ﷺ اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ اہلیہ محترمہ کے اصرار، اللہ عزّوجل اور اس کے محبوب ﷺ کے کرمِ بے پایاں پر تکیہ کر کے اس کام کی تکمیل کا آغاز کر دیا۔ اس کتاب کے بارے میں جب میں نے اپنے استاد جناب سیف محمد شیخ کو بتایا تو انہوں نے کتاب کا نام آدابِ نظامت رکھا راقم نے اپنی انتہائی کوشش کی ہے کہ کتاب غلطیوں سے مبرا ہو۔ مگر انسان سے غلطی ممکن ہے۔ آدابِ نظامت میں کوئی تبصرہ شامل نہیں۔ یہ آپ پر

آداب نظامت

منحصر ہے کہ آپ کتاب کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟

اللہ تبارک وتعالیٰ حضور علیہ السلام کے صدقے میں میری اس سعی کو قبول فرمائے اور اس کے صلے میں تمام مسلمین ومسلمات، میری اہلیہ مرحومہ کوثر بانو اور میرے والدین گرامی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ بار بار حرمین شریفین کی با ادب حاضری نصیب فرمائے اور بالخصوص حضرت الحاج گلشن الٰہی صاحب کو دارین میں سرخروئی عطا فرمائے۔ آمین۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

منتظر کرم

صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی

نقیب ایوان نعت

حیدرآباد۔ پاکستان

خان اختر ندیم نقشبندی

سیکریٹری جنرل انجمن عاشقانِ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ وآفتابِ ادب حیدرآباد

پتا:- ایوانِ نعت۔ ڈی 227 یونٹ لطیف آباد حیدرآباد

موبائل 0346- 3838365

خان اختر ندیم نقشبندی کی نعتیہ خدمات

ترتیب وتدوین: شہزاد احمد
ریسرچ اسکالر شعبہ علوم اسلامی جامعہ کراچی
مدیر ''حمد ونعت'' کراچی

خان اختر ندیم کی شخصیت اکیڈمی کا درجہ رکھتی ہے۔

خلوص، محبت، چاہت، عقیدت، ادب اور انکساری سے ملنے والا ایک عام سا شخص جب اسٹیج پر اپنی نظامت وخطابت کے جوہر دکھاتا ہے تو عشاقانِ رسول ﷺ عش عش کر اٹھتے ہیں۔ ان کی زبان سے نکلے ہوئے بے ساختہ، برملا، برجستہ، قافیہ در قافیہ اشعار و جملے روائی بیان لوگوں کے دلوں میں اتر کر گھر کر لیتے ہیں۔

نقیب ایوان نعت ونعتیہ شاعر کی حیثیت سے شہرت رکھنے والا فخرِ سندھ نعت کمپیئر خان اختر ندیم نقشبندی تحریر وتقریر کے میدان کا ایک ایسا شہ سوار ہے۔ جو ایک طویل عرصہ سے دینی محافل میں اپنے فنی کمالات دکھا کر محبان مصطفیٰ ﷺ سے داد و تحسین حاصل کر رہا ہے۔

خان اختر ندیم کے وجود میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی روشنی کا ایسا سمندر موجزن ہے، جس سے ہر اہل دل مستفید ہوتا نظر آتا ہے۔ جب کہ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنا ملانا اس کا شعار ہے۔ ویسے تو حیدرآباد میں نعت پر تحریری کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ مگر پھر بھی خان اختر ندیم اپنی بساط میں رہتے ہوئے کچھ نہ کچھ تحریری کام

کرتے رہتے ہیں۔

خان اختر ندیم کو نعتیہ کمپیئرنگ میں انفرادی مقام حاصل ہے۔ یہی ان کی وجہ پہچان وشہرت ہے۔ ان کے اندازِ نظامت کو سب ہی پسند کرتے ہیں۔ یہ تسلیم کیے گئے نقیبِ محفل ہیں۔ اس حوالہ سے ان کے کئی شاگرد نقیبانِ محفل بن چکے ہیں۔ جن میں خاص طور پر محمد رفیق شیخ فریدی، محمد احمد شیخ نعت گو، آنسہ نغمہ قادری، سید ذی شان قادری اور شعلہ بیان محمد شریف الدین نیر کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ ویسے انھیں بالاتفاق سب ہی استاد تسلیم کرتے ہیں۔ بلند پایہ نعت گو حضرت ادیب رائے پوری انھیں شہنشاہِ نقابت کہہ کر پکارتے تھے۔ موصوف کو اس فن میں جو شہرت اور تابندگی حاصل ہے وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ انھیں ہر زبان و ادب میں کئی ہزار نعتیہ اشعار وقطعات اور رباعیات زبانی یاد ہیں۔ جس کا یہ اکثر محفلوں میں اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔ جب کہ انھیں علوم اسلامی سے بھی گہرا لگاؤ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خاصی احادیث و روایات ازبر ہیں۔ یہی خوبیاں ہیں جو انھیں اپنے ہم عصروں سے ممتاز کرتی ہیں۔ آج کسی بھی نعتیہ محفل میں ان کی شرکت محفل کو خوب سے خوب تر بنانے کی ضمانت ہوتی ہے۔

سچ یہ ہے کہ خان اختر ندیم کی شخصیت ایک مستقل اور مربوط اکیڈمی کا درجہ رکھتی ہے۔ کیوں کہ خان صاحب فروغ نعت کے لیے بے لوث ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ ان کی یہ خوبیاں کسی کی مرہون منت نہیں بلکہ اس میں ان کی خداداد صلاحیتیں اور ان کے والد گرامی استاذ الشعراء آفتابِ طریقت، ماہتابِ علم و ادب حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکرؔ اکبرآبادی نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کا خصوصی تصرف شامل ہے

آپ کے والد بڑی روح پرور شخصیت کے حامل تھے ۔ آج بھی ان کا شمار استاذ الاساتذہ میں کیا جاتا ہے ۔ وہ ایک روحانی پیشوا' با کمال ثنا خواں وثنا گو تھے ۔ اردو فارسی اور صرف ونحو میں امتیازی مقام حاصل تھا ۔حقیقت یہ ہے کہ حضرت صوفی ماسٹر منیر خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی پوری زندگی عشق مصطفیٰ ﷺ کا عملی نمونہ تھی ۔ زہد وتقویٰ تا زندگی جاری رہا۔حتیٰ کہ آپ کا وصال بھی ادائیگی نمازِ فجر کے بعد ہوا۔ عوامی فلاح و بہبود کے لیے بے شمار کام کیے۔جامع مسجد سرفراز کالونی کے صدر اور زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے چیئرمین رہے۔کئی درسی کتابیں اور لکھیں۔گوشہ نشینی آپ کی سرشت میں داخل تھی۔اس لیے کبھی بھی نام ونمود اور ریاکاری کو اپنے قریب نہ آنے دیا ۔خان اختر ندیم کے والدِ گرامی کی شاعری کا کثیر حصہ مدح محبوب ﷺ پر مشتمل ہے۔

صوفی صاحب کو مجاہد ملت' حضرت علامہ پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری اور صاحبزادہ پیر سیّد محمد حسین شاہ جماعتی سے نہ صرف شرف بیعت بلکہ خلافت واجازت بھی حاصل تھی اور مجھے یاد ہے کہ صوفی ماسٹر منیر خان صاحب اپنے گھر پر ہر سال عرس شریف کی تقریب منعقد کرتے تھے۔جس میں نامور ثنا خواں اور شعرائے کرام کی کثیر تعداد بڑی عقیدت واحترام سے شریک ہوتی تھی۔1992ء میں خان اختر ندیم کو ان کے والد بزرگوار نے خلافت واجازت عطا فرمائی۔ جب کہ صوفی عبدالسلیم خان نقشبندی بھی خان اختر ندیم کو خلافت سے نواز چکے ہیں۔آپ ایک وضعدار' پرہیز گار اور زہد وتقویٰ سے سرفراز شخصیت ہیں۔یہی وہ توجہات اور تصرفات ہیں کہ جنھوں نے خان اختر ندیم کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔اللہ ربّ العزت ان

کے والد گرامی کے درجات عالی کو بلند فرمائے۔اور ان کا فیض خان اختر ندیم پر ہمیشہ جاری وساری رکھے۔آمین

وجہِ شہرت وامتیاز

نظامتِ محافل نعت ہی خان اختر ندیم کی شناخت کا معتبر و مستند حوالہ ہے۔ خان اختر ندیم کا شمار اس وقت بھی مثالی نقیبانِ محفل میں ہوتا ہے۔حیدر آباد میں ایسے نگینوں کی کوئی قدر نہیں۔اس قدر پُر تاثیر شیریں زبان گفتگو کرنے والے صاحب طرز نقیب محفل کو تو بہت آگے ہونا چاہیے تھا۔مگر حق یہ ہے کہ یہ اب بھی اپنے منصب کے اعتبار سے بڑے مرتبے پر فائز ہیں۔انہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ پاکستان کے تقریباً تمام ہی نامور علمائے کرام' قراء حضرات' مدح خوانان رسول ﷺ اور نعت گو شعرا کی نظامت کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔

تصنیف وتالیف

اس حوالے سے خان اختر ندیم نے متفرق جہات میں جوہر دکھائے ہیں۔پاکستان کے تقریباً ہر اخبار' رسائل وجرائد میں ان کی بچوں پر لکھی گئی کہانیاں' مضامین' تبصرے' منظومات اور نعتیں شائع ہو چکی ہیں۔ان کی نمایاں تصنیف وتالیف کا جائزہ کچھ اس طرح سے ہے۔

1) اخبار جہاں میں 7 جولائی 1974 کو بچوں کے لیے سب سے پہلی نظم شائع ہوئی۔

خدا کی ہمیشہ عبادت کروں گا

خدا سے ہمیشہ محبت کروں گا

2) سب سے پہلی نعت 1978ء اخبار صداقت کراچی

ہمیشہ ہے دل میں خیالِ محمد
نظر دیکھتی ہے جمالِ محمد

3) ابتدائی غزل۔ اخبار پاسبان' سویرا اور عکس حیدرآباد 2 ستمبر 1986ء

لبوں پہ شکوہ سجا نہیں ہے
کوئی شکایت بھی کی نہیں ہے

4) سب سے پہلا انعام۔ 1978ء میں مقابلہ حسن قرأت میں اول پوزیشن

ان رسائل وکتب میں تبصروں' نعتوں اور تعارف کی اشاعت ہوئی

(1) نعتیہ انتخاب ''کشکول عقیدت'' مرتب سید ضامن علی حسنی (2) نعتیہ پُرکشش انتخاب ''انوارِ عقیدت'' کراچی مرتب۔ شہزاد احمد (3) کتاب ''تبصرہ'' معروف اسکالر پروفیسر عتیق احمد جیلانی سندھ یونیورسٹی (4) ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی مدیر۔ ادیب رائے پوری (5) کتابی سلسلہ ''دنیائے نعت'' کراچی مدیر۔ عزیز الدین خاکی القادری (6) نعتیہ انتخاب یارسول اللہ کی ردائف پر مشتمل ''حبیبی یا رسول اللہ'' مرتب۔ نعت گو عزیز الدین خاکی القادری (7) نعتیہ انتخاب '' ثنا کے پھول'' معین خان قادری کراچی (8) نعتیہ انتخاب '' کرم حضور کا'' اشفاق الدین قریشی حیدرآباد (9) مجلّہ ''سلور جوبلی سعید ہاشمی'' کراچی (10) ماہنامہ ''عقیدت'' سید زبیر علی جعفری حیدرآباد (11) نعتیہ مجموعۂ کلام '' ذکر صلِ علیٰ'' عزیز الدین خاکی القادری (12) '' اوج '' نعت نمبر جلد اول لاہور ڈاکٹر آفتاب احمد

نقوی (شہید) (13) نعتیہ انتخاب ''نمدیدہ تمدیدہ'' اور ''گل چیدہ'' مرتب۔ معروف نقیبِ محفل ملک صوفی امید علی بہلم حیدرآباد

انٹرویوز

پاکستان کے کثیر اخبارات و رسائل میں انٹرویو شائع ہو چکے ہیں۔ جب کہ روزنامہ ''پاسبان'' حیدرآباد میں تین مرتبہ مکمل صفحے پر انٹرویوز کی اشاعت ہوئی۔ یہ انٹرویوز چیئر مین بزمِ فلاح طلعت صابر علی ایڈوکیٹ' ڈاکٹر سید انوار احمد اعزاز احمد وارثی نے تحریر کیے۔ جب کہ خان اختر ندیم کی واپسی حرمین شریفین پر معروف صحافی و کالم نگار عبدالوحید غوری کی جانب سے دیے گیے۔ عظیم الشان استقبالیہ کی رپورٹ روزنامہ '' کامیاب'' حیدرآباد نے خوبصورت گیٹ اپ کے ساتھ آدھے صفحے پر شائع کی۔ ریڈیو پاکستان سے اکثر نعتیں اور تقاریر نشر ہوتی رہتی ہیں۔

مطبوعہ کتب ہائے نعت۔ خان اختر ندیم نقشبندی

نمبر شمار	نام کتب پاکٹ سائز	مرتب	تاریخ اشاعت
1	خزینۂ نعت ﷺ	خان اختر ندیم نقشبندی	ستمبر 1992ء
2	خزینۂ نعت و مناقب	// //	ستمبر 1993ء
3	خزینۂ مناقب سخی سیدنا عبدالوہاب	// //	طبع اول 1995ء
4	// // // //	// //	طبع دوم 1997ء
	نام کتب	مصنف	
5	اعتراف (منظومات عزیز الدین خاکی مرتبہ:۔ خان اختر ندیم نقشبندی)		1996ء

6	نعتیہ مجموعہ کلام ساقیٔ کوثر	//	//	اپریل 2004ء
7	میلاد دستان ﷺ	//	//	مارچ 2006ء
8	گلدستہ پنجتن عبدالصمد قادری۔ مرتبہ:۔ خان اختر ندیم			2007ء

نعتیہ مجموعہ کلام ساقیٔ کوثر ﷺ

ساقیٔ کوثر ﷺ خان اختر ندیم نقشبندی کا اولین نعتیہ دیوان ہے۔ جس کی طباعت کا اہتمام انجمن عاشقان مدحت مصطفیٰ ﷺ اور آفتاب ادب حیدرآباد نے کیا ہے۔ نعتیہ مجموعہ کلام ساقیٔ کوثر ﷺ دراصل آقا علیہ السلام کی ان پر عین کرم فرمائی کا انعام وفیضان ہے۔ اس کتاب مبارکہ میں 128 اردو نعتیں، 10 سندھی نعتیں اور 31 مناقبات شامل ہیں۔

میلاد دستان ﷺ

خان اختر ندیم نقشبندی ایک قابل فخر اور لائق عزت انسان ہیں۔ جن کے اندر محبتوں کا سمندر سمایا ہوا ہے۔ یہ ہر لحہ عشق رسول ﷺ میں سرشار رہتے ہوئے ترقیٔ نعت کے لیے کچھ نہ کچھ کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے اپنی رات دن کی گراں قدر محنت سے حُبِ مصطفیٰ ﷺ اور اخلاق مصطفیٰ ﷺ کو عام کرنے کے لیے میلادِ دستان تصنیف کیا ہے۔ جس میں ولادت مصطفیٰ ﷺ، معجزات مصطفیٰ ﷺ، معراج مصطفیٰ ﷺ اور فضائل دُرود کو بڑے دل پذیر اور پُرکشش انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کی یہ کتاب عاشقانِ رسول ﷺ اور بالخصوص میلاد خواں خواتین کے لیے ایک عظیم سرمایہ ہے۔

اعتراف 2001ء

خان اختر ندیم نقشبندی شعبۂ نعت کے بہت مخلص انسان ہیں۔ حیدرآباد کے شعراء کی حمد ونعت نگاری کو پاکستان بھر میں متعارف کروانے میں خان صاحب نے مثالی کردار ادا کیا ہے۔ ''اعتراف'' خان اختر ندیم کی وہ کتاب ہے۔ جس میں نوجوان نعت گو و مدح خوان رسول ﷺ عزیزالدین خاکی القادری کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے پاکستان کے ممتاز شعراء حضرات کی آرا اور منظومات شامل ہیں۔ اعترافِ حقیقت کے حوالے سے یہ ایک عمدہ کاوش ہے۔

آدابِ نظامت

نظامت، نقابت اور کمپیئرنگ ایک اہم فنی شعبہ ہے۔ یہ سب علامات اعلان کے زمرے میں ہی شامل کی جاتی ہیں۔ خان اختر ندیم نے اس فن کو مدِنظر رکھتے ہوئے آدابِ نظامت تحریر کی ہے۔ موصوف نے اس پُرکشش کتاب میں آدابِ نظامت کے حوالے سے ناظم کی خوبیاں، معرکتہ الآرا حمدیہ ونعتیہ اشعار، قطعات، مناقبات اور ان منظومات کو شامل کتاب کیا ہے جو یہ عرصہ 32 سال سے مختلف مذہبی، اور نعتیہ محافل میں سنا کر داد وتحسین حاصل کرتے رہے ہیں۔ انشاء اللہ آدابِ نظامت ان کی دیگر کتابوں کی طرح اثر پذیر اور مقبول بارگاہِ رَبّ العزّت ثابت ہوگی۔

بنیادی معلومات

صوفی ماسٹر منیر خان صاحب پیکر اکبرآبادی نقشبندی جماعتی کے صاحبزادے کا پیدائشی نام خان اختر ندیم ہے۔ بہ اعتبار طریقت نقشبندی قادری

جیلانی ہیں۔شعر وسخن میں ندیم ہیں۔نجی اور نعتیہ زندگی میں خاں صاحب۔ بھائی جان‘ سرِ فخرِ ملت‘ استاد اور فخرِ سندھ جیسے محبت بھرے القابات سے پکارے جاتے ہیں۔

انعامات واعزازات

خان اختر ندیم کے اعزازات وانعامات کی تفصیل مختصراً ملاحظہ کیجیے۔

۱۔بہترین نعت کمپیئر ایوارڈ۔1982۔منجانب آغا گوہر مجلس حسانِ پاکستان

۲۔غوثیہ حُسن کارکردگی نعتیہ ایوارڈ۔ 1987۔فہیم بیگ مُغل۔ بزمِ نوجوانانِ ثنائے مصطفیٰ حیدرآباد

۳۔بیسٹ نعت پر فارمر ایوارڈ۔1992۔عابد شیخ۔سندھ یوتھ ویلفیئر سوسائٹی حیدرآباد

۴۔نعتیہ حُسن کارکردگی رحمت میڈل ایوارڈ۔1996۔بدست ممتاز ماہر قانون جسٹس رحمت جعفری وچیئر مین طلعت صابر علی ایڈووکیٹ بزمِ فلاح پاکستان۔

۵۔بہترین کمپیئر ایوارڈ۔1996۔امید علی پہلم بانی انجمن فروغ نعت پاکستان

۶۔رحمت للعالمین نعت ایوارڈ۔1997۔بدست اسپیکر قومی اسمبلی الٰہی بخش سومرو اور الحاج سید قمر الزماں شاہ۔آغا گوہر علی مجلس حسان پاکستان۔

۷۔تاج پوشی۔2 اپریل۔1998۔کمپیئر ونعت گو محمد احمد شیخ قادری سرفراز نعت کونسل حیدرآباد

۸۔تاج پوشی ٹرافی ایوارڈ۔1998۔صوفی خلیل الرحمان، قاتلی رحمانی قادری

۹۔تاج پوشی منظوم خراجِ عقیدت ایوارڈ۔1998۔سیف محمد شیخ۔انجمنِ فدائیان پاکستان۔

۱۰۔تاج پوشی شیلڈ ایوارڈ۔ 1998۔انصار احمد سہروردی۔ بزمِ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ حیدرآباد۔

۱۱۔سرورِ کائنات ﷺ نعتیہ ایوارڈ۔1999۔بدست مبارک حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نقشبندی۔سعید نظامی۔انٹرنیشنل پیس فرینڈس سوسائٹی پاکستان۔

۱۲۔صلۂ نعت نبی ﷺ ایوارڈ۔1999۔بدست الحاج گلشن الٰہی۔لکی آرٹ پروموٹرز حیدرآباد

۱۳۔مدینہ ایوارڈ ومیڈل۔2000۔اعظم قریشی المدنی۔ ماسٹر محمد قاسم نعت کونسل حیدرآباد

۱۴۔بہترین نعت کمپیئر ایوارڈ وسند۔2000۔حافظ سمیع الرحمان۔ انجمن فدائیانِ رسول ﷺ حیدرآباد۔

۱۵۔شعبۂ نعت کمپیئرنگ کی اعلیٰ ترین خدمات کے اعتراف میں۔حسن کارکردگی نعتیہ ایوارڈ-2000۔مشاورتی کونسل۔صلۂ نعت نبی ﷺ ایوارڈ۔

۱۶۔ایوارڈ رئیس الجدد دین حضرت قاری محمد طفیل نقشبندی۔علامہ قاری محمد سلیمان اعوان آف سروبہ۔2001۔الجدد قرآن اکیڈمی پاکستان۔

۱۷۔القمر خراجِ تحسین ایوارڈ۔2004۔حاجی محمد یوسف القمر انگلش پبلک اسکول گلشنِ حالی

۱۸۔شاہ لطیف تعلیمی ایوارڈ۔2005۔پروفیسر سرور نواز بگھیو۔شاہ لطیف علمی وادبی مرکز کوٹری۔دادو

۱۹۔بہترین ثناخواں وکمپیئر ایوارڈ۔2007۔محمد اکرم اختر القادری۔تحصیل ناظم صابر

حسین قائم خانی انجینئر۔ انجمن فدائیانِ رسول حیدرآباد۔

۲۰۔ حُسن نعت رسول ﷺ ایوارڈ بحیثیت جج۔ 2007۔ سید اکرم علی شاہ انجمن اساتذہ پاکستان

۲۱۔ جشنِ عید میلاد النبی ﷺ حُسن کارکردگی ایوارڈ۔ خان اختر ندیم بحیثیت کمپیئر

۲۲۔ نعت گو شاعر۔ 2008۔ بدست مبارک حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی۔ الحاج گلشن الٰہی فریدی۔ تحصیل ناظم انجینئر صابر حسین قائم خانی۔ محمود قریشی۔ محمد اکرم قریشی اختر القادری۔ انجمن فدائیانِ رسول ﷺ پاکستان۔

۲۳۔ ٹو ایلتھ ایئی ورسری پرائڈ آف پرفارمنس ایوارڈ۔ 2008۔ فارفنڈ امینٹل رائٹس کمیشن پاکستان۔ عبدالجبار رحمانی۔ عبدالوحید غوری۔ سید عبدالحمید شاہ۔

۲۴۔ بہترین نعت گو شاعر بیادِ حضرت صبا اکبرآبادی ایوارڈ۔ 2007ء بزمِ شیدائی حیدرآباد۔

۲۵۔ خان اختر ندیم 25 سالہ نعتیہ خدمات ایوارڈ۔ 2009۔ عبدالرحیم گدی۔ آل پاکستان گدی پٹھان ایجوکیشنل سوسائٹی بدست انجینئر صابر قائم خانی۔ محمد عمر شاد گدی۔

۲۶۔ پہلی بار زیارت عمرہ۔ 1987۔ بہمراہ حضرت الحاج سید قمرالزماں شاہ۔

۲۷۔ دوسری بار زیارت عمرہ۔ 2009۔ بوسیلہ حضرت الحاج گلشن الٰہی۔ چیئرمین مذہبی امور کمیٹی درگاہ سخی سیدنا عبدالوہاب شاہ جیلانی ٹرسٹ ایپری سی ایشن ایوارڈ آف ایجوکیشن۔ 1997۔ سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر محمد صغیر قریشی

میں کچھ نہیں تھا میری حقیقت بھی کچھ نہ تھی
اُن کے کرم نے زیست کے رتبے بڑھائے ہیں

وجہ تصنیف آدابِ نظامت

پچھلے زمانے میں مشترکہ محافلِ میلاد کا طریقہ رائج تھا۔ لیکن اب انداز اور طریقہ بدل گیا ہے۔ زیادہ تر محافلِ نعت منعقد کی جارہی ہیں۔ جس میں ثناخوانوں کو انفرادی طور پر دعوتِ نعت دی جاتی ہے۔ یہ ایسی صورت ہے کہ جس میں ناظمِ محفل۔ معلّن۔ اناؤنسر یا کمپیئر کی خدمات اشد ضروری ہیں۔ تمام علوم وفنون کے مکتب اور درس گاہیں موجود ہیں۔ مگر فنِ نظامت کی باقاعدہ کوئی درس گاہ نہیں۔ چنانچہ اس فن کے فروغ کو مدِنظر رکھتے ہوئے آدابِ نظامت تحریر کی گئی ہے۔

ناظمِ محفل کی ذمہ داریاں اور اوصاف

کمپیئر باصلاحیت، نڈر، حوصلہ مند اور تعلیم یافتہ ہو۔ ☆ لب ولہجہ درست اور شیریں زبان ہو۔ ☆ محبتِ مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہو۔ ☆ ناظم طہارت پسند، خوش لباس اور نماز کا پابند ہو۔ ☆ جھوٹ، تکبر اور ریاکاری سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرے۔ ☆ مؤدب رہتے ہوئے ثناخوانانِ رسول ﷺ و علماء سے حد درجہ پیار کرے۔ ☆ محفل کو اس طرح منظم کرے کہ کسی نعت خواں، عالم اور معزز شخص کی دل آزاری نہ ہو اور محفل کا ذوق بڑھتا جائے۔ ☆ آدابِ نظامت میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ ناظمِ محفل کو حقیر نہ جانیے۔ یہ سب کی تعظیم وتکریم کرتا ہے۔ اس لئے کہ میزبان محفل اور اہلِ دل حضرات کو بھی چاہئے کہ وہ ناظم کو بالکل ثناخواں کی طرح داد

وتحسین دے کر ہمت افزائی کرتے رہیں تا کہ وہ محفل کو خوب سے خوب سنوارنے میں اپنا فعال کردار ادا کرے۔☆ کمپیئر کم وقت میں اچھی گفتگو اور خوبصورت اشعار سنا کر سامعین کو مستفید کرے۔☆ ناظم میزبانِ محفل کے زیرِ اثر ہوتا ہے۔اسے چاہئے کہ وہ دورانِ محفل میزبان سے مشاورت کرتے ہوئے اسکی بات کو اولیت دے۔☆ آدابِ نظامت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ناظم معزز و محترم شخصیات کی آمد پر گاہ گاہ استقبالیہ کلمات سے نوازتا رہے۔

آدابِ نظامت کی تصنیف و تالیف کا اصل مقصد یہ ہے کہ ناظمِ محفل میں شعور و آگہی پیدا ہو۔معرکۃ الآرا پُرکشش عشقِ رسول ﷺ سے مزّین اشعار کے انتخاب سے مدد ملے۔اچھی اور معیاری گفتگو کا سلیقہ پیدا ہو۔مجھے امید ہے کہ اگر ناظمِ محفل نے ان نکات پر عمل کیا تو

وہ ایک مثالی نقیبِ محفل بن سکتا ہے۔

الحمدللہ! خواجۂ کونین ﷺ کے صدقے اور وسیلے سے برادرم خان اختر ندیم آدابِ نظامت میں ان تمام امور کو یکجا کر دیا ہے۔اس سے ہر عاشقِ رسول ﷺ مرد و خواتین یکساں مفید ہو سکتے ہیں۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

آج میں یہاں جس ذاتِ بابرکت کے ذکرِ خیر کے لئے حاضر ہوا ہوں وہ ذاتِ باکمال و باجمال ایسی ہے کہ جس کے روئے تاباں کے سامنے خورشیدِ جہاں تاب کی روشنی بھی ماند ہے۔جس کے رخِ انور کے سامنے تمام رعنائیاں غلام ہیں۔جس کی شہنشاہی کے سامنے بڑے بڑے تاجور۔اولیاء۔اصفیاء۔غوث۔قطب۔ابدال۔قلندر۔اہلِ علم و دانش۔نکتہ رس۔نکتہ داں۔وحش و طیور۔حور و قصور۔جن و انس و ملک۔سب ہی سرنگوں ہیں۔اور آپ کی شان تو یہ ہے کہ جہاں جبریل بھی ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے مرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفیٰ
دیکھے کہ جبرئیل ہے دربانِ مصطفیٰ

پیار ان کا اگر حاصلِ ایمان نہ بنے گا
مومن تو بڑی بات ہے انسان نہ بنے گا
تعظیم محمد ہی تو ہے جانِ عبادت
عابد کوئی کتنا ہی ہو مسلمان نہ بنے گا

پھر مجھ خطا کار سا ایک معمولی نعت کمپیئر اس محبوبِ بے مثال کی تعریف و توصیف بیان کرے۔ یہ ناممکن ہے۔ مجھ میں نہ جامؔی وسعدؔی کی سی شوخی ہے۔ نہ ہی احمد رضا اور بہزؔاد جیسا وجدان۔ نہ ہی اقبالؔ اور شاہ لطیفؔ جیسا عشق اور نہ ہی غوث اعظم۔ معین و فرید اور لعل شہباز جیسا اندازِ قلندرانہ...... میں سراپا نقص اور مدحتِ محبوب میں لب کشائی۔ زباں کھلے تو کیسے کھلے...... بڑا ہی مشکل مرحلہ ہے۔ غالبؔ نے کیا خوب کہا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کان ذاتِ پاکِ مرتبہ دان محمد است

لیکن اس آئینہ حق نما ﷺ کی تعریف وتوصیف اور مدح وثنا بیان نہ کریں تو پھر کس کی تعریف کریں۔ یقیناً مدح وثنا اور تعریف وتوصیف اللہ عزّ وجل کے بعد آپ ﷺ ہی کو زیبا ہے۔

میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس وجدانی۔ حقانی۔ عرفانی۔ یزدانی۔ ایمانی۔ عرفانی۔ رحمانی۔ کیف آگیں۔ جاں نشین و دل نشین۔ روح پرور۔ معطر معطر۔ آرائش وزیبائش۔ سے مزین ومعمور۔ عشق ومستی سے لبریز۔ محفلِ ذکرِ شانِ حبیب الرحمان ﷺ میں بلا کر مجھے اور ہم سب کو اللہ رَبّ العزّت کے شاہکارِ عظیم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکرِ عالی شان سے کما حقہ فیض یاب ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ اللہ رَبّ العزّت ہم سب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

نعت ہی دل کے دھڑکنے کا ذریعہ ہے ندیؔم
نعت ہی میری سماعت مری بینائی ہے
نعتِ سرکارِ دو عالم ہی کہے جاؤ سدا
ورنہ کس کام کی یہ نعمتِ گویائی ہے

(صاحبزادہ خان اختر ندیؔم نقشبندی)

عظمتِ نعت بیاں کرنے کی نیت کی ہے
اس طرح تیری ہی عظمت میں اضافہ ہوگا
تجھ سے بہتر تو بہت آئیں گے لیکن اے ندیؔم
کمپیئر تجھ سا کوئی اور نہ پیدا ہوگا

(صاحبزادہ خان اختر ندیؔم نقشبندی)

حمد

روح کے نازک تار میں تو ہے　　سانسوں کی تکرار میں تو ہے
قرآں کے انوار میں تو ہے　　کلمے کے اذکار میں تو ہے
مسجد میں بازار میں تو ہے　　مرشد میں سرکار میں تو ہے
عاشق میں تو یار میں تو ہے　　روحوں کے اقرار میں تو ہے
دریا میں کہسار میں تو ہے　　صحرا میں گلزار میں تو ہے
کھیت میں لالہ زار میں تو ہے　　پتوں میں اشجار میں تو ہے
غنچوں میں تو خار میں تو ہے　　پھولوں کی مہکار میں تو ہے
ساحل میں منجدھار میں تو ہے　　کشتی میں پتوار میں تو ہے

تو ہے سب کا پالنے والا
ہر مشکل کو ٹالنے والا
گم تھا ندیمؔ عاجز و خستہ
تو نے دکھایا سیدھا رستہ

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

یارب! میرا مولا ہے تو　　بندہ ہوں میں آقا ہے تو
ادراک سے بالا ہے تو　　بے مثل ہے یکتا ہے تو
خلاق ہر دنیا ہے تو　　رزاق بے ہمتا ہے تو
ہر دل میں تو ہر جا ہے تو　　محتاج میں داتا ہے تو
پستی ہوں میں بالا ہے تو　　ادنیٰ ہوں میں اعلیٰ ہے تو
قطرہ ہوں میں دریا ہے تو　　ذرہ ہوں میں صحرا ہے تو

پڑتی ہے جس شے پر نظر　　اُس میں نظر آتا ہے تو
تیرا ندیمؔ بے نوا
کیسے بتائے کیا ہے تو
اوّل بھی تو آخر بھی تو　　باطن بھی تو ظاہر بھی تو
مسجد میں تو کعبے میں تو　　میرے ہر اک سجدے میں تو
قادر کوئی تجھ سا نہیں　　عاجز کوئی مجھ سا نہیں
تو نے دیے ہیں جان و تن
بس ختم ہے میرا سخن

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

نعت سنتِ ربِّ کریم ہے

نعت کا بانی ہے ربِّ ذوالجلال　　نعت ہے دونوں جہاں میں لازوال
نعت ہے شاہِ عرب کا واسطہ　　نعت ہے حُسنِ طلب کا واسطہ
درحقیقت نعت ہے حُسنِ رسول　　نعت ہے باغِ شہِ بطحا کا پھول
نعت اظہارِ جمالِ مصطفیٰ　　نعت اقرارِ کمالِ کبریا
نعت لے جاتی ہے آقا کے قریب　　نعت سے ہوتا ہے قربِ حق نصیب
نعت سے ملتی ہے راحت بے گماں　　نعت ہے ایماں کی دولت بے گماں
نعت میں تعلیم ہے آداب کی　　نعت کنجی ہے بہشتی باب کی
نعت خواں تھے آدم و نوح و خلیل　　نعت ہے پروازِ بالِ جبرئیل
نعت یونس کی حیاتِ قلب ہے　　نعت کا منکر جہاں میں سلب ہے
نعت گویا گریۂ یعقوب ہے　　نعت صبرِ حضرت ایوب ہے

مصحفِ دیں کا خلاصہ بھی ہے نعت شیوۂ بزمِ صحابہ بھی ہے نعت
پیروی رب میں از راہِ کرم حضرت حسّان نے رکھا قدم
نعت گو صدیق و فاروق و غنی نعت سے حیدر کی حیثیت بنی
فاطمہ زہرا کی منزل نعت ہے آلِ شاہِ دین کا دل نعت ہے
اولیا سارے رہے ہیں نعت گو رب کے سب پیارے رہے ہیں نعت گو
غوثِ اعظم بھی پڑھا کرتے تھے نعت اپنے دل سے بھی سنا کرتے تھے نعت
نعت بھی خواجہ معین الدیں حسن ہر گھڑی رہتے تھے خوش حال اور مگن
نعت ہی ٹھہری نشانِ گنج بخش نعت سے قائم ہے شانِ گنج بخش
نعت سے ہوتے تھے خوش بابا فرید نعت ہے چرخِ ادب کا ماہِ عید
نعت ہے جامیؔ و قدسیؔ کی شناخت نعت ہے فرمودۂ خالق کی ساخت
نعت ہی احمد رضاؔ کی جان ہے نعت سے ان کو مِلا وجدان ہے
نعت سے تعمیر ہے ایمان کی نعت سے توقیر ہے انسان کی

اس لیے سب نعت پڑھتے ہیں ندیمؔ
نعت ہے اک سنّتِ ربِّ کریم

(صاحبزادہ خان اخترؔ ندیمؔ نقشبندی)

☆☆☆☆☆

میں ہوں

تڑپنے کا مزہ ہے اور میں ہوں دلِ درد آشنا ہے اور میں ہوں
تصور میں ہیں جنت کی بہاریں دیارِ مصطفیٰ ہے اور میں ہوں
مری کشتی نہ آگئی بھنور میں نگاہِ ناخدا ہے اور میں ہوں
شہیدانِ وفا کی یاد آئی خیالِ کربلا ہے اور میں ہوں
گزاروں عمر قدموں میں تمہارے یہی اک مدعا ہے اور میں ہوں
نگاہوں میں ہے پیکر ان کا جلوہ یہ الفت کا صلہ ہے اور میں ہوں

(حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکرؔ اکبرآبادی نقشبندی مجددی جماعتی)

معراج

معراج کے لئے جو حبیبِ خدا چلا
بہرِ سلام قافلۂ انبیا چلا
کچھ راز تھے جو حسبِ مراتب سمجھ لیے
لیکن حضور کیا تھے، یہ کس کو پتہ چلا
بحرِ جہاں میں کفر کے طوفاں کے باوجود
دنیا چلی اُدھر ہی جدھر ناخدا چلا
ہنگامِ نزع کون و مکاں دیکھتے رہے
دے کر نشانِ منزلِ حق ناخدا چلا

دل بھی اسی کے ساتھ چلا' جان بھی چلی
جب جانب مدینہ کوئی قافلہ چلا
پیکر اب اہل حال یہاں جھومتے رہے
میں نعت پڑھ کے اپنی عقیدت سُنا چلا

(حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکر اکبر آبادی نقشبندی مجدّدی جماعتی)

رحمۃ للعالمین ﷺ

خدائی سے' بہ شانِ بندگی اتنے قریں تم ہو
وہ ربّ العالمین ہے' رحمۃ للعالمیں تم ہو
بہارِ اولیں تم ہو جمالِ دل نشیں تم ہو
کہ آغازِ دو عالم اور ختم المرسلیں تم ہو
تمدّن کے معلّم ہو' عبادت سے قریں تم ہو
یہ دُنیا جس سے زینت پا گئی وہ شاہِ دیں تم ہو
گنہگاروں کو کیا ڈر ہو حسابِ روزِ محشر کا
محمد مصطفےٰ جنس شفاعت کے امیں تم ہو
کبھی تخیل میں شانِ شفاعت جلوہ فرما ہے
کبھی بزمِ تصور میں تبسّم آفریں تم ہو
تمہاری شان وشوکت کا بیاں پیکر سے کیا ہوگا
غلام اَدنیٰ ہے جس کا طائرِ سدرہ نشیں تم ہو

(حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکر اکبر آبادی نقشبندی مجدّدی جماعتی)

آدابِ نظامت

ہوجائے

جو بھی ان کا غلام ہوجائے
تاجداروں میں نام ہوجائے
رحمتِ حق مدام ہوجائے
در پہ حاضر غلام ہوجائے
طالبِ دید سب ہیں اے آقا
جلوۂ حُسن عام ہوجائے
شاہِ بطحا کے در پہ جانے کا
اے خدا اہتمام ہوجائے
وہ بلالیں اگر مدینے میں
پیش خدمت سلام ہوجائے
چھڑ گیا ذکر اُن کا محفل میں
اب دُرود و سلام ہوجائے
ذکرِ یادِ رسول میں پیکر
عمر ساری تمام ہوجائے

(حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکر اکبر آبادی نقشبندی مجدّدی جماعتی)

حضور پاک ﷺ

بہت تھی دُور منزل پاگیا ہوں — حضور پاک کو یاد آگیا ہوں
نہیں طاقت تھی آنے کی ذرا بھی — کرم ہے اُن کا بلوایا گیا ہوں

یہاں بنتی ہے تقدیرِ دو عالم — اِسی باعث مدینے آ گیا ہوں
شہ بطحا کے روضے پر پہنچ کر — کہوں گا لیجیے میں آ گیا ہوں
یہ صدقہ ہی تو ہے پیارے نبی کا — بہت پیچھے تھا آگے آ گیا ہوں
نہیں ہے خوفِ ناکامی ذرا بھی — مدینے کے قریب اب آ گیا ہوں
کبھی رویا لپٹ کر جالیوں سے — کبھی روضے سے بھی ٹکرا گیا ہوں

لکھی ہے نعت جب سے میں نے پیکر
نگاہوں میں ہر اِک کی آ گیا ہوں

(حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکر اکبر آبادی نقشبندی مجددی جماعتی)

خاتمِ المُرسلین ﷺ

آپ کے نام پر جو فنا ہوگئے — بالیقیں وہ قریبِ خدا ہوگئے
نور ہی نور آیا نظر ہر طرف — جس طرف آپ جلوہ نما ہوگئے
آئے دُنیا میں جب خاتمِ المُرسلیں — یہ زمیں آسماں پُرضیا ہوگئے
آپ کا نام لے لے کر جیتے ہیں ہم — آپ کے نام پہ ہم فِدا ہوگئے
خوفِ محشر ذرا بھی نہ اُن کو رہا — جو غلامِ رسولِ خدا ہوگئے
ذکرِ پاک آپ کا جب سے ہم نے کیا — دیکھتے دیکھتے کیا سے کیا ہوگئے

مُجھ پر پیکر ہیں اُن کی مہربانیاں
ہر مصیبت میں مشکل کشا ہوگئے

(حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکر اکبر آبادی نقشبندی مجددی جماعتی)

☆☆☆☆☆

نعتیں

قطعات، منظومات

اور

نثری نعتیں

جب نہ تھا کوئی اکیلا تھا وہی
جب نہ ہو گا کوئی بس ہو گا وہی
صبح کرتا ہے جو پیدا شام سے
ابتدا کرتا ہوں اس کے نام سے

(انوار عزمی)

گزری ہے رات ساری چھائی ہوئی ہے ظلمت
تارے بھی آسماں کے ہیں آج محوِ حیرت
غفلت کی نیند میں ہے اِس وقت ساری خلقت
اک ہم ہیں تیرے در پر امیدوارِ رحمت

☆☆☆☆☆

نعت استحکامِ ایمان کی دلیل ہے

نعتِ رسول ثباتِ آدم ہے۔نجاتِ نوح ہے۔نعت وفائے خلیل ہے۔نعت صفائے اسماعیل ہے۔نعت گریۂ یعقوب ہے۔سلامتیِ یوسف ہے۔نعت صبرِ ایوب ہے۔نعت اجابتِ یونس ہے۔درحقیقت نعتِ رسول امتی اور رسول ﷺ کے درمیان ایک مختصر ترین راستہ ہے۔نعت ملتِ اسلامیہ کے لئے رازِ سرمدی ہے۔

نعت کیفیاتِ روحانی کی سرشاری ہے۔نعت وارداتِ قلبی کا اظہار ہے۔نعت عاشقانِ مصطفیٰ کے لئے عشق کا پرتوِ جمیل ہے۔نعت شوق و ذوق والہانہ کے لئے ایک نیا انداز ہے۔نعت رضا و غفرانِ الٰہی کی مستند ترین سند ہے۔نعت استحکامِ ایمان کی دلیل ہے۔راہِ باطن کے لئے سراغ ہے۔نعت کجیِ فکر کے لئے خضرِ راہ ہے۔عالمِ

فراق میں صبور اور حالتِ وصال میں فنائیتِ ذات ہے۔

اسی لئے صہبا اختر نے کہا کہ

نعت وہ معراجِ فن ہے کہ جس کے پہلو سے بے شمار
یہ میرے رنگِ سخن کو رنگ دیتی ہے ہزار
کچھ دعائیں، کچھ فضائیں، کچھ صدائیں، کچھ پکار
کچھ محبت، کچھ عقیدت، کچھ ادب لکھتا ہوں میں
نعت جب لکھتا ہوں میں

نعت سنتِ ربِ کریم ہے۔جسکا پڑھنا سننا کارِ عظیم ہے۔نعت شیوۂ صحابہؓ ہے۔نعت وطیرۂ اولیاءؒ ہے۔نعت وظیفۂ اصفیاء ہے۔نعت پیرویٔ حسانؓ ہے۔نعت اہلِ مسلم بالخصوص اہلِ سنّت کی پہچان ہے۔نعت کلمہ طیبہ کی جان ہے۔نعت توحید کی امان ہے۔نعت عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کو محبوب و مرغوب ہے۔نعت اقرارِ غلامیٔ رسول ﷺ ہے۔نعت بارگاہِ حق میں قبول ہے۔نعت رحمتِ رب کا نزول ہے۔نعت خیر البشر کی بات ہے۔نعت سرگرمیٔ حیات ہے۔نعت نزولِ تجلیات ہے۔نعت مداحانِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے روزِ حشر موجبِ نجات ہے۔نعت ذکرِ سرکار سے پلکوں پہ چراغاں کرنے کا نام ہے۔نعت ذکرِ شہ خوباں کرنے کا نام ہے۔نعت دل کے بیاباں کو گلستاں کرنے کا نام ہے۔نعت بے چینی میں چین ہے۔بے سکونی میں سکون۔بے قراری میں قرار اور خزاں میں بہار ہے۔اور یہ نعت ہی ہے جو دربارِ رسالت مآب ﷺ تک لے جاتی ہے اور یہ نعت ہی کی محفل ہے۔جس میں کچھ پڑھنے یا سننے کی توفیق سے رب العزت روضۂ سرکارِ دوعالم ﷺ عطا فرماتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ترا شکر جس سے ادا کروں مرے منہ میں ایسی زبان کہاں
یہ نوازشیں تری پے بہ پے یہ عنایتیں تری دم بہ دم
تو رحیم ہے تو کریم ہے مری لغزشوں پہ نظر نہ کر
تری خو عطا مری خو خطا نہ وہ تجھ میں کم نہ یہ مجھ میں کم

☆☆☆☆☆

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

☆☆☆☆☆

مری انتہائے نگارش یہی ہے
ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

☆☆☆☆☆

خلقتِ کائنات ﷺ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُورِی" یعنی اللہ ربّ العزّت نے سب سے پہلے میرے نور کی تخلیق کی۔ پتا یہ چلا کہ کائنات کی سب رعنائیاں پیارے آقا ﷺ کے نور کی ہی جلوہ فرمائیاں ہیں۔ پھر یہ بھی ارشاد ہوا۔

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

یعنی اے نبی ﷺ آپ نہ ہوتے تو میں یہ کائنات تخلیق نہ کرتا۔ نہ افلاک ہوتے نہ فضائیں ہوتیں۔ نہ مہرِ درخشاں کی تابانی ہوتی۔ نہ ماہِ دو ہفت کی تابانی ہوتی۔ نہ اخترانِ شب کی سیماب پائی ہوتی۔ نہ زہرہ و مشتری میں رعنائی ہوتی۔ نہ کوہسار ہوتے نہ آبشار۔ نہ سبزہ زار ہوتے نہ لالہ زار۔ نہ پھولوں کی مہک ہوتی نہ غنچوں میں چٹک۔ نہ

چشمِ نرگس کی فسوں کاری ہوتی نہ لبِ سوسن کی خوش گفتاری۔ نہ نسیمِ سحر خراماں ہوتی نہ عروسِ بہاراں رقصاں ہوتی۔ نہ رقصِ طاؤس ہوتا نہ پپیہے کی دل ربا صدائیں آتیں۔ نہ شجر ہوتے نہ حجر۔ حد تو یہ ہے کہ کچھ بھی نہ ہوتا آپ تو خلقتِ کائنات ہیں وجہِ وجودِ کائنات ہیں۔ مسبّب کائنات ہیں۔ اور یہ پوری کائنات آپ کا صدقہ ہے۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
(اعلیٰ حضرت)

وہ ماہِ عرب، ماہِ مبیں، ماہِ لقا ہے
تصویر ہے، تنویر ہے، تعبیر ہے، کیا ہے
اک نور کا پیکر ہے کہ پردے میں خدا ہے
آفاق میں ایسا نہ تو ہوگا نہ ہوا ہے
(ادیب رائے پوری)

کتنی قومیتیں وجود میں ہیں دہر میں خشک و تر کے رشتے سے
ہم نے بنیادِ دوستی رکھی یادِ خیر البشر کے رشتے سے
(قمر الدین انجم)

ذکرِ محبوب کی یہ محفل ہے اس میں حاضر ہے جو بشر یارب
مرد و عورت گدا، غریب و امیر سب کی پوری مرادیں کر یا رب
(جمیل قادری رضوی)

☆☆☆☆☆

القاباتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صاحبِ تاجِ ختمِ نبوت۔صدر نشینِ بزمِ رسالت۔ارفع الدرجات۔اکمل البرکات۔جامع الحسنات۔فخرِ آدم۔حسن سراپا خیر مجسم۔آیۂ محکم۔رہبرِ اعظم۔مخزنِ جود وکرم۔فخرِ رسل۔ختمِ رسل۔کعبۂ دل۔جاں نشیں ودل نشیں۔سرورِ دنیا ودیں۔نیّرِ بطحا۔ماہِ دنیٰ۔زینتِ کعبہ۔منبعِ جود وسخا۔قاسمِ کوثر وجناں۔مخزنِ سرچشمۂ صدق و صفا۔نیّرِ برجِ سخا۔دافعِ رنج وبلا۔شافعِ محشر۔محبوبِ داور۔حاملِ قرآں۔چارۂ بے چارگاں۔غم خوارِ عاصیاں۔سرخیلِ مرسلاں۔آدمیت کا پاسباں۔سرتاجِ مرسلاں۔مخبرِ صادق۔مصحفِ ناطق۔مطلعِ انوارِ حق۔آشنائے منزلِ ناز و نیاز۔ساقیِ تسنیم و کوثر۔امام القبلتین۔فاتحِ بدر وحنین۔رسول الثقلین۔مہ لقا۔دِل کشا۔خوش نوا۔خوش ادا۔پیشوا۔رہنما۔مجتبیٰ۔مصطفیٰ۔یٰسین و طٰہٰ۔مزمل و مدثر۔بشیر و نذیر۔ہادی و منذر۔معلمِ کتاب وحکمت۔داعی الی اللہ۔صاحبِ قولِ فیصل۔سراپا ہدایت۔رؤف الرحیم۔صاحب خلقِ عظیم۔مرکزِ حق۔حاکمِ برحق۔صاحبِ کوثر۔عبدِ کامل۔تاریکیوں سے نکالنے والے۔صاحبِ رفعت و شان۔ایمان والوں کی جان۔عاشقوں کی مان۔بے کسوں کا کس۔بے بسوں کا بس۔بے یقینی میں یقین۔بے قراری میں قرار اور خزاں میں بہار۔شمس الضحیٰ۔بدرُ الدجیٰ۔نورُ الھدیٰ۔کھف الوریٰ۔مصباح الظلم۔جمیلُ الشیم۔شفیع الامم۔صاحب الجود والکرم۔سیدُ المرسلین۔خاتم النبیین۔شفیع المذنبین۔انیس الغریبین۔راحت العاشقین۔مراد المشتاقین۔شمس العارفین۔سراج السالکین رحمت للعالمین۔مصباح المقربین۔سید الثقلین۔نبی الحرمین۔امام القبلتین۔صاحب قاب قوسین۔محبوبِ رب المشرقین ورب المغربین۔جد الحسن والحسین۔مولانا و مولی الثقلین۔مرسلِ داور۔خاص پیمبر۔ختمی المرتبت۔سید عالم۔سرورِ عالم۔نورِ مجسم۔نیّرِ اعظم۔مالکِ جنت۔آیۂ رحمت۔شافع امت۔فخرِ

جہاں۔عرشِ مکاں۔شاہِ شاہاں۔محسنِ انسانیت۔صاحبِ لولاک۔وجہِ تخلیقِ کائنات۔مصدرِ لطف وعنایت۔مجسم لطف وعنایت۔شہریارِ ارم۔تاجدارِ حرم۔ابی القاسم محمد ابن عبداللہ۔نور من نور اللہ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نثری نعت

نعتیہ کمپیئر دورانِ نظامت یہ پاکیزہ جملے بول کر محفل میں محبت مصطفیٰ ﷺ میں بھرپور اضافہ کرسکتا ہے۔

یہ وہ ذکر خیر ہے۔جس کو برپا کرنے سے خزاں رسیدہ زندگی میں بہار آجاتی ہے۔وقت مشکل جس نے جب بھی جہاں بھی ذکر سرکار کیا۔یا کرمِ سرکار کی صدادی۔ وہیں اسے موج کرم نظر آئی۔آپ کا کرم اور آپ کی عطا تو مصیبت کے اندھیروں کا رُخ پھیر دیتا ہے۔آئیے اب اسی بارگاہ محبوبی میں ہدیہ نعت کی سعادت حاصل کریں۔

☆☆☆☆☆
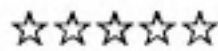
میرے آقا فخر کائنات ﷺ پریشان حالوں اور غم نصیبوں کے احساس کے راز داں ہیں۔تدبیریں کمزور اور تعزیریں مُنہ زور ہو جائیں تو آپ ہی کی نظر کرم پانسہ پلٹ دیتی ہے۔اور پھر نا کامیوں کو کامرانیوں کا عنوان مل جاتا ہے۔یہ جناب رحمت للعالمین حضور احمد مجتبیٰ ﷺ کے ذکر بابرکت کا ہی کرشمہ ہے۔لہٰذا دوستو ذکر رسول ﷺ سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔آیئے سعادت نعت حاصل کریں۔

نعت رحمت کا اشارا ہے

سرکار مدینہ ﷺ کی رحمت کا اشارہ انشاء اللہ ہر کٹھن مشکل میں ہمارا زادِ راہ ہوگا۔اور آپ ہی کی شفاعت کے نور سے ہمارے گناہوں کی سیاہی ڈھل جائے گی۔ اس لیے کے ہم اللہ عزوجل کے محبوب کا ذکر کر رہے ہیں۔ہمیں یقین ہے کہ ہم حشر میں سربلند رہیں گے۔فرشتے کہیں گے یہ کون ہے؟ پھر سرکار فرمائیں گے یہ میرا ثنا خواں ہے۔

☆☆☆☆☆

نعت انتہائی مقدس اور پاکیزہ صنف سخن ہے۔عشق رسول ﷺ کے بغیر نعت کا عرفان حاصل کرنا ناممکن ہے۔نعت محبت مصطفی ﷺ میں اضافہ کرتی ہے۔نعت سنتے ہی دل پر اثر کر جاتی ہے۔اور وہ لطف دیتی ہے۔جس سے ایمان وایقان میں پختگی آجاتی ہے۔اس لئے کہ نعت سنت وردِ رحمان ہے۔تفسیرِ قرآن ہے۔نعت وظائف کی جان ہے۔نعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت ومحبت کا موثر ترین اظہار ہے۔

نعت میرا ایمان ہے

میرے آقا ﷺ مکین ومکان کا وجدان رکھتے ہیں۔یہ میرا ایمان ہے۔آپ ہی عہدۂ نامہ وفا کا عنوان ہیں۔عشاقان رسول کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔محفل اصفیاء اور مجلس انبیاء کے چراغ ہیں۔شجر محبت کے ثمر ہیں۔ملت اسلامیہ کے لیے مینارۂ روشنی ہیں......آسمان رسالت کے آفتاب ہیں......کائنات عالم کے رخشندہ ماہتاب ہیں......اور......کہیں تو ذرا اور کھل کے کہدوں......میرے آقا مصطفی ﷺ تو بُرجِ اصطفا کے چمکتے ہوئے ستارے ہیں......سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ

آدابِ نظامت

عنہا کی آنکھوں کے تارے ہیں۔اور سنیئے جو میرے آقا ﷺ کو نہ مانیں...... وہ پھرتے مارے مارے ہیں۔

☆☆☆☆☆

نعت رسول ﷺ انسانی زبان میں قرآنی ہدایت اور روشنی کے تاثرات کا اظہار ہے......نعت محبوب کائنات ﷺ کے انسانیت پر لامحدود انعام واکرام اور احسانات کے شکر کا اقرار ہے......جب عشق رسول ﷺ بڑھتا چلا جاتا ہے......تو خود بخود نگاہ ودل اور زبان وبیان نعت پڑھنے لگتے ہیں۔نعت شریعت کے آئینے میں طریقت کا حسن تصوف کا جمال اور عشاق کا احوال ہے۔

عشق کی ابتداء بھی تم، صل علیٰ محمد
عشق کی انتہا بھی تم، صل علیٰ محمد
راز ہے یہ عیاں عیاں، کچھ بھی نہیں نہاں نہاں
درد بھی تم دوا بھی تم ، صل علیٰ محمد
(بہزاد لکھنوی)

چمکے گا گوشہ گوشہ لحد کا چاندنی ہوگی قبر کے اندر
آئیں گے جس دم کون، محمد؟ صلی اللہ علیہ وسلّم
ہے، نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا آپ سا کوئی دونوں جہاں میں
فخر دو عالم کون محمد؟ صلی اللہ علیہ وسلّم

تعجب تو یہ ہے کہ فردوس اعلیٰ بنائے خدا اور بسائے محمد
تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش لگائے خدا اور بجھائے محمد
(علامہ اقبال)

دل پذیر جملے

وہ گورے مکھڑے والا جس کے روئے زیبا کے واسطے سے ابرِ رحمت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ جو یتیموں کا والی ہے۔ غلاموں کا مولیٰ ہے۔ اور ہم سب کا ملجا و ماویٰ ہے۔ اسی عظیم ترین ذات گرامی کی بارگاہ میں سعادت نعت حاصل کر رہے ہیں۔ جناب-----

☆☆☆☆☆

اب میں جس ثناء خوان محترم کو دعوتِ نعت دے رہا ہوں وہ میدانِ نعت کے عظیم البیان۔ خوش الحان۔ خوش زبان ثنا خوانِ شیریں بیان جناب .... ہیں۔ میں درخواست گزار ہوں کہ تشریف لائیں اور بارگاہ رسالت ﷺ میں ہدیہ عقیدت پیش فرمائیں۔ سب مل کر کہہ دیجیے۔ سبحان اللہ۔

☆☆☆☆☆

شہسوارِ میدانِ فصاحت و بلاغت۔ خطیب قادر الکلام۔ فخر اہلسنت۔ حامیٔ طریقت و شریعت۔ مقرر شیریں بیان حضرت علاّمہ مولانا.......... سے ادب سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے ایمان افروز بیان سے سامعین کو نوازیں۔

نعرہ تکبیر نعرہ رسالت

آج ہر سمت رحمت کی برسات ہے / محفل نعت بھی حق کی سوغات ہے
ہوں غلام نبی، اے جہنم مجھے / تو جلائے گی، کیا تیری اوقات ہے

(شبیر انصاری)

مدحت رسول سے قلب کو قرار ہے / خلقت رسول ہی رب کا شاہکار ہے
عظمت رسول تو سب پر آشکار ہے / حرمت رسول پہ جان بھی نثار ہے

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم
پری پیکر نگارے سرو قدے لالہ رخسارے
سراپا آفت دل بود شب جائے کہ من بودم
خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

(امیر خسرو)

مریض ہجر کا مشکل ہے جینا یا رسول اللہ / دکھا دیجیے دکھا دیجیے مدینہ یا رسول اللہ
چھپا لو چھپا لو اپنے دامانِ شفاعت میں / خطاؤں پر ہے نادم یہ کمینہ یا رسول اللہ

(خالد محمود)

کیوں نہ ہو بہ ہر لحہ جستجو مدینے کی / زندگی کا حاصل ہے آرزو مدینے کی
اس لیے بساتے ہیں لوگ گل کو دامن میں / ہے بسی ہوئی خالد گل میں بو مدینے کی

(خالد محمود)

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی / جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی
اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو / افلاک پہ تو گنبد خضرا نہیں کوئی

(خالد محمود)

خدارا میری آشنائی نہ چھین / مرا ذوق صبر آزمائی نہ چھین
متاع دل و جاں میری لوٹ لے / محمد کے در کی گدائی نہ چھین

(بہ زبان خورشید احمد)

موجوں پہ سفینہ دیکھ چکے ساحل پر سفینہ دیکھیں گے
اے ذوق نظر مایوس نہ ہو اک روز مدینہ دیکھیں گے
اے جذبہ دل اے شوق طلب آدابِ وفا ملحوظ رہیں
جو عرش پہ پہنچا دیتا ہے اک روز وہ زینہ دیکھیں گے

☆☆☆☆☆

سارے حرفوں میں ایک حرف پیارا بہت اور یکتا بہت
سارے ناموں میں اک نام سوہنا بہت اور ہمارا بہت
میری بینائی اور مرے ذہن سے محو ہوتا نہیں
میں نے روئے محمد کو سوچا بہت اور چاہا بہت
میرے ہاتھوں سے اور میرے ہونٹوں سے خوش بوئیں جاتی نہیں
میں نے اسم محمد کو لکھا بہت اور چوما بہت
بے یقیں راستوں پر سفر کرنے والے مسافر! یہ سن
بے سہاروں کا سچا سہارا ہے اک کملی والا بہت

(سلیم کوثر)

شان رسول محترم ہو گی کسی سے کیا رقم
شق ہوا سینہ قلم فق ہوا منہ دوات کا
انوار خوش نوا رہا ان کی ثناء میں لب کشا
نطق کا حق ادا کیا لطف لیا حیات کا

(انور بریلوی)

نعت رسول ﷺ

نعت رسول ﷺ

شہنشاہ شعروسخن ۔ شاعر خوش نوا ۔ ادیب بے مثال جناب قبلہ علامہ **انوؔر بریلوی**

آج میں نے بڑے پیارے انداز میں کی ہے ان کی ثناء جھومتے جھومتے
میں سناتا ہوں نعت شہ دوسرا، سُنیئے سُنیئے ذرا جھومتے جھومتے
آب کوثر قلم کو بھگونے لگا، میرا وجدان لفظوں کو دھونے لگا
پھر تو آہنگ موتی پرونے لگا، وجد میں شوق تھا جھومتے جھومتے
میں نے مستی میں ان کا تصور کیا، پھر تصور مدینے مجھے لے چلا
ان کی خدمت میں ہوں اب میں پہنچا ہوا، مٹ گیا فاصلہ جھومتے جھومتے
یہ جو احمد بھی ہیں اور محمد بھی ہیں، ہر مسلماں کے ایماں کا مقصد بھی ہیں
نام ان کا ذرا لے کے دیکھے کوئی، مست ہو جائے گا جھومتے جھومتے
کھوٹی قسمت کو کر لیجیے یوں کھری، دیجیے آقا کے دربار پر حاضری
ان کی قربت ملے گی بفضل خدا، کیجیے دل سے دُعا جھومتے جھومتے
وجہِ تسکین جاں ہیں ہمارے نبی، رب کے محبوب ہیں پیارے پیارے نبی
جب یہ انوؔار نے بزم نبی میں کہا، پھر سبھی نے کہا جھومتے جھومتے

وفور شوق میں ہر جذبہ دل میرے کام آیا — کبھی لب پر درود آیا کبھی لب پر سلام آیا
جہاں بھی منزل غم میں کوئی مشکل مقام آیا — وہیں تسکین دینے میرے لب پر ان کا نام آیا

نہ مٹا پائیگی ہمیں دنیا ایسی مضبوط تر پناہ میں ہیں
وہ ہماری نگاہ میں نہ سہی ہم تو سرکار کی نگاہ میں ہیں

(قمر الدین انجم)

روحانی پیشوا۔ باکمال ثناخوان وثناء گو۔ خلیفہ مجاز حضرت علامہ پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ

حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکر اکبر آبادی نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

ہدیہ تہنیت

اللہ کے کرم سے مکرم رہے سدا
آرام گاہ حضرت صوفی منیر خاں

نسبت تھی نقش بند و مجدد سے آپ کی
اور تھے جماعتی بھی بلاشبہ و بے گماں

کرتے تھے شاعری بھی یہ پیکر کے نام سے
اوصاف صنف نعت میں تھے ان کے بے کراں

تھے حضرتِ جماعت علی شاہ کے مرید
تقدیر سے ملا تھا انھیں ان کا آستاں

یہ عاشق رسول تھے ایسے کہ واہ واہ
بے شک رسول پاک بھی تھے ان پہ مہرباں

اللہ کے ولیوں کا عشق ان کے دل میں تھا
اور حُبِ مصطفا پہ چھڑکتے تھے اپنی جاں

کہتے تھے اور پڑھتے تھے نعتیں رسول کی
یوں نعت گو بھی کہیے انہیں نیز نعت خواں

روحانی پیشوا بھی تھے اور متقی بھی تھے
خلق خدا کو اپنا سمجھتے تھے خانداں

ان کو علوم دیں پہ مکمل عبور تھا
یاد الٰہی آپ کے سر پر تھی سائباں

استاد مہرباں بھی تھے خلقت کے واسطے
پاتے تھے ان سے فیض سبھی طفل اور جواں

روزہ نماز آپ کے محبوب شغل تھے
اللہ اور رسول رہے ان پہ مہرباں

ہاں اک ہزار نو سو اور انیس تھا وہ سن
جب شہر آگرہ میں ہوئے آپ ضوفشاں

ستاسی سال علم وعمل کے گزار کے
سن دو ہزار چھے میں ہوئے خلد کو رواں

بیٹا ہے ان کا ان کے طریقے پہ کاربند
فرزند خوش نصیب ہے اختر ندیم خاں

یہ ناظمِ محافلِ نعتِ رسول ہیں
مدّاحِ مصطفا و خطیب اور نعت خواں

والد کے اپنے یہ بھی مجازی خلیفہ ہیں
اللہ ان کو رکھے اسی راہ پر رواں

مہتاب و آفتاب نہ اختر کا ذکر ہے
حسن صدف نہ تابش گوہر کا ذکر ہے

قیصر کی گفتگو ہے نہ کسریٰ کی بات ہے
دارا کی بات ہے نہ سکندر کا ذکر ہے

میزان عدل و پرسش اعمال کا نہیں
نے مغفرت نہ عرصہ محشر کا ذکر ہے

ذکرِ شمیم لب پہ نہ ذکرِ نسیم ہے
گلشن کی بات ہے نہ گلِ تر کا ذکر ہے

پیش نظر ہے اس رُخِ پُر نور کا جمال
میرے لبوں پہ نعتِ پیمبر کا ذکر ہے

والشمس جس کے چہرۂ انوار کی ہے قسم
واللیل جس کی زلفِ معنبر کی ہے قسم

اس دورِ اضطراب میں میرے لیے قمر
وجہِ سکون ساقیِ کوثر کا ذکر ہے

(قمر یزدانی)

نہ شاہِ مصر نہ سلطانِ شام آتا ہے
نبی کے در پہ نبی کا غلام آتا ہے

میں جرأتِ لبِ گویا سے کانپ اٹھتا ہوں
نبی کی مدح کا جس دم مقام آتا ہے

نعت تقدیسِ رسالت، نعت تکریمِ رسول
نعت اسلامی ثقافت کا نمائندہ اصول

نعت کے ہر لفظ پر ہوتا ہے رحمت کا نزول
نعت کی محفل میں شرکت بھی سعادت کا حصول

(قیصری کانپوری)

نعت کیا ہے، دست بستہ ان کی دربانی کا نام
نعت کیا ہے، روضۂ اقدس پہ مہمانی کا نام
نعت کیا ہے، لب بہ لب طیبہ کے ۔ مے خانے کا نام
نعت کیا ہے، آنسوؤں کے رقص میں آنے کا نام
نعت کیا ہے، لوح جاں پر پھول بکھرانے کا نام
نعت کیا ہے، ان کی چوکھٹ پر مچل جانے کا نام

نعت ابوابِ محمد کا جلی عنوان ہے
ہم غلامانِ محمد کی یہی پہچان ہے

کیا کہوں رعنائیوں کا کون سا انداز ہے
نغمہ نعتِ رسولِ پاک کا آغاز ہے

نعت کہنے کے لیے دل پاک ہونا چاہیے — غرقِ الفت دیدۂ نمناک ہونا چاہیے

(ریاض حسین چودھری)

نہ بندگی نہ کسی خسروی سے ملتا ہے — مذاقِ عشق شگفتہ دِلی سے ملتا ہے

نہ بوئے مشک سے حاصل نہ سیرِ جنت سے — جو کیف روح کو نعتِ نبی سے ملتا ہے

(ادیب رائے پوری)

مدحتِ محبوب میں آیاتِ قرآں کا نزول — اس سے بڑھ کر اور کیا ہو عظمتِ نعتِ رسول

میں تہی دامن ظہوری پیش کیا کروں — نذرِ اوصافِ نبی ہیں چند یہ شعروں کے پھول

(محمد علی ظہوری)

نعتِ نبی میں جب میں کبھی لب کشا ہوا — مجھ پر مرے نبی کا کرم اور سوا ہوا

قرآن کہہ رہا ہے نبی عرش پر گئے — منکر یہ کہہ رہا ہے کہ کیا ماجرا ہوا

(سرو سہارنپوری)

موجِ کوثر نے لب پر آ کے لیں انگڑائیاں
قدسیوں سے مل رہا ہے اپنا اندازِ بیاں
با ادب! سطحِ زمیں، باہوش، اوجِ آسماں
مدحِ پیغمبر میں کھلتی ہے عقیدت کی زباں
ہے قلم سجدے میں مدحِ مصطفٰے کے واسطے
لب کشا ہوں نعتِ محبوبِ خدا کے واسطے

(صبا اکبر آبادی)

نازاں ہوں سعادت کے گہر رول رہا ہوں
میزانِ عقیدت میں انہیں تول رہا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بول بڑے بول رہا ہوں
تعریفِ محمد میں زباں کھول رہا ہوں

(ادیب رائے پوری)

وہ ماہِ عرب ہی اے نیر اپنا تو جہاں میں سہارا ہے
ہو جائیں فدا اس نام پہ ہم، یہ نام ہی ایسا پیارا ہے

(مولوی شفیع الدین نیر)

مجھ پر بھی کرم کیجئے سرکارِ مدینہ
دل میرا بھی ہے طالبِ دیدارِ مدینہ
جو کچھ بھی کوئی آ کے یہاں مانگے، ملے گا
ہر چیز کے مختار ہیں سرکارِ مدینہ

(حسرت موہانی)

پُل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو — جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں — ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

(مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی)

حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمد است — آرے کلامِ حق بہ زبانِ محمد است

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم — کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

(غالب)

وہ دانائے سُبل، ختم الرُسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰس، وہی طٰہٰ

(اقبال)

وَصَلِّ اللہ علیٰ نورٍ ، کزو شد نور ہا پیدا   زمین از حُبِ اُو ساکن، فلک در عشقِ اُو شیدا
اگر نامِ محمد را نیاوردے شفیع آدم   نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرقِ نجیّنا
(مولانا جامی)

خدا گواہ، خدا کے رسول کے اوصاف   شمار ہو نہیں سکتے، شمار کر دیکھو
تم ان سے دور ہو لیکن وہ تم سے دور نہیں   یقیں نہ آئے تو ان کو پکار کر دیکھو
(عبدالعزیز خالدؔ)

ہر گوشے ہر طبقے میں تیرے شیدائی ملتے ہیں
گونج رہا ہے سرورِ عالم! کون ومکاں میں نام تیرا

ہم کو بھی خبر ہے کہ گناہوں کی سزا ہے   لیکن وہ خطا پوش ہمارا بھی خدا ہے
زاہد کو اگر نازِ عبادت ہے، بجا ہے   پلّے میں ہمارے بھی محمد کی ثناء ہے
(ادیب رائے پوری)

اُسی کو صاحبِ خُلقِ عظیم کہتے ہیں   وہی ہے نوعِ بشر کا معلّمِ اعظم
شمار کرنے چلیں اُس کی خوبیوں کا اگر   تو ساتھ چھوڑ دیں تھک کے نیل، سنکھ، پدم
(عبدالعزیز خالدؔ)

ان کی آنکھوں پر فدا چاند ستارے ہونگے   جن کی قسمت میں مدینے کے نظارے ہونگے
رہ کے سِدرہ پہ محمد کی رفاقت کے بغیر   کیسے جبریل نے لمحات گزارے ہونگے
(محمد علی ظہوریؔ)

وَاَحسَنُ مِنکَ لم تَرَ قَطُّ عَینی   وَاَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّساءُ
خُلِقتَ مُبَرَّاً مِن کُلِّ عَیبٍ   کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشاءُ
(حسانؔ بن ثابت)

ترجمہ

آپ سا کوئی حسیں ہم نے نہ دیکھا نہ سُنا   اور جمیل آپ سا واللہ کسی ماں نے نہ جنا
پاک وطاہر ہے ہر اک عیب سے ذاتِ حضرت   اپنی مرضی کے مطابق ہوئے جلوہ فرما
(عنبر شاہ وارثی)

میں چاہتا ہوں اُسے جس کا کچھ جواب نہیں   یہ انتخاب بھی معمولی انتخاب نہیں
نگاہ برق نہیں، چہرہ آفتاب نہیں   وہ آدمی ہے مگر دیکھنے کی تاب نہیں
خدا نے کھینچ کے نقشہ رسولِ اکرم کا   یہ کہہ دیا ترا ثانی ترا جواب نہیں
میں تیرے مصحفِ رُخ کا مطالعہ کرلوں   کہ اس کتاب سے بہتر کوئی کتاب نہیں

بنا کے آپ کو خالق نے یہ کیا ارشاد
مرا جواب تو تُو ہے ترا جواب نہیں

☆☆☆☆☆

کیا مرا منہ ہے، میری مدح نگاری کیا چیز
جب خدا خود ہے ثناء خوانِ رسولِ عربی

اس طرح ہستی کا قصہ پاک ہو   ہم ہوں اور کوئے نبی کی خاک ہو
جان دیں گے ہم تو پڑھ پڑھ کے درود   موت چاہے جتنی ہیبت ناک ہو
(صباؔ اکبرآبادی)

دنیا کے بیکسوں کا سہارا ہے اور کون   دنیا کے بیکسوں کا سہارا حضور ہیں
میری مراد میری تمنا نہیں کچھ اور   میری مراد میری تمنا حضور ہیں
(صباؔ اکبرآبادی)

اللہ کا عرفان نہیں ہوسکتا — حاصل کوئی فیضان نہیں ہوسکتا
دل میں نہ محبت ہو محمد کی اگر — انسان کبھی انسان نہیں ہوسکتا
(صبا اکبرآبادی)

کیا لطف ہے سخن کا اگر چشمِ تر نہ ہو — ملتا نہیں ہے درد جو اُن کی نظر نہ ہو
ہو اس طرح سے اپنی مدینے میں حاضری — آئے درِ حبیب تو اپنی خبر نہ ہو

نہ ابتداء کی نہ کچھ انتہاء کی بات کرو — خدا کی حمد کرو مصطفٰی کی بات کرو
پڑھو درود پڑھو مصطفٰی کی بات کرو — ضیائے مظہرِ ذاتِ خدا کی بات کرو
(آباد)

ہم مدینے سے اللہ! کیوں آ گئے قلبِ حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا، جاں وہیں رہ گئی، خم اسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی
زندگانی وہیں کاش ہوتی بسر، کاش بہزاد آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پوری ہوئی ہر تمنا مگر، یہ تمنائے قلبِ حزیں رہ گئی
(بہزاد لکھنوی)

☆☆☆☆☆

ارمان ہے

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

میرے دل میں جو اک فردِ مہمان ہے — میری کل زیست پر اس کا احسان ہے
شعری نسبت مجھے مرے والد نے دی — مجھ کو جو کچھ ملا، اُن کا فیضان ہے

شاعری میری منزل تو ہرگز نہیں — ہاں نظامت مری خاص پہچان ہے
نعت مولائے کل سے شغف ہے مجھے — یہ میرا دین ہے میرا ایمان ہے
جو محبّ میرے پیارے نبی کا نہیں ہے — ''وہ میرا بھی نہیں'' رب کا فرمان ہے

جب تلک سانس ہے نعت پڑھتا رہوں
اے ندیم حزیں بس یہ ارمان ہے

ان سے معراج پر میرے رب نے کہا — ''بخش دی تیری امت'' یہ اعلان ہے
اہلِ ثروت تو پہنچے مدینے مگر — اب ہمارا بھی اللہ نگہبان ہے
آج میں کر رہا ہوں نظامت یہاں — بالیقیں مری بخشش کا سامان ہے
مرتضٰیؓ و بتولؓ و حسینؓ و حسنؓ — ان کو بے شبہ آقا کا عرفان ہے
یہ ہے قمر الزماں شاہ کا دولت کدہ — نعت خوانی ہی اس گھر کی پہچان ہے

آرزو کوئی باقی نہیں ہے ندیم
ہاں مدینہ مگر دل کا ارمان ہے

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا — شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا
سائلو دامن سخی کا تھام لو — کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے — دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا
(مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی)

مقدر کو مرے بخشی گئی رحمت کی تابانی — مرے حصے میں آئی ہے محمد کی ثناء خوانی
محبت سرورِ کونین کی جس دل کو حاصل ہو — اسے ہوگی نہ روزِ حشر کوئی بھی پریشانی
(محمد علی ظہوری)

ہر سمت برستی ہوئی رحمت کی جھڑی ہے — یہ سرورِ کونین کے آنے کی گھڑی ہے

سرکار نے حسان کو منبر پہ بٹھایا
آقا کے ثنا خواں کی توقیر بڑی ہے

(محمد علی ظہوری)

محبوبِ دوعالم کی رحمت ہی زمانے میں
ہر دکھ کا مداوا ہے، ہر غم کا سہارا ہے
اللہ نے سن لی ہے فریاد سوالی کی
سرکار مدینہ کو جس نے بھی پکارا ہے

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی، مرا ان کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا رکھے آباد اہل نظر کو، محمد کا میلاد ہوتا رہے گا
سکون دل وجاں خیال نبی ہے، نگاہوں کا مرکز جمال نبی ہے
جسے آرزوئے وصال نبی ہے، وہ دل غم سے آزاد ہوتا رہے گا

(محمد علی ظہوری)

عشق نبی میں حد سے گزر جانا چاہیے
قربان ان کے قدموں پہ سر جانا چاہیے
یہ التجا ہے میری اے غم خوارِ بے کساں
اب تو مرا نصیب سنور جانا چاہیے
دامن پسارے بیٹھے ہیں محفل میں آپ کی
جود و کرم یہاں بھی بکھر جانا چاہیے
دے دو مجھے بھی صدقۂ حسنین اتنا تم
دامن مرا بھی یا نبی بھر جانا چاہیے
رہتا ہے روز و شب بڑا بے چین، یا نبی
اب قاسمی کو بطحا نگر جانا چاہیے

(عبدالرحیم قاسمی آغائی)

☆☆☆☆☆

سر تا بہ قدم ہے تنِ سلطان زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول
دندان و لب و زلف و رخِ شہ کے فدائی
ہیں دُرِ عدن، لعلِ یمن، مشکِ ختن، پھول

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہراؓ ہے کلی جس میں حسینؓ اور حسنؓ پھول

(مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی)

مجھ کو تو اپنی جاں سے بھی پیارا ہے اُن کا نام
شب ہے اگر حیات ستارا ہے اُن کا نام
بے یاروں بے کسوں کا اثاثہ ہے اُن کی یاد
بے چارگانِ دہر کا چارہ ہے اُن کا نام
لب وا رہیں تو اسم محمد نہ ہو ادا
اظہارِ مدعا کا اشارہ ہے اُن کا نام
لفظ محمد اصل میں ہے نطق کا جمال
لحنِ خدا نے خود ہی سنوارا ہے اُن کا نام
قرآنِ پاک اُن پہ اتارا گیا ندیم
اور میں نے اپنے دل میں اتارا ہے اُن کا نام

(احمد ندیم قاسمی)

میں نے دُوری کا شاید کیا تھا گلہ
آپ نے مجھ کو روضے پہ بلوا لیا
جب مدینے کی جنت میں داخل ہوا
ذرے ذرے کو پڑھتے ہوئے یہ سنا
خاتم الانبیاء مصطفٰے مصطفٰے
اک خوشی سی خوشی دل میں تحلیل تھی
گویا منزل مری بابِ جبریل تھی
اُس سے آگے وہ روضے کی قندیل تھی

دونوں عالم کو جس نے منور کیا
ہر طرف تھی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ

بام و محراب و در آپ کے نور سے
جگمگاتے ملے پاس اور دُور سے
آنکھ مسحور تھی حُسن معمور سے

لب پہ سب کے درود و سلام و دعا
دل میں سب کے رہا مصطفیٰ مصطفیٰ

مجھ کو گھیرے ہوئے ہیں زمانے کے غم
میری حالت پہ کیجئے نگاہِ کرم
آپ کا نام لیوا ہوں شاہِ امم

آپ ہی ابتداء آپ ہی انتہا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

(مسعود احمد شفقی)

مانگنے جو بھی مدینے جائے گا — جھولیاں بھر بھر کرم کی لائے گا
مصطفا کے نام پر یک کر تو دیکھ — پھر خدا کیا کیا کرم فرمائے گا
الفت آقائے رحمت کے طفیل — جرم نیکی میں بدلتا جائے گا
از طفیلِ نقشِ پائے مصطفا — اُمتی ہر ایک بخشا جائے گا

دامنِ احمد سے رشتہ جوڑ لے
ورنہ محشر میں کھڑا پچھتائے گا

(ارشد محمود ارشد)

جس طرح ملتے ہیں لب نامِ محمد کے سبب — کاش ہم مل جائیں سب نامِ محمد کے سبب
جب لیا نامِ نبی حاصل ہوا کیف و سُرور — مٹ گیا رنج و تعب نامِ محمد کے سبب

تھا کہاں پہلے ہمیں حفظِ مراتب کا خیال
ہم نے سیکھا ہے ادب نامِ محمد کے سبب

(یعقوب پرواز)

ذکر آقا کا سنتے سناتے رہو — یاد میں اُن کی روتے رلاتے رہو

بس یہی کام ہے وہ خدا کی قسم
روزِ محشر جو عاصی کے کام آئے گا

آنسو بصد خلوص بہانے کا وقت ہے — لوحِ جبینِ عجز جھکانے کا وقت ہے
محفل سجی ہوئی ہے درود و سلام کی — یہ وقت نعتِ پاک سنانے کا وقت ہے

مولا کی نوازشِ نہاں کھلتی ہے — عزت مری پیشِ قدسیاں کھلتی ہے
کہہ دو کہ ملک گوش بر آواز رہیں — مدّاحِ پیمبر کی زباں کھلتی ہے

(محسن کاکوروی)

ایک سے ایک ہے رتبے میں بلند اور برتر — کم کہا جائے کسے اور کسے سمجھیں بہتر
بعدِ سلطانِ رُسُل ہے کوئی اُن جیسا بشر — چار یارانِ نبی چار تھے کہنے کو مگر

جانِ عالم تھے یہی چار مدینے والے

(منوّر بدایونی)

☆☆☆☆☆

لوگ نازاں ہیں کہ وہ حدِ یقیں تک پہنچے — یعنی اربابِ خرد لوحِ مبیں تک پہنچے
لیکن اس دورِ کرامات سے صدیوں پہلے — میرے آقا کے قدم عرشِ بریں تک پہنچے

(اقبال عظیم)

بیان کیسے ہوں الفاظ میں صفات ان کی — نزولِ وحیِ الٰہی ہے بات بات اُن کی

اُنہیں کے دم سے منور ہے بزمِ کون و مکاں — زمین تا بہ فلک ہے یہ کائنات اُن کی

نہ مجھ کو خواہشِ جنت نہ شوقِ حور و قصور — مری طلب کا تقاضا دیارِ پاکِ حضور
مقامِ ارضِ مدینہ کسی کو کیا معلوم — تمام حُسن و تقدس تمام نکہت و نور

آپ کی چشمِ کرم سے مندمل ہو جائیں گے — جسمِ ملّت پر اگرچہ زخم ہیں کاری بہت
اِس کا دامن پیار کے پھولوں سے پھر بھر دیجئے — آپ کو اُمت ہمیشہ ہی سے ہے پیاری بہت
نام لیوا آپ کے ہیں کیجئے اب سرفراز — آہ اقوامِ جہاں میں ہو چکی خواری بہت
(سرفراز)

زہے نصیب انہیں ربطِ حالِ زار سے ہے — مری مُراد مدینے کے تاجدار سے ہے
اُنہیں سے ہو گا شفاعت کا مرحلہ آساں — وہی تو ہیں جنہیں شفقت گناہ گار سے ہے
اگر ہے اُن سے محبت تو حکم بھی مانو — اُمید ان کو یہ اپنے اُمیدوار سے ہے
(حنیف اسعدی)

کیا مزہ آئے ایسے جینے میں
میں یہاں دل میرا مدینے میں
میں کہوں کب بلاؤ گے آقا
وہ یہ کہہ دیں اِسی مہینے میں
(غنیؔ دہلوی)

نعت ﷺ

(صاحبزادہ خان اخترؔ ندیمؔ نقشبندی)

کفِ پائے اہلِ حرم چوم لوں گا — میں آقا کا دستِ کرم چوم لوں گا

مقدر جو لے جائے مجھ کو مدینے — در و بامِ بیت الحرم چوم لوں گا
مدینے میں پھیلی ہے آقا کی خوشبو — نسیمِ بہارِ ارم چوم لوں گا
میں پلکوں سے چوموں گا گلیاں وہاں کی — نظر سے درِ محترم چوم لوں گا
درِ پاک پر جب جھکے گا مرا سر — در و فرش کو میں بہم چوم لوں گا
فراقِ محمد میں جو رو رہی ہو — ادب سے میں وہ چشمِ نم چوم لوں گا
میں نامِ حبیبِ خدا لکھتے لکھتے — خود اپنی زبان و قلم چوم لوں گا
پلائیں جو آقا مجھے جامِ کوثر — میں ان کا دستِ کرم چوم لوں گا
ندیمؔ اُس گلی کے میں قربان جاؤں
نبی کی گلی دم بہ دم چوم لوں گا

ہر تقدس اور ہر عظمت کے شایاں ہو گئیں — وہ زبانیں جو محمد کی ثنا خواں ہو گئیں
لے گئے تشریف وہ جب لامکاں کی سیر کو — رفعتیں اِن کی بعید از فکرِ انساں ہو گئیں
نغمۂ نعتِ رسالت تم نے جب چھیڑا عزیزؔ
مدحتیں سب وقفِ سلطانِ رسولاں ہو گئیں
(عزیزؔ حاصل پوری)

نعت کیا ہے اک تلاوت کربلائے عصر میں — ہر یزیدی دور پر غالب رہا جس کا جلال
چارۂ بے چارگاں ہے زخم کا مرہم ہے نعت — اپنے آقا سے عقیدت کا ہے عکسِ خوش خصال
نعت صادق چاہتوں کے باغ کا کِھلتا گلاب
حضرتِ حسان بن ثابت کا گل زارِ خیال
(محمد فیروز شاہ میانوالی)

حبیبِ پاک کسی کا خطاب کیا ہوگا — وہ لاجواب ہیں، اُن کا جواب کیا ہوگا

تمام امتِ عاصی کے جب ہو تم حامی
کسی پہ قہر، کسی پر عذاب کیا ہوگا
جو ہے تمہارے غلاموں میں اے شہ کونین
لحد میں اُس سے سوال و جواب کیا ہوگا
(جلیل مانک پوری)

کاش بطحا میں مستقل رہ جاؤں
یہ کہانی ابھی ادھوری ہے
لاکھ سجدے کرو تو کیا حاصل
اُن کی الفت بہت ضروری ہے
(بہزاد لکھنوی)

دل پر جو مرے نام محمد کا رقم ہے
جینا بھی اہم ہے، مرا مرنا بھی اہم ہے
میں تپتا ہوا دشت ہوں اے ساقیٔ کوثر
تو ابرِ کرم ابرِ کرم ابرِ کرم ہے

ہم کسی دین سے ہوں قائلِ کردار تو ہیں
نام لیوا ہیں محمد کے پرستار تو ہیں
عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد پہ اجارہ تو نہیں
(مہندر سنگھ بیدی)

جب اشک کے دریا میں الفاظ رواں ہوں گے
پہنچیں گی وہیں نعتیں سرکار جہاں ہوں گے
محشر ہے اگر محشر لیکن ہمیں کس کا ڈر
ہم جن کے ثنا خواں ہیں وہ بھی تو وہاں ہوں گے
(ادیب رائے پوری)

خوش بو چمن سے آئی تو محسوس یہ ہوا
ہر پھول جیسے محو ہو ذکرِ رسول میں
الفاظ ساتھ دیں تو میں اظہار کر سکوں
لذت ہی کچھ عجیب ہے ذکرِ رسول میں

وہ نبی جس نے خدا کے دین کی تبلیغ میں
گالیاں کھائیں، سنیں باتیں لبِ اظہار سے

میں تو ہوں اُنکے غلاموں کے غلاموں کا غلام
ہے مجھے بھی ایک نسبت احمدِ مختار سے
(گوہر ملسیانی)

پھر آرزو ہے شیشۂ دل چور چور ہو
پھر کوئی شے تو قابلِ نذرِ حضور ہو
یارب! اک التجا ہے کہ محشر میں جو بھی ہو
نعت رسولِ پاک کی محفل ضرور ہو
(ادیب رائے پوری)

جمالِ مصطفیٰ کا نور ہے دل کے نگینے میں
سمندر میں سفینہ ہے، سمندر ہے سفینے میں
مقدر کا لکھا تو سب کو دیتا ہے خدا لیکن
جو قسمت میں نہ لکھا ہو وہ ملتا ہے مدینے میں
(کتاب شانِ مصطفیٰ)

دروازہ کھولتے ہیں فرشتے قبول
اک سلسلہ ہے رحمتِ حق کے نزول کا
دونوں جہان گوش بر آواز ہو گئے
میں نام لے رہا ہوں خدا کے رسول کا
(مظفر وارثی)

میں جہاں جہاں ہوا ہوں ترے نام سے سوالی
تری رحمتوں نے بڑھ کر مری آبرو بچالی
کبھی میں بھی آ کے دیکھوں، کبھی میں بھی آ کے چوموں
ترے آستاں کے جلوے، ترے روضے کی وہ جالی

اے در در پھرنے والو کبھی تو آؤ شہ دیں کے در پر
اس در پہ تو سارے عالم کی بگڑی کو بنایا جاتا ہے
ارمانِ حضوری ہے دل میں اللہ مجھے بلوا لیجے
اب بارِ جدائی اے آقا مجھ سے نہ اٹھایا جاتا ہے

نبی کی یاد سے روشن مرے دل کا نگینہ ہے
وہ میرے دل میں رہتے ہیں، مرا دل ہی مدینہ ہے
نظر افروز ہیں رنگینیاں فردوس کی لیکن
جو تسکینِ دل و جاں ہے وہ آقا کا مدینہ ہے

(نیازی)

غمِ حیات نہ خوفِ قضا مدینے میں — نمازِ عشق کریں گے ادا مدینے میں
تجلیوں کی عجب ہے فضا مدینے میں — نگاہِ شوق کی ہے انتہا مدینے میں
ادھر ادھر نہ بھٹکتے پھرو خدا کے لئے — براہِ راست ہے راہِ خدا مدینے میں
عجیب کیف و مسرت ہے روح پر طاری — نگاہ دل پہ ہے اور دل مرا مدینے میں
قدم بڑھاؤ مدینے کی سمت اے قیصری
ہے بے کسوں کا بڑا آسرا مدینے میں

(قیصریؔ کانپوری)

گزرا وہ جدھر سے وہ ہوئی راہ گزر نور — اس نورِ مجسم کی ہے ہر شام و سحر نور
گیسو کی ضیا نور، عمامے کی چمک نور — اس آیۂ رحمت کا ہے ہر زیر و زبر نور
لب نور، دہاں نور، زباں نور، بیاں نور — دل نور، جگر نور، جبیں نور، نظر نور
سر تا بہ قدم نور، عیاں نور، نہاں نور — ہر سمت تری نور، ادھر نور اُدھر نور
نسبت ہوئی جس کو تری خاکِ کفِ پا سے — وہ شہر، وہ کوچہ، وہ در و بام وہ گھر نور
جس صبح اتارا گیا وہ چاند زمیں پر — وہ ماہ، وہ دن نور، وہ ساعت وہ سحر نور
کیوں کر نہ ہوں زہرا و حسین اور حسن نور — اس نخلِ رسالت کا ہے ہر برگ و ثمر نور
جس روئے منور پہ ہو ''والفجر'' کی طلعت
بے جا نہیں گر اس کو کہیں اہلِ نظر نور

(محمد اعظم چشتی)

آدابِ نظامت

مانگنے کا شعور دیتے ہیں — جو بھی مانگو ضرور دیتے ہیں
مانگنے والا ہو اگر کوئی — میرے آقا ضرور دیتے ہیں
ہم نیازیؔ کسی سے کیوں مانگیں — ہم کو سب کچھ حضور دیتے ہیں

(نیازیؔ)

ذکر کی محفلوں میں رہتے ہیں — شاہِ بطحا دلوں میں رہتے ہیں
ان کے دامن کو چھوڑنے والے — عمر بھر مشکلوں میں رہتے ہیں

(اعجاز رحمانی)

چہرۂ گردشِ ماحول نکھر جائے گا — ایٹمی دور کا انسان سدھر جائے گا
اے نئے دور تجھے امن کی حاجت ہے اگر — تھام لے دامنِ سرکار سنور جائے گا

(بیکلؔ اتساہی)

جو راز دل میں نہاں ہے زباں سے کہنے دے
کسی کے پیار کا غم ہے خوشی سے سہنے دے
خدایا جس کو ضرورت ہے دے اسے جنت
مجھے حضور کے قدموں کے پاس رہنے دے

(ثمر مانچوی)

اللہ سے بندے کو ملا دیتا ہے — بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتا ہے
ہے نامِ محمد میں کچھ ایسی تاثیر — جو فقر میں شاہی کا مزا دیتا ہے

(عابد نظامی)

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے — جیسے منہ سے بولتا قرآن، وہ تقریر ہے
سوچتی ہے دل میں دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر — وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

(قمر جلالوی)

سماعتوں پہ کرم بے حساب ہوتا ہے — ادب! کہ ذکرِ رسالت مآب ہوتا ہے
ادا میں خلق، نظر میں حجاب ہو جس کے — غلام ان کا وہی کامیاب ہوتا ہے
(ابرار کرتپوری)

فردِ اعمال میں بس اشک ہمارے ہوں گے
حشر کے دن یہی بخشش کے سہارے ہوں گے
قبر میں چین سے سو جائیں گے عشاقِ رسول
آنکھ کھولیں گے تو کوثر کے کنارے ہوں گے
قافلہ خلد کی جانب جو بڑھے گا اپنا
راہ بر سید ابرار ہمارے ہوں گے
اہل ایماں کو بھلا روک سکے گا کوئی
بابِ جنت پہ تو زہرا کے دُلارے ہوں گے
(ظفر پرویز تقوی)

بزمِ رسول پاک الٰہی سجی رہے — ہر دل میں مصطفا کی محبت بسی رہے
صلِ علیٰ کی دُھوم جہاں میں مچی رہے — نعتِ نبی سے یوں ہی فضا گونجتی رہے
گھر گھر جہاں میں جشنِ ولادت ہو تا ابد
اِن کے ہر اُمتی کی غلامی ہو مستند
(رشید وارثی)

سرِ لامکاں سے طلب ہوئی — سوئے منتہا وہ چلے نبی
کوئی حد ہے ان کے عروج کی — بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
(عنبر شاہ وارثی)

جو نہ مل پائے کہیں ایسا سکوں پاتا ہے دل — جب دیارِ سرورِ کونین پا جاتا ہے دل

یوں دھڑکتا ہے کہ جیسے پڑھ رہا ہو کوئی نعت — حاضریِ طیبہ کی جس دم خبر پاتا ہے دل
(عزیز الدین خاکی القادری)

داتا، سخی، کریم، یداللہ تاج ور — بندہ نواز، بادشاہِ حسن سر بسر
تیرے بھکاری شاہ و گدا اور تاج ور — سلطانِ دو جہان شہنشاہِ بحر و بر
بندے پہ اپنے مہر کی ہو جائے اک نظر
"یَا صَاحِبَ الجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ البَشَر"
(عنبر شاہ وارثی)

آپ کی شان کے قربان کہاں تک پہنچے — کوئی پہنچا ہی نہیں آپ جہاں تک پہنچے
یہ تو اک راز ہے محبوب و محب دونوں کا — کوئی کیا جانے کہ سرکار کہاں تک پہنچے
(عزیز خاکی)

سرکار سراپا الفت ہیں، بے شبہ مجسم رحمت ہیں
میں ایسے نبی کا پیرو ہوں جو جود و سخا کے پیکر ہیں
دیکھو تو اس عالمِ امکاں میں ہر سو ہیں عیاں انوار ان کے
تم لاکھ انہیں خاکی جانو، وہ نور و ضیا کے پیکر ہیں
(اکرم علی اختر)

بزمِ انجم، کہکشاں اور آفتاب و ماہتاب — سب کے سب انوارِ آقا سے ہوئے ہیں فیض یاب
دونوں عالم میں کوئی ثانی نہیں ہے آپ کا — آپ ہیں اپنی نظیر اور آپ ہیں اپنا جواب
(اکرم علی اختر)

رات دن آتی ہے مکے کی فضاؤں سے صدا — کعبۃ اللہ ہے یہاں، کعبے کا کعبہ اور ہے
مانگنے والوں کو ہر جا سے نہیں ملتی مراد — وہ تو بن مانگے ہی دیں، ان کا طریقہ اور ہے
اک سے اک بڑھ کر حسیں دنیا میں گزرے ہیں مگر — کون ہے ان سا حسیں، ان کا سراپا اور ہے
(اختر علی اختر)

گلشنِ طیبہ میں جب دیکھی بہارِ جاں فزا　　پھر گیا میری نظر میں باغِ جنت کا سماں
رات دن مشغول ہیں آقا تری توصیف میں　　میرا دل، مری نظر، مرا قلم، میری زباں

(اکرم علی اختر)

کتنا امت سے پیار دیکھا ہے　　آپ کو بے قرار دیکھا ہے
عرش پر خود بلا کے خالق نے　　جلوۂ حسنِ یار دیکھا ہے

(اکرم علی اختر)

مقام تیرا سمجھ میں تو آ نہیں سکتا　　کہ دو جہان میں تیرا جواب، ناممکن
خوشا وہ لفظ ''محمد'' کہ لب کو چومے بغیر　　ادائے اسمِ گرامی، جناب ناممکن
تری عطا کا اگر کوئی دل سے طالب ہو　　نہ برسے تیرے کرم کا سحاب، ناممکن

(اکرم علی اختر)

درِ رسول پہ قدسی سلام کرتے ہیں　　یہ کام وہ ہے جو وہ صبح و شام کرتے ہیں
وہ خوش نصیب ہیں جو آپ کی محافل کا　　بہ ذوق و شوق یہاں اہتمام کرتے ہیں

(اکرم علی اختر)

کیا چیز یہ تابانیِ خورشید و قمر ہے　　آج احمدِ مختار کے جلووں پہ نظر ہے
نیزے پہ بھی جو چڑھ کے رہا محوِ تلاوت　　وہ حیدرِ کرار کے دل بند کا سر ہے

(محمد جان انجم)

ہے مشغلہ اہلِ دل کا ہر دم رسولِ حق پر سلام کہنا
جو نام پوچھے کوئی تو اپنے کو ان کا ادنیٰ غلام کہنا
کریں نہ قسمت پہ ناز کیوں ہم کہ دو ہیں اس زندگی کے مقصد
خدائے واحد کی حمد کرنا، ثنائے خیر الانام کہنا

وہ باعثِ خلقِ جز و کل ہیں، حقیقتاً خاتم الرسل ہیں
یہ حکم ہے انبیا کو حق کا کہ ان کو اپنا امام کہنا
مثالِ شبیر سر کٹانا ، اجل کو پھر زندگی بنانا
نہیں ہے آسان اس جہاں میں زباں سے حق کا کلام کہنا

(محمد جان انجم)

فضلِ حق سے امتی ہیں اس شہِ کونین کے
رحمت للعالمین کا جس نے ہے پایا خطاب
یا نبی! کس سے تری تعریف کا حق ہو ادا
تو نے پایا ہے مزمل اور یٰسین کا خطاب

(محمد جان انجم)

عجب مشغلہ ہے، عجب بندگی ہے　　نظر روضۂ مصطفیٰ پر لگی ہے
ترا نام لینا، تجھے یاد کرنا　　یہی زندگی ہے، یہی بندگی ہے

(محمد جان انجم)

سلیقے زندگی میں بندگی کے، حق پرستی کے
جسے مطلوب ہوں وہ سیکھ لے سبطِ پیمبر سے
سہارا ہے نجاتِ آخری کا اک یہی میرا
مجھے الفت پیمبر سے ہے، اولادِ پیمبر سے

(محمد جان انجم)

تمہاری امت میں ہم ہوئے ہیں، ہماری بے شک نجات ہوگی
تمہیں وہ دولہا ہو ساتھ جس کے تمام امت برات ہوگی
جو بخشوائے گا عاصیوں کو، وہ کون ہوگا تمہیں تو ہو گے
جو کام آئیگی روزِ محشر وہ اک تمہاری ہی ذات ہوگی

(کیفؔ ٹونکی)

کرو نہ ذکر خطا کا، عطا کی بات کرو — سنو سنو! کرمِ مصطفٰی کی بات کرو
اگر یہ چاہو کہ ہو جائیں دل تمہارے غنی — رسولِ پاک کے جود و سخا کی بات کرو
(ریاض سہروردی)

وہی اک در ہے سجدہ گاہِ دل، تو سوچتا کیا ہے
وہیں چل کر کھلے گا، زندگی کا مدعا کیا ہے
خرد والے نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے کبھی اس کو
یہ اہلِ دل سمجھتے ہیں مقامِ مصطفٰی کیا ہے

جتنا دیا سرکار ﷺ نے مجھ کو اتنی مری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں
عشقِ شہِ بطحا سے پہلے مفلس و خستہ حال تھا میں
نامِ محمد کے میں قرباں اب وہ مرے حالات نہیں
(کوثر بریلوی)

بڑی امید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے
کرم کی جب نظر ہوگی مدینے ہم بھی جائیں گے
اگر جانا مدینے میں ہوا ہم غم کے ماروں کا
مکینِ گنبدِ خضرا کو حالِ دل سنائیں گے
(شریف نیر)

میرے دامن میں جو کچھ ہے ان کے کرم کا صدقہ ہے
میرا والی، میرا داتا شہر مدینے والا ہے
کون ہوں میں اور کیا ہوں میں، یہ دنیا والے سمجھے نہیں
نعت نبی کی پڑھتا ہوں میں، جب سے ہوش سنبھالا ہے
(ضیا بدایونی)

کوئی کہتا ہے کہ کعبے میں خدا رہتا ہے — کوئی کہتا ہے سرِ عرشِ علیٰ رہتا ہے
ہم فقیروں کا عقیدہ ہے کہ معبودِ عظیم — اپنے محبوب کے جلووں میں چھپا رہتا ہے
(ساحر صدیقی)

یا نبی آپ کے جلووں میں وہ رعنائی ہے — دیکھنے پر بھی مری آنکھ تمنائی ہے
حق تعالیٰ بھی کریم اور محمد بھی کریم — دو کریموں میں گنہ گار کی بن آئی ہے
(کتاب شانِ مصطفٰی ﷺ)

قرآن وہ صحیفہ ربِّ انام ہے — عاشق پہ جس کے آتشِ دوزخ حرام ہے
ہر لفظ جاوداں ہے خدا کی کتاب کا — دایم یہ معجزہ ہے رسالت مآب کا
(رشید وارثی)

قرآں کو دیکھنا بھی عبادت خدا کی ہے — اس کی تجلیات میں قدرت خدا کی ہے
سبطِ وحی کا قلبِ رسولِ کریم ہے — قرآن [illegible] پاک کا لطفِ عمیم ہے
(رشید وارثی)

قرآن کیمیا بھی، نویدِ شفا بھی ہے — خالق کی حمد، نعتِ شہِ دوسرا بھی ہے
رب کی وحی یہ نطقِ رسولِ خدا بھی ہے — اسرارِ کائنات کا عقدہ کشا بھی ہے
(رشید وارثی)

بے مثل و بے نظیر ہو تم لاجواب ہو — عرفانِ ذاتِ حق کی مقدس کتاب ہو
جاہ و شرف میں کوئی تمہاری نہیں مثال — سلطانِ کائنات رسالت مآب ہو
(ستار وارثی)

عرشِ اعظم سے یہ خالق کا پیام آتا ہے — آج دنیا میں رسولوں کا امام آتا ہے
اور بھی آئے نبی، چمکے ستارے بن کر — لو مبارک ہو کہ اب ماہِ تمام آتا ہے
(ستار وارثی)

توصیف کر رہا ہوں رسولِ انام کی — تفسیر ہو رہی ہے خدا کے کلام کی

یہ ساری کائنات خدا کی ثنا کے بعد　　تسبیح پڑھ رہی ہے محمد کے نام کی

(رشید وارثی)

بھیجتا ہے خدا درود شریف　　تم پہ یا مصطفا درود شریف

نامِ حضرت زباں پہ آیا ہے　　سب پڑھو بر ملا درود شریف

اس کو مشکل کشا بھی پڑھتے تھے　　ہے یہ مشکل کشا درود شریف

مرتبہ اس کا ہو گیا اعلیٰ　　ورد جس نے کیا درود شریف

جس کو مولود سے ہی نفرت ہو　　وہ پڑھے کیا بھلا درود شریف

ہر مرض کے لئے شفا ہے یہی　　دافعِ ہر بلا درود شریف

تیری بخشش ضرور ہو گی شکور　　تو نے لکھا پڑھا درود شریف

(مولانا عبدالشکور نظامی کمبل پوش)

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام　　زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد　　میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

(جمیل قادری)

تجھ کو آنکھوں میں چھپالوں کہ رکھوں دل میں تجھے
کوئے محبوبِ خدا دیکھ کے آنے والے
دل کی دھڑکن یہ پتادیتی ہے شوقی ہر دم
دیکھنا پھر مجھے آقا ہیں بلانے والے

(سید وجاہت حسین شوقی)

نقش پائے شہِ بحر و بر مل گیا　　رہنما خوب سے خوب تر مل گیا

اب جبیں کو مری اور کیا چاہئے　　جب نبی مکرم کا در مل گیا

(سید مقبول حسین شارب)

مفلس پہ کرم فرمائیں گے نبیوں کے نبی رفتہ رفتہ
تم دیکھو میں ہوجاؤں گا اِک روز غنی رفتہ رفتہ
دامن پہ سجائے گردِ سفر سرکارِ دو عالم کے در پر
جائیں گے کبھی اِن شاء اللہ ہم لوگ سبھی رفتہ رفتہ

(شبیر حسن انصاری)

جب محمد کی بات ہوتی ہے　　وجد میں کائنات ہوتی ہے

ایک ادنیٰ سی پیروی اِن کی　　ہر بلا سے نجات ہوتی ہے

(شاہ انصار الہ آبادی)

جو کملی والے نبی کے غلام ہوتے ہیں　　معین وقطب وفرید ونظام ہوتے ہیں

مرے حضور کی شانِ کرم کا کیا کہنا　　پلک جھپکتے میں منگتوں کے کام ہوتے ہیں

(خلش مظفر)

نسلِ انساں کی قیادت آپ کے ہاتھوں میں ہے
امتِ عاصی کی عظمت آپ کے ہاتھوں میں ہے
کیا خبر کس بات پر جنت ملے گی حشر میں
ہم غلاموں کی تو جنت آپ کے ہاتھوں میں ہے

(اسرار عارفی)

بے خودی میں کھنچ کے آجاتے ہیں آقا کے غلام
محفلِ نعتِ نبی جس جا سجی اچھی لگی
آج محفل میں نیازی نعت جو میں نے پڑھی
عاشقانِ مصطفا کو وہ بڑی اچھی لگی

(عبدالستار نیازی)

آپ کے در سے نہ آیا کوئی بے نیلِ مرام
کیجیے مجھ پر بھی کرم، میں ہوں غلام ابنِ غلام
آپ کی ذاتِ گرامی لائقِ صد احترام
آپ پر لاکھوں درود اور آپ پر لاکھوں سلام

(اسرار عارفی)

تعالیٰ اللہ دنیا میں ہوئے جب مصطفٰے پیدا — تو بے جانوں میں جینے کا ہوا ہے حوصلہ پیدا
اندھیرا ہی اندھیرا چار سو طاری تھا کیا کہیے — یہ دنیا ہوگئی تاباں ہوئے جب مصطفٰے پیدا

(سید ذوالفقار حسین نقوی)

سرورِ انبیا کی ہے محفل سجی، لیجیے کچھ مزا جھومتے جھومتے
آپ سنتے رہیں میں سناتا رہوں، ذکرِ صلِ علیٰ جھومتے جھومتے
وجہِ تسکینِ عالم ہے یادِ نبی، دافعِ رنج و غم ہے میلادِ نبی
آپ بیٹھیں سجا کر ذرا بزم کو، ہوگی رحمت فدا جھومتے جھومتے
عاشقو! حاصلِ زندگی ہے یہی، زندگی کی قسم بندگی ہے یہی
ہر گھڑی ہو زباں پر نیازی اگر، مدحتِ مصطفا جھومتے جھومتے

(عبدالستار نیازی)

دہلیز پہ سرکار کی جو لوگ پڑے ہیں — وہ خود بھی بھلے ان کے مقدر بھی بھلے ہیں
ہوں نقشبندی، چشتی، نظامی و فریدی — سرکار کے مے خانے ہر اک سمت کھلے ہیں

(نیازی)

آئے حضور یاد تو آتے چلے گئے — تاریکیوں میں دیپ جلاتے چلے گئے
جن عاصیوں کو منہ نہ لگاتا تھا کوئی شخص — سینے سے اُن کو آپ لگاتے چلے گئے

(مسرور کیفی)

عجب چیز ہے یہ جو ہم چاہتے ہیں — حضور! اپنی آنکھوں میں نم چاہتے ہیں
حضور! اب کسی کو یہ کیسے بتائیں — حضور! آپ کو کتنا ہم چاہتے ہیں

(مسرور کیفی)

ہم نے دیکھا ہے صحنِ گلشن میں — پھول خاروں کے ساتھ رہتے ہیں
ہاں اسی طرح شافعِ محشر — گنہ گاروں کے ساتھ رہتے ہیں

(قدر القادری)

قیامت کے دن دیکھنا شان کیا ہے
وہ خود کیا ہیں اور ان کا دامان کیا ہے
مرے پاس نعتِ نبی کے علاوہ
بھلا اور بخشش کا سامان کیا ہے

☆☆☆☆☆

آج اشک مرے نعت سنائیں تو عجب کیا
سن کر وہ مجھے پاس بلائیں تو عجب کیا
دیدار کے قابل تو کہاں میری نظر ہے
لیکن وہ کبھی خواب میں آئیں تو عجب کیا
ان پر تو گنہ گار کا سب حال کھلا ہے
اس پر بھی وہ دامن میں چھپائیں تو عجب کیا
منہ ڈھانپ کے رکھنا کہ گنہ گار بہت ہوں
میت کو مری دیکھنے آئیں تو عجب کیا
وہ حسنِ دو عالم ہیں ادیب ان کے کرم سے
صحرا میں اگر پھول کھل آئیں تو عجب کیا

(ادیب رائے پوری)

اے رسولِ ہاشمی اے رحمۃ للعالمیں
دو جہانوں پر ترا ابرِ کرم چھایا رہے
روزِ محشر جب سوا نیزے پہ آئے آفتاب
عاصیوں پر سائباں بن کر ترا سایہ رہے

(غلام علی بلبلؔ۔لندن)

نبی کے در کا جو سائل نہیں ہے
ابھی ایمان میں کامل نہیں ہے
کرم سرکار کا جب سے ہوا ہے
رہی مشکل کوئی مشکل نہیں ہے

(عبدالغنی تائبؔ۔لاہور)

آپ کا رتبہ ہے ادراکِ بشر سے ماورا
آپ ہیں افضل خدا کے بعد قصہ مختصر
اے حبیبِ کبریا، اے سبز گنبد کے مکیں
چشمِ الطاف وکرم ہو میرے پاکستان پر

(رفیع الدین ذکی)

دل گدائے تو یا رسول اللہ
جاں فدائے تو یا رسول اللہ
کاش ہر موئے من زباں بودے
در ثنائے تو یا رسول اللہ

(شیخ سعدیؔ)

آفاق ہا گردیدہ ام، مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تو چیزے دیگری
من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں، من دیگرم تو دیگری

(امیر خسروؔ)

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو
آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ الٰہی
جب خاک اڑے میری، مدینے کی ہوا ہو
دے ڈالیے اپنے لبِ جاں بخش کا صدقہ
اے چارہ دل! دردِ حسنؔ کی بھی دوا ہو

(حسنؔ رضا بریلوی)

ابنِ یعقوب کو اللہ نے صورت بخشی
یدِ بیضا کی کلیم اللہ کو نعمت بخشی
اور عیسیٰ کو مسیحائی کی دولت بخشی
ہر نبی کو کوئی عزت، کوئی عظمت بخشی
میرے سرکار کو بے پردہ زیارت بخشی

کوئی آجائے طلب سے بھی سوا دیتے ہیں
آئے بیمار تو ہر دکھ کی دوا دیتے ہیں
گالیاں دیتا ہو کوئی تو دعا دیتے ہیں
دشمن آجائے تو چادر بھی بچھا دیتے ہیں
اعظمؔ اللہ نے حضرت کو وہ سیرت بخشی

(اعظم چشتی)

دل کی ہوتی ہے ہر دُعا پوری
دل میں بابِ قبول ہوتا ہے
اُس کو ہوتا نہیں ہے دل کا مرض
جس کے دل میں رسول ہوتا ہے

(خلشؔ مظفر)

سوال یہ کہ ہو تعریفِ مصطفیٰ کیسے
جواب یہ کہ ہو محوِ ثنا خدا جیسے
سوال یہ کہ کیا وہ عرش پر بلائے گئے
جواب یہ وہ مختارِ کل بنائے گئے
سوال یہ کہ انہیں کیوں کیا گیا پیدا
جواب یہ کہ وہ نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا
سوال یہ شبِ معراج کیا اجالا تھا
جواب یہ کہ محمد کا بول بالا تھا

(اسماعیل انیسؔ)

مولا سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں
اُٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں
یہ قبر میں انیس، یہ محشر میں ہو شفیع
عقبےٰ کا چین، خلد کا وعدہ نماز میں

بیدلؔ نماز کیوں نہ ہو معراجِ مومنین
پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں
(عبدالسمیع بیدلؔ)

اگر طیبہ نہ ہوتا دیکھنے کو
تو پھر دنیا میں کیا تھا دیکھنے کو
شبِ اسریٰ محمد کو بلوایا
خدا نے اپنا جلوہ دیکھنے کو
وہ جس نے دیکھا ہے اک بار طیبہ
تڑپتا ہے دوبارہ دیکھنے کو
چلا تھا نور سے جب نور ملنے
زمانہ رک گیا تھا دیکھنے کو
(ہلالؔ جعفری)

خوش نظر،خوش معاش کرتی ہے
رازِ ہستی کو فاش کرتی ہے
رحمتِ مصطفےٰ ﷺ خدا کی قسم
غم زدوں کو تلاش کرتی ہے
(وقارصدیقی)

نعت ﷺ

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

نام محمد اعلیٰ و بالا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
مشکلیں سب کی ٹالنے والا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
بول نبی کے نام کا بالا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
سب سے پیارا سب سے نرالا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
شمعِ ہدیٰ ہے دایم روشن،تاریکی کا اب کیا کام
میرا نبی دنیا کا اجالا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
کل بھی سب ان کے منگتا تھے،آج بھی سب ان کے محتاج
پیارا نبی سب کا رکھوالا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
مردہ ان کو سمجھنے والو! جاگو !!ہوش کے ناخن لو
زندہ امت کا رکھوالا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

سوچ لے منکر!اپنا ٹھکانا کس عالم میں ڈھونڈے گا
دونوں جہاں میں ان کا حوالہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
کیسے گھٹا سکتا ہے کوئی ان کی عزت و عظمت کو
ان کا ثنا خواں اللہ تعالیٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
جو نہیں مانیں رتبہ ان کا،جانیں انہیں اپنا جیسا
ان کے دلوں پر کفر کا تالا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
عرشِ بریں سے فرشِ زمیں تک لمحہ لمحہ شام و سحر
جشنِ ولادت شاہِ جہاں کا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
حسن و حسین فاطمہ زہرا پیارے پیارے مولا علی
آلِ نبی کا رتبہ بالا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اک چادر کے سائے تلے ہے میرا سارا سرمایہ
پنج تنی کنبے کا دو شالہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
غوث و فرید و خواجہ و صابر سب تیرے رکھوالے ہیں
تو تو ندیمؔ اُن کا متوالا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

وہ جن کے دامنِ رحمت سے آ لپٹنے پر
گنہ گار کو ملتا ہے مامتا کا پیار
انہیں کی ذات گرامی سے عرض ہے یہ ادیب
بروزِ حشر ہمیں بھولنا نہیں سرکار
(ادیب)

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مصطفےٰ نے سنبھال رکھا ہے
میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ
مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے
(اعجاز قادری)

جسم کو روح کی پہچان نہ سمجھا جائے
پیکرِ نور کو انسان نہ سمجھا جائے

جو نہیں کہتا ہے انسان ہیں میرے جیسے — ایسے انسان کو انسان نہ سمجھا جائے

(سید حیدر عباس نقوی)

جب گنہ گاروں کی طیبہ میں رسائی ہو گی — سر پہ رحمت کی گھٹا جھوم کے چھائی ہو گی

روزِ محشر وہی ہو گا مرے آقا کے قریب — محفلِ صلِّ علیٰ جس نے سجائی ہو گی

(نیازی)

کیا سمندر کیا کنارا کچھ نہیں — وہ نہیں ہیں تو ہمارا کچھ نہیں

جو نہیں ہے نام لیوا آپ کا — کوئی بھی ہو وہ ہمارا کچھ نہیں

(مسرور کیفی)

پہنچوں درِ سرکار پہ چاہا تو یہی ہے — آگے مری تقدیر، تمنا تو یہی ہے

یہ ان کی رضا ہے مجھے بھیجیں مجھے روکیں — واپس میں نہیں آؤں گا چاہا تو یہی ہے

رزق کی کُشادگی کیلئے

حصن حصین کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے یہاں رزق کی تنگی ہے اور وہ پریشان رہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ جب اپنے گھر میں داخل ہو تو سب سے پہلے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہے اور پھر درود وسلام پڑھے اور آخر میں ایک بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ انشاء اللہ جلد ہی رزق کی تنگی ختم ہو جائے گی۔

منجانب:۔ ڈاکٹر محمد علی صدیقی نقشبندی طاہری

ہزار بار بشویم دہن زِ مشک و گلاب — ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی

ہزار بار دہن کو گلاب سے دھویا
پر اب بھی نام ترالوں تو بے ادب ٹھہروں
ہے میرے کعبہ دل میں ترا مقامِ سعید
اسی حوالے سے میں کیوں خوش لقب ٹھہروں

(منظوم اُردو ترجمہ:۔ صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

یَا صَاحِبَ الجَمَالِ و یَا سَیِّدَ البَشَرِ — مِن وَّجهِکَ المُنِیرِ لَقَد نُوِّرَ القَمَرُ

لَا یُمکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے پیکرِ حُسن، اے بشر کے سردار
چہرے سے ترے ہی چاند ہے پُرانوار
ممکن ہی نہیں ادائے حقِ توصیف
بس یہ کہ خُدا کے بعد تیری سرکار

(منظوم اُردو ترجمہ:۔ صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے تو دیدار کا عالم کیا ہوگا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی بوبکر و عمر عثمان و علی
اِس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہوگا

(نجم نعمانی)

سلطانِ مدینہ سے جسے پیار نہ ہوگا محشر میں شفاعت کا وہ حق دار نہ ہوگا
مشکل میں نہ جو یاد کرے اپنے نبی کو منجدھار میں ڈوبے گا، کبھی پار نہ ہوگا
دنیا بھی سنور جائے گی، جنت بھی ملے گی محفل میں ترا بیٹھنا بے کار نہ ہوگا
بدلے ہیں حضور آپ نے دنیا کے مقدر کیا مجھ پہ کرم سیدِ ابرار نہ ہو گا

(زاہد نیازی)

محبوب کی محفل کو عشاق سجاتے ہیں آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں
وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں
آقا کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

(نیازی)

سرکار! یوں ہی آپ کا لطف و کرم رہے یہ سر ہمیشہ آپ کی چوکھٹ پہ خم رہے
فرصت ہی مل سکے نہ درود و سلام سے ہر دم زباں پہ مدحتِ شاہِ امم رہے

(رشید وارثی)

سیّد کونین سے جو لو لگاتے جائیں گے وہ خدا کو با خدا نزدیک پاتے جائیں گے
کوئی بھی پرساں نہ ہوگا حشر میں حافظ مگر میرے آقا عاصیوں کو بخشواتے جائیں گے

(احمد میاں حافظ برکاتی)

ہم جہاں بھی آئیں جائیں رب ہمارے ساتھ ہے
خوف کیوں دل میں بٹھائیں رب ہمارے ساتھ ہے
جو نبی کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا
بخش دیں ساری خطائیں رب ہمارے ساتھ ہے

(احمد میاں حافظ برکاتی)

جسے اللہ کہتے ہیں نرالی شان والا ہے
دو عالم کا وہ خالق ہے اکیلا ہے نرالا ہے
حقیقت میں جو ہے بعدِ خدا تعریف کے قابل
وہ عبد اللہ کا بیٹا محمد کملی والا ہے

(محمد یوسف میمن)

تری رحمتوں کا دریا سرِ عام چل رہا ہے
مجھے بھیک مل رہی ہے مرا کام چل رہا ہے
مرے دل کی دھڑکنوں میں ہے شریک نام تیرا
اِسی نام کی بدولت مرا کام چل رہا ہے
مرے دامنِ گدائی میں ہے بھیک مصطفا کی
اسی بھیک پر تو قاسم مرا کام چل رہا ہے

(قاسم جہانگیری)

مجھے آپ نے بلایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے مرا مرتبہ بڑھایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے
درِ مصطفا سے انجم میں خود آ گیا مگر دل کبھی لوٹ کر نہ آیا یہ کرم نہیں تو کیا ہے

(قمر انجم)

جس کے درِ اقدس سے خالی نہ گیا کوئی / مخزن وہ عطا کا ہے وہ فیض کا دریا ہے
بگڑی ہوئی اک پل میں تقدیر سنور جائے / اے کاش وہ ضامن کو کہہ دیں کہ یہ میرا ہے

(حضرت سید ضامن علی ضامن حسنی)

اللہ نے پہنچایا سرکار کے قدموں میں / صد شکر کہ پھر آیا سرکار کے قدموں میں
رَد کیسے بھلا ہوگی اب کوئی دعا میری / میں رب کو پکار آیا سرکار کے قدموں میں
مجھ جیسا تہی داماں کیا نذر کو لے جاتا / اک نعت سنا آیا سرکار کے قدموں میں

(صبیح رحمانی)

لاریب دو عالم میں نہیں اِس کا جواب
قرآن کے مانند نہیں کوئی کتاب
اِک بار تو پڑھ کر کوئی دیکھے دل سے
پھر دیکھے کہ ملتا ہے اِسے کتنا ثواب

(صابر بن ذوقی)

لذت نصیب ہے مجھے کوثر کے جام کی
تسبیح پڑھ رہا ہوں درود و سلام کی
خالق نے اُس پہ نعمتِ عقبیٰ تمام کی
تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی

(حکیم محمد اقبال تخلص)

شفیع الوریٰ کا جو نام آگیا ہے / شفاعت کا میری پیام آگیا ہے
تخلص یہی کم ہے کیا فخر میرا / مرا نعت خوانوں میں نام آگیا ہے

(حکیم محمد اقبال تخلص)

درود و نعت کی محفل کو جگمگاتے رہو / چراغ مدحتِ شاہِ اُمم جلاتے رہو
کمی نہ آئیگی زِنہار خیر و برکت میں / ہمیشہ جشنِ حبیبِ خدا مناتے رہو

(رشید ہمدم)

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دُنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا اِستادہ اِسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اِسی نام سے ہے
قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد سے اُجالا کردے
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(علامہ اقبال)

جس سے ملی کونین کو عزت اُس سے عزت مانگیں ہم
اُس سے ملے گی ہم کو عزت، عزت والا نام ہے وہ
مضطر اپنے چھوٹے منہ سے اُس کی کیا تعریف کرے
جس کو خدا خود چاہے ایسا چاہت والا نام ہے وہ

(مضطر ہاشمی)

ہم مدینے اگر گئے ہوتے / کام بگڑے سنور گئے ہوتے
اُن کی چشمِ کرم جو ہو جاتی / پار ہم بھی اتر گئے ہوتے

(ظفر اکبر آبادی)

درِ نبی پہ رہوں میں یہ کام ہوجائے
مرا بھی اُن کے غلاموں میں نام ہوجائے
دُعا یہ ہے کہ زمانے میں ہر طرف رائج
پھر ایک بار نبی کا نظام ہوجائے
پڑھیں حضور کی نعتیں تمام اہل و عیال
گھروں میں سب کے یہی اہتمام ہوجائے
جو کی ہے میں نے ثنائے رسول و آلِ رسول
خدا کرے کہ وہ مقبولِ عام ہو جائے
ندیم دل میں تمنا نہیں کچھ اِس کے سوا
درِ حضور پہ حاضر غلام ہو جائے

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیا بیاں کیجیے ' ہیں کیا صدیق　　کہہ رہا ہے اُنھیں خدا صدیق
ہم نشیں غارِ ثور میں بھی رہے　　تم نے آقا سے کی وفا صدیق
مشکلیں اُس کی ہوگئیں آساں　　جس نے جب بھی کہا ہے یا صدیق

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد کی دُعا فاروق اعظم　　محمد پر فدا فاروق اعظم
زمانے میں بہت عادل ہیں لیکن　　ہیں اُن سب سے سوا فاروق اعظم
بشر تو کیا کہ رُودِ نیل پر ہے　　تمہارا دبدبہ فاروق اعظم

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دین کے رہ بر ہیں عثما ن غنی　　نقش دُنیا پر ہیں عثما ن غنی
دین کی خاطر لٹائے جان و مال　　دین کے یاور ہیں عثمان غنی
مدحِ ذوالنورین دِل سے کیجیے　　جانِ پیغمبر ہیں عثمان غنی

(خان اختر ندیم)

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حمایت میں۔ امامت میں۔ شجاعت میں حوادث میں
علی داور۔ علی رہبر۔ علی حیدر۔ علی مولیٰ
مری عزت۔ مری عظمت۔ مری الفت۔ مری نسبت
علی مولیٰ۔ علی مولیٰ ۔ علی مولیٰ۔ علی مولیٰ

(ادیب رائے پوری)

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی
اہل وفا کے دل کا سہارا علی علی
اعظمؔ یہ مغفرت کی سند ہے، ہمارے پاس
ہم ہیں علی کے اور ہمارا علی علی

(اعظم چشتی)

ریاضِ نبی کی شگفتہ کلی ہوں
میں بارانِ رحمت سے پھولی پھلی ہوں
علی بلبلِ گلشنِ مصطفیٰ تھے
مجھے یہ شرف ہے غلام علی ہوں

(غلام علی بلبل لندن)

شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، مولا و مشکل کشا
حافظِ دینِ مبیں، تیغ علی جانِ علی
وہ شجاعت ہو، عدالت ہو سخاوت یا کرم
ہر ورق تاریخ کا ہے زیرِ عنوان علی

(رشید وارثی)

جیسی خوشبو بو تراب میں ہے
ویسی بو کب کسی گلاب میں ہے
دم بہ دم ہے علی علی لب پر
یہ وظیفہ مرے نصاب میں ہے

(سید ذوالفقار علی نقوی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

راحت جان ودلِ خیر البشر ہیں عائشہ
دیں گے سرور کی منظورِ نظر ہیں عائشہ
جس طرح ابوبکر افضل ہیں تمام اصحاب میں
عورتوں میں اس طرح سے خوب تر ہیں عائشہ

حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نورِ چشمِ مصطفیٰ یا سیّدہ یا فاطمہ — جان و دل تم پر فدا یا سیدہ یا فاطمہؓ
مادرِ شبیر و شبرؓ رازِ دارِ مرتضےٰ — اے بتولِ با صفا یا سیدہ یا فاطمہ

(ستار وارثی)

ضبط کے خوگر علی تھے صبر کے خوگر حسین
آپ کی ہستی میں ہیں دونوں ہی جوہر فاطمہ
ذی حسب، اعلیٰ نسب، زہرہ لقب، ذی الاحترام
سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، سب سے بہتر فاطمہ

(نیازی)

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کائناتِ صبر کے اے شہر یارِ محترم، — اہل تسلیم ورضا کو تو نے بخشی زندگی
اے نسیمِ باغِ رحمت، شمعِ بزمِ فاطمی، — آشنائے سرّ وحدت اے حسن ابنِ علی

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رب داورِ محشر ہے، نبی شافعِ محشر
محشر میں گنہ گاروں کی کیا خوب بنی ہے
غرقاب کبھی ہو نہیں سکتی مری کشتی
جب سایہ فگن سر پہ حسین ابن علی ہے

(آباد)

ہے قولِ پاکِ رسولِ اکرم، حسین مجھ سے جدا نہیں ہے
جو ابنِ حیدر سے بغض رکھے، ہمارا وہ بخدا نہیں ہے
تمام اصحاب ہیں مکرم، تمام رشتے نبی سے محکم
مقامِ صبر و رضا میں لیکن، حسین سا دوسرا نہیں ہے

(رشید وارثی)

حضرت سیّدنا غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ

بروزِ محشر ہماری بخشش کا آسرا ہیں تو مصطفیٰ ہیں
اِس آسرے تک ہم عاصیوں کی پہنچ کا سامان غوثِ اعظم
یہ چند آنسو، یہ چند آہیں، یہ شوقِ گریہ، یہ لذتِ غم
ہم عاصیوں بے کسوں کے پلے یہی ہے سامان غوثِ اعظم
یہ اُن کی نظرِ کرم کا صدقہ کہ اُن کی محفل میں حاضری ہے
یہ اہلِ الفت، یہ اہلِ نسبت، یہ قادری شان غوثِ اعظم
بیاضِ الفت کے ہر وَرق پر، ادیب میں نے یہی لکھا ہے
میں تم پہ قربان غوث اعظم میں تم پہ قربان غوثِ اعظم

(ادیب رائے پوری)

حضور سیّدنا غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ

جب دمِ آخر خیال آیا بڑے غم ساتھ ہیں
ان کی رحمت بول اٹھی، غم نہ کر ہم ساتھ ہیں
اقربا کیوں رو رہے ہیں، میں کوئی تنہا نہیں
ہوں غلامِ غوث اعظم غوث اعظم ساتھ ہیں

(منوّر بدایونی)

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

(الحاج گلشن الٰہی قادری)

کہاں ہے کوئی تمہاری مثال یا خواجہ
معینِ دین ہو تم با کمال یا خواجہ
ہے مصطفیٰ ہی کی جیسی تمہاری سیرت پاک
ہے مرتضیٰ ہی کا جیسا جمال یا خواجہ
ہمیشہ آپ نے منگتوں کی لاج رکھی ہے
کیا ہے آپ سے جب بھی سوال یا خواجہ
نبی کے روضے کو روضہ ترا سمجھتے ہیں
مچاتے ہم بھی ہیں چشتی دھمال یا خواجہ
تمہارے در کے جو منگتا ہیں سب غنی ٹھہرے
دیا ہے تم نے انہیں اتنا مال یا خواجہ
مرے دیار کی کشتی بھنور میں آن پھنسی
خدا کے واسطے اس کو نکال یا خواجہ

لقب تمہارے ہیں ہندالولی ،عطائے رسول
دیا خدا نے تمہیں وہ کمال یا خواجہ
سخی کے صدقے میں کردو نہال گلشن کو
کہ اب تو ہوگیا جینا محال یا خواجہ

☆☆☆☆

جمالِ صاحبِ شق القمر غریب نواز
جلال ابن علی سربہ سر غریب نواز
غلام خواجہ کہا جارہا ہے گلشن کو
ہے کیسی اس پر کرم کی نظر غریب نواز

☆☆☆☆

عطا کرم کا اشارا ہو یاغریب نواز
تمہیں تو سب کا سہارا ہو یاغریب نواز
تمہارے در کا اک ادنیٰ گدا ہے گلشن بھی
بلند اس کا ستارا ہو یا غریب نواز

(الحاج گلشن الٰہی)

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ

کیسا حسین نام ہے بابا فرید کا
سارا جہاں غلام ہے بابا فرید کا
خواجہ معین ،خواجہ قطب کے یہ لال ہیں
چرچا جہاں میں عام ہے بابا فرید کا

حضرت امیر خسرو،نظام اولیا سے پوچھ
کیسا حسیں مقام ہے بابا فرید کا
جب تک رہو جہان میں ذکرِ نبی کرو
دنیا کو یہ پیام ہے بابا فرید کا
جو گلشنِ فرید پہ کرتا ہے جاں نثار
سچا وہی غلام ہے بابا فرید کا
آئے گی کام حشر میں نسبت فرید کی
جاوید تو غلام ہے بابا فرید کا

(محمد جاوید فریدی درباری ثناخواں)

عبدالوہاب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آئے بھکاری در پہ عبدالوہاب جیلاں
جائیں گے جھولی بھر کر عبدالوہاب جیلاں
آتا ہے جو سوالی جاتا نہیں ہے خالی
تو ہے سخی ترا در عبدالوہاب جیلاں
کھاتے ہیں روز در پر دن رات تیرا لنگر
ادنیٰ ہوں یا تونگر عبدالوہاب جیلاں
قدموں میں جلوہ گر ہیں لختِ جگر تمہارے
کیسا حسیں ہے منظر عبدالوہاب جیلاں
غوث الوریٰ کے صدقے اور پنج تن کے صدقے
مشکل ہماری حل کر عبدالوہاب جیلاں

خوف و خطر نہیں ہے منگتوں کو اب کسی کا
سر پر تنی ہے چادر عبدالوہاب جیلاں
رب کی عنایتوں سے، پیارے نبی کے صدقے
محفل سجی ہے در پر عبدالوہاب جیلاں
جاویؔد کی ہے خواہش، گنج شکر کے صدقے
ہو ہاتھ میرے سر پر عبدالوہاب جیلاں

(محمد جاوید فریدی)

نذرانہ عقیدت حضرت سخی سیّدنا لعل شہباز قلندر

(صاحبزادہ خان اختر ندیؔم نقشبندی)

نورِ نگاہِ امام جعفرؑ لعل سخی شہباز قلندر
بول رہی ہے دنیا مل کر، لعل سخی شہباز قلندر
آل نبی اولاد علی ہیں، سردار و سرتاج ولی ہیں
سہون کے شہباز قلندر، لعل سخی شہباز قلندر
جنگل جنگل بستی بستی، لالی پھیلی لعل سخی کی
جلوہ جلوہ منظر منظر، لعل سخی شہباز قلندر
جگ مگ جگ مگ روضہ ان کا، پیارا پیارا مکھڑا ان کا
ہوتے ہیں سب لوگ نچھاور، لعل سخی شہباز قلندر
کوئی خالی کب جاتا ہے، من کی مراد ہر اک پاتا ہے
جاتے ہیں سب جھولی بھر کر، لعل سخی شہباز قلندر
دیکھ رہے ہیں رب کا جلوہ، لمحہ لمحہ لحظہ لحظہ
آنے والے تیرے در پر، لعل سخی شہباز قلندر

غوث و قطب ابدال و ولی بھی، خواجہ فرید اور میرے سخی بھی
خوش ہیں تمہارے عرس میں آکر، لعل سخی شہباز قلندر
بگڑی بات بنانے والے، سب کا ساتھ نبھانے والے
خان ندیؔم اختر کے رہبر، لعل سخی شہباز قلندر

آفتاب طریقت حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکر اکبر آبادی نقشبندی

رخصت ہوئے ہیں جب سے وہ محترم قلندر
اب یاد آرہے ہیں رہ رہ کے ہم کو اکثر
صوفی منیر پیکر۔صوفی منیر پیکر
مُرشد نے بھی خلافت دے کر انہیں نوازا
وہ بحرِ معرفت کے ایسے تھے اِک شناور
صوفی منیر پیکر۔صوفی منیر پیکر
بزم ادب کی بے شک وہ کررہے تھے خدمت
رکھتے تھے پاس اپنے اک علم کا وہ دفتر
صوفی منیر پیکر۔صوفی منیر پیکر
ان کی جو شاعری تھی بے شک وہ دل نشیں تھی
مربوط اُن کا لہجہ، مخصوص اُن کا تیور
صوفی منیر پیکر۔صوفی منیر پیکر

جب بھی تحی ملا ہوں اُن سے مشاعروں میں
رکھتے تھے ہاتھ اپنا شفقت سے میرے سر پر
صوفی منیر پیکر۔ صوفی منیر پیکر

(مولانا محی الدین تحی)

آفتابِ طریقت حضرت **صوفی ماسٹر منیر خان** پیکرؔ اکبرآبادی

صوفی منیرؔ خان کی یاد آئیگی بہت
قصہ سخن وری کا چھڑا جب کہیں کبھی
نظروں سے دور ہوگئے' دل سے نہ جاسکے
دیکھو! ہے ان کی آج بھی محفل سجی ہوئی

(رشید ہمدمؔ)

نعت ﷺ

کچھ اشک شبِ ہجر بہا کیوں نہیں لیتے
یوں دل کی لگی آگ بجھا کیوں نہیں لیتے
جب بخش دیا شرفِ غلامی 'شہ خوباں
پھر رُخ سے نقاب اپنے ہٹا کیوں نہیں لیتے
گھر بیٹھے مزہ لوٹو گے تم قربِ نبی کا
دل اپنا مدینہ ہی بنا کیوں نہیں لیتے
دیتے ہیں وہ ہر ایک کو منہ مانگی مرادیں
اُس دَر کا گدا خود کو بنا کیوں نہیں لیتے
روتے ہو تڑپتے ہو یہاں درد و الم میں
اب چل کے مدینے میں دَوا کیوں نہیں لیتے
اب ہم سے سہے جاتے نہیں ہجر کے صدمے
سرکار مدینے میں بلا کیوں نہیں لیتے
ساقی بھی تخی' اور ہیں پیمانے بھی لب ریز
ے خوار و چلو بڑھ کے اُٹھا کیوں نہیں لیتے
درکار ہے آنکھوں میں اگر روشنی غافلؔ
خاکِ درِ سرکار لگا کیوں نہیں لیتے

(غافلؔ اجمیری)

نام محمد ﷺ کے سبب

جو ملا ہم کو ملا، نام محمد کے سبب — قلب پُر نور ہوا، نام محمد کے سبب
کر لیا اسمِ محمد کو وظیفہ دل کا — مہرباں ہوگا خدا، نام محمد کے سبب
زیب دیتا نہ تھا ہر دَر پہ بھٹکتے رہنا — ہم کو کیا کچھ نہ ملا، نام محمد کے سبب
تفرقہ ہم کو مٹاتا ہے زمانے سے ندیم — ایک رہنا ہے سدا، نام محمد کے سبب
جان وتن آقا پہ قربان کریں گے سوبار — حوصلہ ہم کو ملا، نام محمد کے سبب
یوں ملا حضرت آدم کو بھی اس نام سے فیض — مٹ گئی اُن کی خطا، نام محمد کے سبب
جب بھی مجھ کو غم وآلام نے گھیرا ہے ندیم — ٹل گئی رنج وبلا، نام محمد کے سبب
مرتبہ پنج تن پاک کا کیا کیجیے بیاں — فیض ان کا بھی ملا نام محمد کے سبب
قطب وابدال وولی، جامی وسعدی ورضا — معتبر ہیں با خدا، نام محمد کے سبب
شاملِ قافلۂ راہِ مدینہ ہوں ندیم — یہ کرم مجھ پہ ہوا، نام محمد کے سبب

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

تا ابد یورشِ طوفاں سے رہیں گے محفوظ
جو سفینے مرے آقا کے حوالے ہوں گے
اُن کو جنت سے نوازے گا خدا حشر کے دن
صدق دل سے جو اُنہیں چاہنے والے ہوں گے

اَوج پر اپنے مقدر کا ستارہ ہوگا
جس گھڑی گنبدِ خضرا کا نظارہ ہوگا
خلد وکوثر سے رہے اُمتِ عاصی محروم
یہ کہاں رحمتِ عالم کو گوارا ہوگا

(شریف نیّر)

سنتا ہے زمانے میں غریبوں کی صدا کون — سرکارِ دو عالم مرے آقا کے سِوا کون
اللہ بھی بخشے گا شفاعت پہ اُنہیں کی — سرکار نہ بخشیں گے تو بخشے گا خطا کون

(رونق جودھپوری)

بے اجازت اُس طرف نظریں اٹھا سکتا ہے کون
وہ نہ بلوائیں تو اُن کے دَر پہ جا سکتا ہے کون
جن کو دنیا میں نہیں اُن کی شفاعت پر یقیں
حشر میں اُن کو جہنم سے بچا سکتا ہے کون

آتی تھی جس طرف سے وہ آواز دَم بدَم
فوراً نبی کے بڑھنے لگے اُس طرف قدم
نزدیک تر خدا سے ہوئے سرورِ اُمم
باقی تھا پھر بھی فصل مگر دو کماں سے کم
اب اِس طرف رسول اُدھر تھی خدا کی ذات
پھر کیا ہوا، خبر نہیں، پردے کی ہے یہ بات

(اسماعیل انیس)

اللہ اللہ یہ ہمارا شغل صبح وشام ہے — ہر گھڑی لب پر محمد مصطفا کا نام ہے
ذکرِ میلادِ نبی کرتا رہوں گا عمر بھر — منکرو جلتے رہو جلنا تمہارا کام ہے

(رہبر چشتی)

عشقِ احمد سے مرا دل اِس قدر سرشار ہے
روز وشب میری زباں پر مدحتِ سرکار ہے
دیکھ کر شانِ نبی منکر جلے، جلتے رہیں
بدعقیدہ جتنے ہیں اُن پر خدا کی مار ہے

(رہبر چشتی)

اللہ اللہ کا مزہ ذکرِ محمد ہی میں ہے
حق تعالیٰ کی رضا ذکر محمد ہی میں ہے
میں نے پوچھا کس عمل میں ہے رضائے کبریا
رب نے فوراً ہی کہا' ذکر محمد ہی میں ہے

گنبد سبز پہ رحمت کی گھٹا چھائی ہے
پینے والو چلو طیبہ میں بہار آئی ہے
اللہ اللہ غلامانِ محمد کے لیے
ایک جنت تو مدینے میں اُتر آئی ہے
باغِ فردوس مبارک ہو تجھے اے زاہد
دلِ مشتاق مدینے کا تمنائی ہے
میری تربت سے نکیرین گئے یہ کہہ کر
اِسے سونے دو! محمد کا یہ شیدائی ہے
بڑھ گیا منزلِ مقصد سے بھی آگے صالح
بے خودی اِس کو یہاں کھینچ کے لے آئی ہے

(صالح محمد قوال)

اللہ اللہ نصیب اُن کے مقدر اُن کا   زندگی جن کی مدینے میں بسر ہوتی ہے
الفت سرورِ عالم میں دلِ دیوانہ   جب تڑپتا ہے مدینے میں خبر ہوتی ہے

اللہ نے آقا کو بلایا شبِ معراج   بے پردہ جمال اپنا دکھایا شبِ معراج
اقصا سے سوئے عرش سواری جو چلی تھی   کونین پہ اِک نور تھا چھایا شبِ معراج

موسیٰ سے کہا' تم نہ مجھے دیکھ سکو گے   محبوب کو دیدار کرایا شبِ معراج
کچھ فرق نہیں طالب و مطلوب میں خاکی   محبوب میں محبوب سمایا شبِ معراج

(عزیز الدین خاکی القادری)

حالات سب بدل دیے آقا کے نام نے
سب پر کرم کیے شہِ خیر الانام نے
آجائے اِک جھلک جو نظر آپ کی اُنہیں
لگ جائیں حسن والے بھی دل اپنا تھامنے
بیمارِ مصطفا ہوں' مرا یہ علاج ہے
اے یارو! لے چلو مجھے روضے کے سامنے
احمد کی آرزو ہے' اِسے کیجیے قبول
یہ نعت جو لکھی ہے' تمہارے غلام نے

(محمد احمد شیخ قادری)

مرشدِ پاک

یہ فیض ہے مُرشدِ پاک کا   جدھر میں نے دیکھا خدا مل گیا
علی مل گئے تو محمد ملے   محمد ملے تو خدا مل گیا
تیری دَین کا کچھ ٹھکانہ نہیں   جو مانگا تھا اس سے سِوا مل گیا
بتانے کو راہِ ہدایت مجھے   میرا مُرشد و رہنما مل گیا

پیر کی چوکھٹ پہ ہوگی اب زیارت پیر کی
بڑھ گئی ہے اس قدر دل میں محبت پیر کی
پیر کی امداد سے ہوتی ہیں آسان مشکلیں
ہر گھڑی محسوس ہوتی ہے ضرورت پیر کی

ساغر کی آرزو ہے نہ پیمانہ چاہیے   بس اک نگاہِ مُرشدِ مے خانہ چاہیے
بیدم نمازِ عشق یہی ہے خدا گواہ   ہر دم تصورِ رخِ جانانہ چاہیے
(بیدم وارثی)

یوں تو لاکھوں مہ جبیں ہیں آپ سا کوئی نہیں
ایک محبوب خدا ہے دوسرا کوئی نہیں
جرم جتنا ہی نہ کیوں ہو بخش دیتا ہے خدا
وہ جسے کہہ دیں کہ جا تیری خطا کوئی نہیں

(ظہوری)

مدح خوانوں کو مدعو کرنے کے اشعار

جب گرے کوئی نہ آیا تھامنے   آبرو رکھ لی نبی کے نام نے
کر رہا ہوں ذکر میں سرکار کا   گنبد خضرا ہے میرے سامنے
(ظہوری)

نعت پڑھنا صاحبِ قرآن کی   پیروی ہے حضرتِ حسان کی
وصف ہے نعتِ پیمبر آپ کا   کتنا روشن، ہے مقدر آپ کا

☆☆☆☆☆

ترجمانِ اہلِ سنت آپ ہیں   وارثِ راہِ طریقت آپ ہیں
آپ ہیں سچے ثنا خوانِ رسول   آپ کو حاصل ہے عرفانِ رسول

☆☆☆☆☆

یہ اگر بزم میں لب کھولتا ہے   اس کی قسمت کا لکھا بولتا ہے
واصف حضرتِ والا بن کر   کان میں حرف کا رَس گھولتا ہے

☆☆☆☆☆

جو درِ شاہِ دیں سے ملتا ہے   وہ سکوں کب کہیں سے ملتا ہے
ہم گدائے درِ محمد ہیں   ہم کو سب کچھ یہیں سے ملتا ہے
(محشر بدایونی)

تبلیغ دیں کے واسطے گھر گھر بصد نیاز   ذکرِ نبی کی بزم سجانے کا وقت ہے
محفل سجی ہوئی ہے سلام و درود کی   یہ وقت نعتِ پاک سنانے کا وقت ہے
(پروفیسر اقبال عظیم)

بارہ ربیع الاول کے دن کیسا سماں تھا جگ مگ جگ مگ
پیدا ہوئے سرکارِ دو عالم سارا جہاں تھا جگ مگ جگ مگ
خُلدِ بریں سے حوریں آئیں آمنہ بی بی کے آنگن میں
نورانی تھا گوشہ گوشہ سارا مکاں تھا جگ مگ جگ مگ
(مہر وجدانی)

آج میلادُالنبی ہے مسکراتے جایئے
پرچم شانِ نبی ہر سو اڑاتے جایئے
آج میلادُالنبی ہے آج تو دل کھول کر
یا رسولَ اللہ کے نعرے لگاتے جایئے
آج فیضانِ نبی کے لُوٹنے کا وقت ہے
آج میلادُالنبی کے گیت گاتے جایئے
(طاہر سلطانی)

جشنِ میلادُالنبی ہے اُن سے الفت کی دلیل
ہر مسلماں کی ہے چاہت جشنِ میلادُالنبی
جشن میلادُالنبی ہے راحتِ قلب ونظر
ہے محبت کی علامت جشن میلادُالنبی

(طاہر سلطانی)

ہے مکاں سے لامکاں تک رنگ کا شانِ رسول
جس طرف بھی جایئے ملتا ہے فیضانِ رسول
جنت الفردوس میں اِک دن نہیں جاؤں گا میں
مجھ کو کافی ہے غلامیِ غلامانِ رسول

(لطیف اثر)

آئے نہ کیوں سلام مہ وآفتاب کا
میں ذکر کر رہا ہوں رسالت مآب کا
اللہ کی نظر کا جو حسنِ نظر ہے برگ
تم کیا جواب لاؤ گے اس لاجواب کا

(برگ یوسفی)

سنو منو! رَب سے کرو ہر دم سوالِ مصطفا
دیکھ لو گے خواب میں اِک دن جمالِ مصطفا
دیر میں، کعبے میں، گلشن میں، گلوں میں چاند میں
جلوہ گر ہر شے میں ہے حسن وجمالِ مصطفا
عشق سچا ہو تو پھر اہلِ نظر کے واسطے
آج بھی دنیا میں روشن ہے جمالِ مصطفا

(سعید نقشبندی)

یہ کیفیت بھی بارہا مجھ پر گزر گئی
تھا جلوہ حضور جہاں تک نظر گئی
آنکھوں نے خود میں سارا مدینہ سمولیا
چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی
پائے رسول پر ہے مرا سر جھکا ہوا
ایسے میں اے اجل تو کہاں جاکے مرگئی
دیکھا ہے جب سے میں نے دیارِ نبی شباب
جنت مری نگاہ سے، دل سے اُتر گئی

(شباب کیرانوی)

جلوؤں کی کائنات ثنائے رسول ہے
روشن گر حیات ثنائے رسول ہے
یہ بات کہہ رہا ہوں بڑے اعتماد سے
سرمایۂ نجات ثنائے رسول ہے

(منیر قصوری)

اُجالے ذہن میں ہیں روشنی ضمیر میں ہے
کہ خاکِ کوئے مدینہ مرے خمیر میں ہے
مدینے پہنچوں گا یارو ضرور پہنچوں گا
کہ یہ سفر تو مرے ہاتھ کی لکیر میں ہے

(سرشار صدیقی)

ان کے اندازِ کرم کے کیا کہوں کتنے ہیں نام
موجِ دریا، ابرِ باراں، اور بحرِ بیکراں
دوستو! جب بھی دُعا مانگو تو یہ مانگو ضرور
اُن کی نسبت، اُن کا غم، اُن کی رضا، اُن کی اماں

(ادیب رائے پوری)

عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے منور ثناخواں

سیّد حسن علی عابدی

سنتے ہیں ان سے نعت تو پاتے ہیں ہم سُرور
سیّد حسن علی کا یہ انداز دیکھئے
مدحِ رسول لے کر مدینے گئی ندیم
سیّد حسن علی کا یہ اعزاز دیکھئے

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

مفتیِ زمن۔فخرِ اہلسنت۔سراپا رشد وہدایت

حضرت مفتی جمال الدین بغدادی القادری

روشن از شمعِ رسالت' حضرتِ مفتی جمال
زیرِ ظلِ قادریت' حضرتِ مفتی جمال
رہبرِ اہلِ طریقت' شارحِ رَمزِ حدیث
بحرِ علم و گنجِ حکمت' حضرتِ مفتی جمال
اہلِ ایماں کے دلوں میں اِن کی چاہت ہے ندیم
کرتے ہیں آقا کی مدحت' حضرتِ مفتی جمال

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

لو آئی ہے شب برات

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

رب کے بندو! سر کو جھکاؤ'لو آئی ہے شب برات
آج اپنی تقدیر جگاؤ'لو آئی ہے شبِ برات
اٹھو اٹھو مسجد کو جاؤ'لو آئی ہے شب برات
دوزخ سے چھٹکارا پاؤ'لو آئی ہے شبِ برات
آج ہوا ہے خالق ومولا 'پہلے فلک پر جلوہ فرما
سب اپنے دامن پھیلاؤ'لو آئی ہے شبِ برات
گر ہیں خفا ماں باپ تمہارے'رب بھی نہ ہوگا راضی پیارے
پاؤں پکڑ کر انہیں مناؤ لو آئی ہے شبِ برات
کرلو توبہ نادم ہوکر'سب پہ کھلا ہے توبہ کا در
گھر اپنا جنت میں بناؤ' لو آئی ہے شبِ برات
اچھی ہے یہ شب بیداری'رب کے حضور آنسو ہوں جاری
پھر جو چاہو رب سے پاؤ' لو آئی ہے شبِ برات
خالقِ کل نے ہم کو عطا کی'رات یہ ایسی برکت والی
نعت اُس کے محبوب کی گاؤ' لو آئی ہے شبِ برات
ذکرِ نبی دنیا کی دولت' ذکرِ نبی عقبیٰ کی راحت
ذکر کرو اور خوش ہوجاؤ'لو آئی ہے شبِ برات
آج کی شب ہے دُرودوں والی'پیش کرو آقا کو سلامی
پڑھو دُرود اور رب کو مناؤ' لو آئی ہے شبِ برات

یارب اپنے نبی کی بدولت، دے ہم کو جنت کی بشارت
یہی کہو اور کہتے جاؤ، لو آئی ہے شب برات
حاضریِ طیبہ کی تمنا، کب ہوگی پوری اے آقا
اپنے ندیم کو اب تو بلاؤ، لو آئی ہے شب برات

☆☆☆☆☆

باکمال، خوش الحان، ثناخوانِ رسول ﷺ الحاج **خورشید احمد** رحمۃ اللہ علیہ

ہوگئے خورشید احمد مر کے مہمانِ رسول
دوست بھی اچھے تھے اور اچھے ثنا خوانِ رسول
خوش ادا و خوش بیان و خوش نوا و خوش نصیب
تھے وہ بے شک اک گلِ تر از گلستانِ رسول
جب خبر آئی کہ وہ اللہ کو پیارا ہوا
غرقِ بحرِ غم ہوئے سارے محبانِ رسول
وہ یقیناً آخرت میں سرخرو ہوں گے ندیم
یعنی مداحوں کے حق میں ہے یہ فرمانِ رسول

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

فخرِ شعرائے حیدرآباد، استادِ شعر و سخن،
رہنما بزم فروغ ادب حضرت **سیّد ضامن علی حسنی**

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

جگمگاتا رہا جس سے سدا ایوانِ ادب — روشنی کا وہی مینار تھے ضامن حسنی
تھا ترقی کی طرف قافلۂ شعر ندیم — با ادب قافلہ سالار تھے ضامن حسنی

غزل

شوق وجنوں نے کیسی صدا دی — پھولوں میں بھی آگ لگا دی
میرے لہجے کی خوش بو نے — دشتِ غزل میں دھوم مچا دی
قریہ قریہ عشق نے میرے — پیار کی روشن جوت جگا دی
گلشن کے مرجھائے گلوں کو — دامنِ دل سے میں نے ہوا دی
برقِ تبسم سے روشن ہے — تیرہ شبی میں دل کی وادی
پھر دل میں میرے جنوں نے — چاہت کی اِک بیل لگا دی
پھر دل میں طوفان اٹھا ہے — کوہِ ندا سے کس نے صدا دی
گرمیِ آہِ ندیم تو دیکھو — پانی میں بھی آگ لگا دی

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

غزل

ترے بغیر سکون وقرار مشکل ہے
سمجھ میں آج یہ آیا کہ پیار مشکل ہے
وفا کے بدلے جفا سے نوازتا ہے تو
کروں میں اب بھی ترا اعتبار، مشکل ہے
کیا ہے تیرے تغافل نے مجھ کو دیوانہ
سکون پائے دلِ بے قرار مشکل ہے
تیرے خیال میں کھویا ہوں رات دن جاناں
تری وہ قید ہے جس سے فرار مشکل ہے

زمانہ اپنے مصائب میں مبتلا ہے ندیمؔ
بنے ہمارا کوئی غم گسار مشکل ہے

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

غزل

لبوں پہ شکوہ سجا نہیں ہے کوئی شکایت بھی کی نہیں ہے
تمہارے لطف وکرم کی بارش اگر چہ اب تک تھمی نہیں ہے

اسے خبر کیا ہو زندگی کی وہ جانے کیا لطفِ کیف ومستی
کبھی تمہاری نظر سے جس نے شراب الفت کی پی نہیں ہے

نگاہِ عالم میں چاہے کچھ ہو مری نگاہوں میں درحقیقت
نہیں ہے وعدے کا پاس جس کو وہ آدمی آدمی نہیں ہے

ہیں وہ مسافر عجیب کتنے مسافتِ زندگی میں جن کو
الم کا کوئی الم نہیں ہے خوشی کی کوئی خوشی نہیں ہے

میں چڑھتے سورج کو پوجنے کا خیال بھی دل میں کیسے لاؤں
مجھے پرستش کی جب اجازت ضمیر نے میرے دی نہیں ہے

جفا کی جس میں شکایتیں ہیں ستم کی جس میں حکایتیں ہیں
وہ بات دل کی ندیمؔ میں نے کبھی کسی سے کہی نہیں ہے

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

سرمایۂ اہلسنت، پروانۂ شمع رسالت، امیر لشکر شاہ خوانانِ رسول ﷺ چیرمین درگاہ عالیہ
سخی سیدنا عبدالوہاب شاہ جیلانی ٹرسٹ حیدرآباد
حضرت الحاج **گلشن الٰہی** قادری فریدی جیلانی

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

مل گئی قسمت سے جس کو قربتِ گلشن الٰہی
مہرباں اس پر ہوئے ہیں حضرتِ گلشن الٰہی

یہ ہیں دیوانے سخی کے، ان کا دیوانہ زمانہ
ہے سدا ان واسطوں سے شہرتِ گلشن الٰہی

حاضر خدمت ہوا ہے یہ ندیمؔ بے نوا بھی
اس کو بھی حاصل ہے بے شک نسبتِ گلشن الٰہی

☆☆☆☆

یہی اک بات کہتا ہے زمانہ
زمانے بھر میں جاتے ہیں جہاں بھی
دعا کرتے ہیں جب گلشن الٰہی
دعا سنتا ہے ربِ دو جہاں بھی

☆☆☆☆

نور چشمِ شاہِ جیلاں یا سخی عبدالوہاب
اک نظر سوئے غریباں یا سخی عبدالوہاب
حضرت گلشن الٰہی بھی ہیں کتنے خوش نصیب
ہیں تمہارے در کے درباں یا سخی عبدالوہاب

ہو ندیمؔ کمتریں پر بھی نگاہ التفات
ہے نبی کا یہ ثنا خواں یا سخی عبدالوہاب

مشفق ومہربان۔مداحِ ذکرِ خیرالانام ﷺ محبِ محبوب الٰہ حضرت الحاج

سیّد قمرالزّماں شاہ

غلام مصطفیٰ قمرالزّماں شاہ
ہمارے دل ربا قمرالزّماں شاہ
زمانے کے جو ٹھکرائے ہوئے ہیں
ہیں اُن کا آسرا قمرالزّماں شاہ
جو ظاہر ہے وہی باطن ہے ان کا
ہیں مردِ باصفا قمرالزّماں شاہ
دلِ آرا ہے ندیمؔ ان کی محبت
ہیں ایسے خوش ادا قمرالزّماں شاہ

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

مصنف ''آدابِ نظامت'' **خان اختر ندیم** نقشبندی کی ناظمانہ، نقیبانہ اور نعتیہ
خدمات کے اعتراف میں بلند پایہ شعراء کا نذرانہ عقیدت ومحبت اور منقبت لعل شہباز قلندر

شاخِ سرسبز کی طرح ہلنا باغ کے پھول کی طرح کھلنا
بھول جاؤ گے اپنے آپ کو تم خان اختر ندیمؔ سے ملنا
(خلشؔ مظفر)

مہکی مہکی عطر بداماں بادِ نسیم بھی ہیں
مہرِ عشق پہ بولنے والے عقلِ سلیم بھی ہیں
بزمِ نعت نبی سے لے کر بزمِ خطابت تک
خان بھی ہیں یہ اختر بھی ہیں اور ندیمؔ بھی ہیں
(خلشؔ مظفر)

نام اِن کا بہ فضلِ ربِ کریم ہر جگہ پر ہی محترم ہوگا
خان اختر ندیمؔ پر ہر دم شاہ لولاک کا کرم ہوگا
(خلشؔ مظفر)

حرفِ حق کے کلیم ہیں بے شک صدقِ دل میں مقیم ہیں بے شک
عالم و فاضل و خطیب و ادیب خان اختر ندیمؔ ہیں بے شک
(خلشؔ مظفر)

یہ نعت گوئی کا ہے سلسلہ بہت ہی قدیم
شریکِ جرم ہے اس میں تو خود بھی رب کریم
سجائے حضرت حسّان نے گلِ الفت
کتاب ''ساقیِ کوثر'' ہے ان گلوں کی ندیمؔ
(علامہ نیّرؔ عباس جعفری)

خدا محفوظ رکھے خان اختر حقیقت ہے جو میں بتلا رہا ہوں
پڑھی ''میلادِ حساں'' میں نے نیّرؔ سرورِ عشق و مستی پارہا ہوں
(علامہ نیّرؔ عباس جعفری)

نعتیں ایسی لکھیں حضرت آپ نے واقعی کردی کرامت آپ نے
''ساقیِ کوثر'' ہے لاثانی کتاب ہم کو بخشی ہے یہ دولت آپ نے

آپ پر آقا کرم کردیں ندیمؔ! | ان سے کی سچی محبت آپ نے
کہہ رہا ہے زبیرؔ صاف گو | کی ادا حساں کی سنّت آپ نے

(زبیر احمد مجددی)

گل کی مہکار ہیں خان اختر ندیم | بلکہ گل زار ہیں خان اختر ندیمؔ
بارہا ہم نے پرکھا ہے شاہدؔ انہیں | پیار ہی پیار ہیں خان اختر ندیم

(الیاس شاہدؔ)

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی

بندۂ خاصِ خدا ہیں، حضرتِ احمد میاں
نعت گوئے مصطفےٰ ہیں، حضرتِ احمد میاں
قادری بھی اور رضوی بھی ہیں برکاتی بھی ہیں
اے ندیمؔ اس سے سوا ہیں، حضرتِ احمد میاں

سیکریٹری جنرل انجمن شیدائیان رسول جناب محبوب عالم شیروانی

انجمن شیدائیاں کے آپ ہیں سیکریٹری
کرتے ہیں یہ بارہ روزہ محفلوں کا اہتمام
یہ دعا محبوب عالم کے لیے کیجیے ندیمؔ
ذکر محبوبِ دو عالم کا کریں دنیا میں عام

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

خلف مولانا عبدالشکور محبت شاہ نعت آرگنائزر محمد حسین چشتی نظامی

محبت کے ساغر سے سرشار تم ہو محمد حسین
خوشا! عاشقِ شاہِ ابرار تم ہو محمد حسین
تمہاری محبت کا ہے معترف یہ تمہارا ندیمؔ
یقیناً بڑے ہی ملنسار تم ہو محمد حسین

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

مُسکرا کر دیکھنا

اپنے چاروں سمت دنیا کو منور دیکھنا
اے ندیمؔ خوش کلام اپنا مقدر دیکھنا
خوش بوؤں کے شہر میں تم کو میسر آگیا
نور، خوش بو اور ہوا کا اک سمندر دیکھنا
اک مسلسل روشنی چہرے پہ پھیلے گی ندیمؔ
آئینے میں تم کبھی چہرہ سجا کر دیکھنا
زندگی بھر کا تمہارا یہ اثاثہ ہے ندیمؔ
سبز گنبد کو مسلسل مسکرا کر دیکھنا

(الیاس شاہدؔ)

اتنا کافی ہے زندگی کے لئے
رکھ لیں آقا جو نوکری کے لئے
حسن جنت بھی لا جواب مگر
میں تو تڑپا تری گلی کے لئے

سیرتِ مصطفیٰ تو اے عابدؔ
سچی راحت ہے زندگی کے لئے

(عابد شیرازی عطاری)

2۔اپریل 1998ء بروز جمعرات بہ موقع **تاج پوشی** پر عطا کئے گئے قطعات

نظامت میں ثنائے مصطفائی ہے دریائے کرم اُن کی عطا کا
ندیمؔ ِنیک خو کی تاج پوشی ہے صدقہ سیف محبوبِ خدا کا
آقا کا کرم ہے مرے آقا کی عطا ہے دامانِ طلب گوہرِ مقصد سے بھرا ہے
ہے سیف یہ پہچان غلامیِ نبی کی یہ تاج یہ اعزاز اُسی در سے ملا ہے

(سیف محمد شیخ چشتی)

تم ثنا خوانِ نبی ہو کر ہوئے عالی مقام
اب تمہارا حق ہے جنت میں مکاں، کوثر کا جام
ہے دُعا رب سے نبی تم کو بلائیں اے ندیمؔ
آرزوؔ کی آرزو یہ ہے کہ ہو تم کو دوام

(حکیم قمر آرزوؔ)

معروف و ممتاز نقیب محافل نعت ﷺ

جناب **محمد سلیم میمن** اور پیارے **محمد رفیق شیخ**

سلیم میمن کا ہے نظامت کے فن میں بے شک مقام افضل
رفیق شیخ اپنے دل میں رکھتے نبی کا ہیں احترام افضل
رفیق شیخ آپ کی یہ خوبی ندیمؔ کے دل میں بس گئی ہے
لبوں پہ اپنے سجائے رکھتے ہو ذکر خیرالانام افضل

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

محبانِ ذکرِ حبیب الرحمان ﷺ، راقم پر بے حد مہربان

جناب **محمد سعید ٹیسٹی** کچن اور جناب **عبدالوحید غوری** اخبار کامیاب

کیا اچھی زندگی ہے سعید و وحید کی
عشقِ نبی نے بخشی ہے دونوں کو آب و تاب
میں ان کو دیکھ دیکھ کے ہوتا ہوں خوش
دنیائے نعت میں یہ رہیں مثلِ آفتاب

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

☆☆☆☆☆

اُستاد کے لئے نذرِ عقیدت

مرے استاد کی مجھ پر نہایت مہربانی ہے
ملی اِن کی بدولت ہی مجھے ہر کامرانی ہے
ملے ہیں مجھ کو خان اختر ندیمؔ استاد کیا اچھے
کہ میری ذات ان کے فن کی اِک ادنیٰ نشانی ہے
مجھے استاد بخشا ایسا سرکارِ دو عالم نے
لبوں پر جس کے ہر لمحہ نبی کی مدح خوانی ہے
نظامت پر مرے استاد کی سب داد دیتے ہیں
ہمارے واسطے یہ داد وجہِ شادمانی ہے
میں اپنے چھوٹے منہ سے یہ بڑی بات آج کہتا ہوں
مرے استادِ والا کا جہاں میں کون ثانی ہے

میں ان کی شان کے لائق کہاں کچھ نذر کر پایا
یہ دل ان پر فدا ہے' ان پہ قرباں زندگانی ہے
یہ ان کا ہی کرم ہے' ان کی ہی تعلیم کا ثمرہ
مرے اشعار میں دیکھو صمؔد کیسی روانی ہے

(عبدالصمدؔ قادری)

آمدِ مصطفیٰ ﷺ

آمدِ مصطفیٰ پر یہ دنیا کیسی کیسی خوشی پا رہی ہے
سارے عالم میں ہے دھوم ان کی' ہر طرف روشنی چھا رہی ہے
حضرت آمنہ کو مبارک' رب کا پیارا ملا ہے انہیں کو
اب کھلے گی حلیمہ کی قسمت' یہ بھی خوش ہو کے اِترا رہی ہے
کیوں نہ ہو سب گھروں میں چراغاں' آمدِ مصطفیٰ ہے نمایاں
رحمتِ حق تعالیٰ جہاں میں' اپنے جلوے جو دکھلا رہی ہے
اب اندھیرے سے کیوں واسطہ ہو' ہر طرف جب نبی کی ضیا ہو
روشنی بھی تو خود جگمگا کر' گیت میلاد کے گا رہی ہے
مانگ لو! مانگنا ہو جو تم کو' جو بھی لینا ہے مولا سے لے لو
آج موقع ہے اے تاجدارو' عرش سے یہ صدا آ رہی ہے
سب کے مرجھائے دل کھل گئے ہیں' دامنِ چاک سب سِل گئے ہیں
ایسی اُبھری ہے صبحِ مسرت' شامِ غم ڈوبتی جا رہی ہے
مصطفیٰ آگئے ہیں زمیں پر' بن کے ہم پُر خطاؤں کے رہ بر
ربِّ رحمان کی شانِ رحمت' پیارا منظر یہ دکھلا رہی ہے

چاند نے شق کیا ہے کلیجہ' ڈوبا سورج بھی پھر لوٹ آیا
کیا ہے ان اشاروں کی عظمت' از زمیں تا فلک چھا رہی ہے
یہ معین و فرید و رضا بھی جامیؔ و سعدی آلِ عبا بھی
سب کی نعتوں سے حُبِ نبی کی' بوئے خوش دل کو مہکا رہی ہے
عرش پر بھی تو دھومیں مچی ہیں آسماں پر بھی خوشیاں رچی ہیں
جشنِ معراج کی بھی بشارت جشنِ میلاد سے آ رہی ہے
از ابراہیم تا ابن مریم' سب نے دی ہے گواہی یہ پیہم
آمدِ مصطفیٰ ہے مسلّم' یہ خوشی کی گھڑی آ رہی ہے
کیا کروں کیسے پہنچوں مدینے' کاش بن جائیں ایسے قرینے
یادِ شہرِ محمد کی ہر دم' قلب کو میرے تڑپا رہی ہے
اے ندیمؔ ان کی مدحت کئے جا' خوش نصیبی کے موتی لئے جا
تجھ پہ ان کی نگاہِ کرم ہے' جیسی تجھ پر ہمیشہ رہی ہے

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

حیدرآباد کے ممتاز ومعروف ثناخوانانِ رسول ﷺ

حضرت صوفی محمد جمیل خان صاحب نقشبندی۔ نفیس احمد قادری۔ آغا گوہر علی (صدارتی ایوارڈ یافتہ)۔ آغا ذوالفقار علی (کل پاکستان ایوارڈ)۔ سائیں منظور حسین کھوکھر۔ نذیر احمد فریدی (گولڈ میڈلسٹ)۔ عبدالصمد قادری نعت گو۔ محمد جاوید خان فریدی نعت گو۔ استاد عبد القادر ملک۔ آغا اطہر علی (کل پاکستان ایوارڈ)۔ محمد ندیم اقبال (کل پاکستان ایوارڈ)۔ محمد فاروق رحمانی۔ محمد اعظم راجپوت۔ نعمان تنویر (کل پاکستان ایوارڈ)۔ حنیف شیخ شیرازی۔ سید حسن علی عابدی (ایوارڈیڈ)۔ استاد غلام حسین۔ محمد افسر شیخ۔ محمد اختر شیخ۔ تاج محمد شیخ۔ محمد ایاز فاروقی۔ نعیم وارثی۔ فہیم انجم (کل پاکستان ایوارڈ)۔ عبد الرشید ربانی۔ آصف اقبال۔ وکیل حسین نظامی۔ آصف جلیل۔ محمد وقار چشتی۔ حافظ نجم الدین۔ عبدالرؤف میمن۔ عبدالرؤف شیخ۔ محمد انور سلیم۔ سید فہد علی۔ نعیم اختر قریشی۔ شاہد علی روشن۔ سید ذی شان علی۔ عبداللطیف ہاشمی۔ اویس متین۔ نفیس عالم فریدی۔ محمد مستقیم۔ محمد حسنین سعید۔ محمد عمران لودھی۔ محمد عمران میمن سہروردی۔ محمد عامر سہروردی۔ استاد ثناء اللہ سہروردی۔ اشفاق الدین قریشی۔ راشد شیخ۔ عطاء الرحمٰن فریدی قاسمی۔ ارشد سہروردی۔ محمد شاہد نقشبندی۔ محمد جہانگیر نقشبندی۔ محمد شاہد مقبول۔ غلام مصطفیٰ قادری۔ معین قادری۔ نعیم نظام۔ ضیاء الرحمٰن شاہ۔ قاری عمیر۔ استاد محمد اقبال انجم۔ محمد صدیق مدار والا۔ محمد الیاس غوری۔ الحاج محمد اسماعیل رانا۔ محمد عامر شیخ۔ سیّد سلمان قادری۔ مولانا محمد اقبال وارثی۔ محمد زوہیب اشرفی۔ مولانا سیّد مقبول محمد نوری۔ مرزا فرخ بیگ۔ سیّد ندیم حسین۔ سیّد صابر حسین۔

ممتاز وشعلہ بیاں خطیبانِ ملّت۔

علامہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی۔ علامہ مفتی احمد میاں برکاتی۔ علامہ صوفی رضا محمد عباسی۔ علامہ غلام احمد بیگ قاسمی۔ مفتی جمال الدین بغدادی القادری۔ علامہ قاری محمد سلیمان اعوان۔ علامہ مولانا محمد بن یامین۔ مفتی عبد الرشید نوری۔ علامہ مولانا مقبول احمد اختر القادری۔ علامہ مولانا دلدار حسین نقشبندی۔ علامہ قاری محمد شریف نقشبندی۔ علامہ سیّد عظمت علی شاہ۔ علامہ مقبول احمد نقشبندی۔ علامہ سیّد عمران علی شاہ۔ مولانا نعیم قادری عطاری۔

حیدرآباد کے نمائندہ نقیبانِ محفل:

عزت مآب جناب سیف محمد شیخ۔ جناب ظفر قریشی۔ جناب محمد سلیم میمن۔ جناب قبلہ امید علی بہلم۔ محمد رفیق شیخ۔ محمد شریف الدین نیّر۔ شفیق الدین عباسی۔ محمد احمد شیخ قادری۔ محمد افسر شیخ چشتی۔ عابد حسین عطاری۔ ڈاکٹر محمد یوسف چوہان۔ محمد یوسف رضا جونیجو۔ ظہیر احمد اجمیری برادر عبد اللطیف اجمیری۔ محمد جاوید فریدی۔ محمد اشرف میمن۔ نصر الدین انجم۔ محمد علی نواب شاہ والے۔ حاجی عبدالمناف قادری۔ ڈاکٹر احمد عباسی ریڈیو۔ محمد جمیل الرحمان ریڈیو۔ رئیس راجپوت۔ محمد انیس طاہر۔ محمد مشہید قادری اور سب کا خادم خان اختر ندیم نقشبندی۔

شجرہ

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

حق نے بخشی ہے زباں حمد و ثنا کے واسطے
لب کھلے ہیں مدحت شاہ ہُدا کے واسطے
یا الٰہی رحم فرما مصطفا کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے
یا الٰہی مجھ کو سچائی کی دولت کر نصیب
حضرت بوبکر با صدق وصفا کے واسطے
یا الٰہی مجھ کو رکھ انصاف پر قائم سدا
حضرت ِفاروقِ با عدل وعطا کے واسطے
یا الٰہی مجھ کو ہر بے غیرتی سے دور رکھ
حضرت عثمان شاہِ با حیا کے واسطے
یا الٰہی مجھ کو عصیاں نے ستایا ہے بہت
رحم فرمادے علیِ مرتضا کے واسطے
یا الٰہی مجھ کو آفات ومصائب سے بچا
کر بلائیں رَد شہید کر بلا کے واسطے
یا خدا گلشن الٰہی کو غموں سے دور رکھ
غوث اعظم تاج دارِ اولیاء کے واسطے
ہو سدا پُرسوز قلب حضرت صوفی سلیم
قاسمیہ سلسلے کے اولیاء کے واسطے
یا الٰہی مجھ کو رکھنا قادری تازندگی
قدر ِعبد القادر قدرت نما کے واسطے

یا الٰہی مجھ کو ولیوں کی عقیدت کر عطا
خواجہِ سنجر عطائے مصطفا کے واسطے
حضرت خواجہ بہاء الدین شاہِ نقش بند
فیض رکھنا اُن کا ہر دم مجھ گدا کے واسطے
میں وہ سائل ہوں کہ جس کو مانگنا آتا نہیں
ہو نظر اس پر سخیِ با صفا کے واسطے
قبر سے اُٹھوں جماعت میں علی کی اے خدا
حضرتِ شاہِ جماعت مقتدا کے واسطے
ہو ندیم بے نوا پر حضرتِ پیکر کا لطف
اِس کے والد اور اس کے رہ نما کے واسطے

دربارِ مصطفٰےﷺ سے

جو کچھ کسی نے مانگا دربار مصطفٰے سے
پایا ضرور پایا' دربار مصطفٰے سے
مجھ کو ملا یہ مژدہ' دربار مصطفٰے سے
آیا مرا بلاوا' دربار مصطفٰے سے
کیا اور اس سے بڑھ کر ہوگا سفر کہیں کا
ہو کر ہے مجھ کو آنا' دربار مصطفٰے سے
آیا ہوں میں مدینے' پر نور ہیں فضائیں
چمکا مرا نصیبا' دربار مصطفٰے سے
بہتے ہیں میرے آنسو' کہتے ہیں حال دل کا
باندھا ہے دل کا رشتہ' دربار مصطفٰے سے

بیت الحرم میں گویا' دل کھو گیا ہے میرا
وابستہ ہے تمنا' دربار مصطفےٰ سے

روضے پہ جب پڑھا ہے میں نے درود پیہم
آیا جواب گویا' دربار مصطفےٰ سے

اب کیوں ہو حشر کا غم' اب کیسا خوفِ عصیاں
بخشش کا ہے اشارہ' دربار مصطفےٰ سے

مولا علی وزہرا ' حسنین تیرے آقا
لے لو ندیم! صدقہ ' دربار مصطفےٰ سے

محقق۔ادیب۔کمپئر۔نعتیہ اسکالر۔مصنف نعتیہ رسائل۔مدیر حمد و نعت کراچی جناب

شہزاد احمد

فروغِ نعت میں یوں تو بہت سے نام ہیں لیکن
نہایت ہی اہم خدمات ہیں شہزاد احمد کی
جہاں نعت کا ہر فرد یہ اقرار کرتا ہے
مبارک کوششیں دن رات ہیں شہزاد احمد کی

میدان نعت کے ہیں یہ شہزاد شہ سوار
ہیں نعت کے رُموز سبھی ان پہ آشکار
سمجھا ندیم نے انھیں نعتوں کا اک چمن
کھلتے ہیں جس میں پھول عقیدت کے بے شمار

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

بلبلِ چمنستانِ رسالت ﷺ' طوطیِ پاکستان جناب

الحاج محمد یوسف میمن

خطۂ پاک کے حسّان ہیں یوسف میمن
واہ کیا خوب ثناء خوان ہیں یوسف میمن
مدحتِ شاہِ مدینہ میں گزاری ہے حیات
ہم ثنا خوانوں کی پہچان ہیں یوسف میمن

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

مسکراتے چہرے کے خوش طبع ثناخواں جناب **عبدالرؤف میمن**

مدحِ سرکارِ دیں کا یہ فیضان ہے — جو پڑھی نعت سب کو پسند آگئی
نعت نے تم کو بخشا یہ رتبہ رؤف — لب پہ نعت آئی' رب کو پسند آگئی

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

شاعر ادیب نقیبِ محافلِ نعت جناب **شوکت مصطفائی** (نواب شاہ)

نقیبِ نعت شوکت مصطفائی! — سدا مدحِ نبی میں گم رہے ہو
جہاں ہوتا ہے ذکرِ شاہِ بطحا — ہمیشہ بزم کی جاں تم رہے ہو

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

معروف ثناخوان مصطفےٰ جناب **عطاء الرّحمان قاسمی**

تم معزز ہو عطاء الرّحمان — تم کو اللہ نے عزت بخشی
کرتے ہو مدحتِ آقائے عظیم — تم کو اس شغل نے عظمت بخشی

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

مؤدب۔ خوش طبع ثناخواں جناب **راشد شیخ**

محفلِ ذکرِ نبی میں حاضری ہوتی رہے
یہ ہے بزمِ مصطفا میں نعت خوانی کا صِلہ
صدقۂ شبیر و شبرؑ فاطمہ زہراؑ علی
پیارے آقا سے ہمارے شیخ راشد کو ملا

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

معروف نعت آرگنائزر صاحبزادہ **صوفی خلیل الرحمان** قادری قاتلی رحمانی

یہ دل وجاں آپ پہ قرباں ہیں صوفی خلیل
میرے دل میں آپ ہی مہماں ہیں صوفی خلیل
انعقادِ ذکرِ آقا سے ہے الفت آپ کو
آپ پر آقا کے یہ احساں ہیں صوفی خلیل

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

ثناخوانِ مصطفےٰ ﷺ وفوٹوگرافر دینی محافل **انور سلیم**

ذاکر خیرالانام انور سلیم   نیک خو نیک نام انور سلیم
گلشنِ ذکرِ نبی کا پھول ہے   اور ہے گلشن کا غلام انور سلیم

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

بلند پایا نعت گو۔ خالقِ نعتیہ مجموعہ کلام ورفعنا لک ذکرک جناب

سیّد ذوالفقار حسین شاہ نقوی کراچی

نعت گوئی ہے بلاشبہ عبادت، نقوی   تم کو اللہ نے بخشی یہ سعادت، نقوی
"ورفعنا لک ذِکرک" کا کلامِ مسعود   ہے تمہارے لیے اللہ کی رحمت نقوی

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

صاحبزادہ حضرت خواجہ پیر محمد زرولی جناب **خواجہ حبیب نقشبندی**

خواجہ کریم ان کو گلے سے لگائیں گے
درگاہِ زر ولی پہ جو سر کو جھکائیں گے
محفل میں آئیں گے مزے، آئیں گے جب حبیب
پھر خواجہ زر ولی وہاں تشریف لائیں گے

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

استاد ثناخوانِ رسول جناب صوفی **محمد جمیل خان** صاحب

نعت کی دنیا میں یوں مقبول ہیں صوفی جمیل
جیسے اس گل زار کا اک پھول ہیں صوفی جمیل

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

معروف ثناخوان رسول جناب **عبدالقادر ملک** اور **اویس متین**

عبد القادر کا ہے مقام بلند   رکھے اللہ اِن کا نام بلند

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

سینئر استاد نقیب محافل نعت جناب **سیف محمد شیخ** اجمیری

استاد کا میں کرتا ہوں حد درجہ اِحترام
ہیں شیخ اور سیف محمد ہے اِن کا نام
عاشق بھی، کمپیئر بھی ہیں اور نعت خواں بھی ہیں
بزمِ رسولِ پاک سجانا ہے ان کا کام

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

معروف نعت آرگنائزر سیکریٹری جنرل انجمن فیضان سایہ پنجتن جناب

اکرم قریشی اختر القادری

اپنے اکرم قریشی ہیں وہ خوش نصیب
اِن کے دنیا و دیں یوں سنور جائیں گے
ذکر کرتے ہوئے اپنے محبوب کا
جانبِ شہرِ خیر البشر جائیں گے

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

ثناخوانِ رسول جناب **نفیس عالم فریدی**

جو بھی مانگا ہے وہ پایا ہے نفیسِ زار نے
یہ گدا ہے آپ کا اُس کا مقدر آپ ہیں
یہ نفیسِ کم تریں جائے کہاں دَر چھوڑ کر
آپ ہی اس کو نبھائیں بندہ پرور آپ ہیں

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

پیرِ طریقت حضرت **صوفی غوث محمد** نظامی کمبل پوش

اپنے بیمار کو کمبل کی ہوا دیتے ہیں
پیار کی بابا شکور ایسی دوا دیتے ہیں
جانشیں غوث محمد ہیں مرے بابا کے
سب کو جو درس محبت کا پڑھا دیتے ہیں

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

پرنسپل کیپری ہمینیو ہائر سیکنڈری اسکول وکالج یونٹ 10 لطیف آباد جناب پروفیسر

سعید الدین قریشی

آپ نے اسکول کا معیار اونچا کردیا
سر سعید الدین ہیں اِک نعمتِ پروردگار
کر رہا ہے اعتراف اِن کی مساعی کا ندیم
واقعی ان کی مساعی آرہی ہیں رو بہ کار

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

مفسر و مترجم قرآن۔ استاد العلماء حضرت علامہ پیر
عبدالوحید جان سرہندی مجددی (ٹنڈو سائیں داد)

مسندِ بزمِ طریقت پر ہیں یہ
نقشبندی دید بھی ہے اِن کی دید
ہیں مجدد الفِ ثانی کے سفیر
جانِ سر ہندی بھی ہیں عبد الوحید
یہ زمیں کے چاند ہیں اختر ندیم
جو انہیں دیکھے گا اُس کی ہو گی عید

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

ثناخوانِ رسول ﷺ جناب **محمد حنیف شیرازی**

کیا کرے گا یہ بیانِ عظمت و شانِ رسول
جب کہ ربِّ دو جہاں ہے خود ثنا خوانِ رسول
آرزو پوری ہو یارب اس حنیفؔ خستہ کی
ہاتھ آجائے بروزِ حشر دامانِ رسول

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

شاعر و ثناخوانِ رسول ﷺ جناب **عابدؔ شیخ** عطاری شیرازی

ہوسدا بارش کرم کی عابدؔ عطار پر
یہ تو جان و دل سے آقا! آپ پر قربان ہے
یہ فقط عابد نہیں شاعر بھی ہے اِک بے مثال
آپ کی مدحت سرائی اِس کی بھی پہچان ہے

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

معروف ثناخواں جناب **نذیر احمد فریدی**

کیا خوب ہیں ثنا خواں پیارے نذیر احمد
محفل میں ہیں نمایاں پیارے نذیر احمد
ذکرِ نبی نے اِن کو وہ مرتبہ دیا ہے
ہیں سب کے دل کا ارماں پیارے نذیر احمد

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

معروف معالج جناب ڈاکٹر حافظ **محمد شعیب** (یثرب کلینک)

خوش خلق بھی ہو اور ملنسار بھی ہو تم
خلقت کو تم سے فیض ملا ڈاکٹر شعیب
تم پر ہمیشہ شاہِ مدینہ کا ہو کرم
یہ ہے ندیمؔ کی بھی دعا ڈاکٹر شعیب

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

مشفق و مہربان حضرت قبلہ ڈاکٹر **محمد علی صدیقی** نقشبندی طاہری

عاشقِ خیر البشر، سائیں محمد علی
دین سے ہیں با خبر، سائیں محمد علی
متقی و خوش ادا، خوش نظر و مہرباں
آپ ہیں عالی گہر، سائیں محمد علی

خادم سرکار دربار سخی سیدنا عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

جناب **نواب الدین قادری**

نواب دیں کو عطا ہوا ہے سخی کے در سے نبی کا صدقہ
شہیدِ کرب و بلا کا صدقہ اِنہیں سخی سے ملا ہوا ہے

نقیبِ محافلِ نعت جناب **شفیق الدین عباسی**

نعت خوانی کو جائے گا پیارا شفیق
اپنے آقا کا دربار گھوم آئے گا

کیا ہی اعلیٰ سعادت ملے گی اِسے
اُن کے روضے کی جالی کو چوم آئے گا

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

قائد سنی تحریک۔ بامروت وملنسار جناب **محمد خالد قادری**

سنی تحریک کے علم بردار
خالدِ قادری ہمارے ہیں
با مروّت ہیں اور شعلہ بیاں
ہم کو یہ جان و دل سے پیارے ہیں

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

محترم جناب **محمد سلیم شیخ** ایڈمنسٹریٹر اوقاف حیدرآباد

ہے عشق اِن کو حضرتِ خیر الانام سے
بیڑا اٹھایا نعت کے کارِ عظیم کا
آقائے دو جہاں کا کرم اِن پہ یہ ہوا
چرچا ہے قریہ قریہ جنابِ سلیمؔ کا

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

صدر انجمن اساتذہ پاکستان جناب **سیّد اکرم علی شاہ** صاحب

اکرمؔ علی سجاتے ہیں نعتوں کی محفلیں
چنتے ہیں ذوق و شوق سے نعتِ نبی کے پھول
جھوم اٹھتے ہیں نبیِ مکرم کے نام پر
کیا اس میں شک کہ ہیں یہ کھرے عاشقِ رسول

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

عزت مآب جناب قبلہ **امید علی بہلم** نقیبِ محفل

ہر اُن کے ثنا خواہ پہ ہر دور میں ہر صورت
سرکارِ دو عالم کا رہتا ہے کرم ہر دَم
تم بھی ہو مُحب اُن کے، تم پر بھی نظر ہو گی
خوش بخت تم ایسے ہو، امید علی بہلم

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

شاعرِ خوش خصال، ادیب بے مثال، نام ور ثنا گو جناب **خلشؔ مظفر**

خوش نظر، با ہنر جنابِ خلش
شاعرِ معتبر جنابِ خلشؔ
شعر اِن پر نثار ہوتا ہے
اور فِدا شعر پر جنابِ خلش

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

تاج دارِ شعر و سخن، شاعرِ باکمال، محقق و اسکالر علامہ **انورؔ بریلوی**

شعر و ادب کی جان ہیں انورؔ بریلوی
اہلِ ادب کا مان ہیں انورؔ بریلوی
بے شک یہی سخن کے شہنشاہ ہیں ندیمؔ
مُلکِ سخن کی شان ہیں انورؔ بریلوی

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

ثناخوانِ شیریں زبان **محمد ندیم اقبال**

ہے گلِ خوش ادا ندیم اقبال
واصفِ مصطفےٰ ندیم اقبال
تیری نعتیں ہیں قلب و جاں کی جلا
مرحبا مرحبا ندیم اقبال

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

معروف شاعر و ثناخوانِ رسول ﷺ جناب **عبدالصمد قادری**

نعت خواں کون آیا ہے دیکھو ذرا
جھوم اٹھی ہے یہ کیوں بزمِ نعتِ نبی
آج ڈھونڈے سے بھی ہم کو ملتا نہیں
ثانیِ لحنِ عبدالصمد قادری

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

معروف شاعرِ نعت و ثناخوانِ مصطفےٰ جناب **محمد جاوید فریدی**

نعت خوانی کی یہ دولتِ بے بہا
تم کو جاوید مولا نے کی ہے عطا
اپنے کانوں سے اور اپنی آواز سے
نعت سنتے سناتے رہو تم سدا

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

وہ شاگردِ بے مثال جس نے راقم کی تاج پوشی کا اعزاز حاصل کیا۔ نقیبِ محفل و نعت گو

محمد احمد شیخ قادری

ہیں یہ پیارے محمد احمد شیخ تاج پوشی مری کرائی ہے
میرے شاگردِ باوفا ہیں یہ دیکھو! چھوٹے کی کیا بڑائی ہے

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

16 اپریل 2009ء میں روانگی مدینہ سے قبل کہی گئی

نعتِ رسول ﷺ

خُلدِ بریں کو پانے' جاتا ہوں میں مدینے
اِس دل کو دل بنانے جاتا ہوں میں مدینے
مِدحت کے گیت گانے' جاتا ہوں میں مدینے
محبوب کو سنانے جاتا ہوں میں مدینے
زندہ رہا ہوں کیسے' میں تم سے دور رہ کر
آقا کو یہ بتانے' جاتا ہوں میں مدینے
میں ہوں غموں کا مارا' دیں گے وہی سہارا
یوں حالِ دل سنانے' جاتا ہوں میں مدینے
بگڑی ہوئی ہے حالت' سوئی ہوئی ہے قسمت
تقدیر کو جگانے' جاتا ہوں میں مدینے
جس در سے ہر سوالی' ہرگز ہرگز نہ جائے خالی
اُس در سے فیض پانے' جاتا ہوں میں مدینے

پُر کیف ہے وہ منظر' ہے جس کا نقش دل پر
آنکھوں میں وہ سمانے' جاتا ہوں میں مدینے
حوروں کی آرزو کیا' جنت کی کیا تمنا
آقا کے آستانے' جاتا ہوں میں مدینے
کعبہ جو محترم ہے' اُن کا ہی یہ کرم ہے
چوکھٹ پہ سر جھکانے' جاتا ہوں میں مدینے
وہ مہر باں ہیں آقا' بھیجا مجھے بلاوا
سب رنج و غم بھلانے' جاتا ہوں میں مدینے
بوبکر اور عمر کا 'عثمان اور علی کا
صدقہ نبی سے پانے جاتا ہوں میں مدینے
اس میں ندیم شک کیا' پُر نور ہے وہ روضہ
آنکھوں کو جگمگانے' جاتا ہوں میں مدینے

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

نعت رسول ﷺ

بے کس پہ کرم کیجئے یا رحمت عالم
بگڑی کو بنا دیجئے یا رحمتِ عالم
حسنین کا اور حیدر و زہرا کا تصدق
جھولی مری بھر دیجئے یا رحمت عالم
اک بار تو میں حاضرِ دربار ہوا تھا
پھر مجھ کو بلا لیجئے یا رحمت عالم

دنیا میں حسیں کوئی نہیں آپ کے جیسا
خیراتِ نظر دیجئے یا رحمتِ عالم
جو دل میں مرے، آپ کی چاہت کو جگادے
وہ جام عطا کیجئے یا رحمتِ عالم
طوفان کی موجوں میں ہے امت کا سفینہ
ساحل پہ لگا دیجئے یا رحمت عالم
ہے آپ کے کوچے کا گدا گلشن الٰہی
اس پر بھی نظر کیجئے یا رحمتِ عالم

(الحاج گلشن الٰہی قادری)

پیرِ طریقت حضرت صوفی عبدالسّلیم خان نقشبندی قاسمی

مہرباں کیسا ہوا تم پر خدا صوفی سلیم
تم ہوئے ہو اِک ولی کے دِل رُبا صوفی سلیم
خدمتِ مرشد کا یہ اعجاز دیکھو تو سہی
ایک عالم تم پہ ہوتا ہے فدا صوفی سلیم

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

مصنف کثیر مجموعہ ہائے نعت' ثناخوانِ رسول وثنا گو جناب

عزیز الدین خاکی القادری کراچی

عزیز خاکی جنہیں کہتا ہے جہاں سارا
یہی ہیں عاشقِ محبوبِ ربِ ارض و سما
خدا نے اِن کو بڑا مرتبہ دیا ہے ندیم
کہ یہ بنے ہیں امامُ الرُسُل کے مدح سرا

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

خوش الحان۔ صبیح چہرہ۔ ثناخوانِ بے مثال **آغا گوہر علی** صدارتی ایوارڈ یافتہ

نعت خوانوں میں یکتا ہے گوہر علی   نعت خوانی پہ شیدا ہے گو ہر علی
پیارا لہجہ ہے اور پیاری آواز ہے   اس لئے سب کو پیارا ہے گو ہر علی

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

ممتاز ماہرِ تعلیم۔ مدح خوانِ رسول ﷺ جناب **محمد حاکم قریشی المدنی**

محترم حاکم قریشی کا یہی ارمان ہے
جلد سے جلد ان کو ہو جائے زیارت آپ کی
ہم بھی ہیں دل سے شریک اِن کی دعائے خیر میں
دیکھیے کب اِن پہ ہو چشمِ عنایت آپ کی

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

سینئر ترین ثناخواں **نفیس احمد قادری**

مرحبا! اے نفیسؔ خوش انداز   نعت تم نے پڑھی قرینے کی
ہو مبارک تمہیں یہ نورِ خیال   بزم روشن ہوئی ہے سینے کی

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

شعلہ نوا۔ خوش ادا نقیبِ محفل جناب **محمد شریف الدین نیّر**

نعت خواں دیتے ہیں ہر منزل پہ اِن کو یہ دُعا
حشر کے دن بھی رہے اِن پر ردائے مصطفیٰ

ناظمینِ بزم میں مقبول ہیں نیّرؔ شریف
ہر گھڑی اِن کے لبوں پر ہے ثنائے مصطفیٰ

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

باکمال و بزرگ اور خوش طبع ثناخوانِ رسول ﷺ جناب **منظور حسین کھوکھر**

سرکارِ دو عالم کے روضے کی زیارت کی
سرکار کی الفت میں ڈوبے ہوئے ہر دم ہیں
ہر نعت کو آقا کی پڑھتے ہیں یہ ہو کر مست
منظورؔ حسین ایسے دنیا میں بہت کم ہیں

(صاحبزادہ خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

استقبالیہ اور اعزازی تقریبات

۱۶ اپریل بروز جمعرات ۲۰۰۹ء صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی کے واپسی زیارت حرمین شریفین کی خوشی میں ان کے احباب، ارادتمندوں، شعراء کرام اور معزز شخصیات نے اعزازیہ تقریبات کا اہتمام کیا۔

پیر طریقت حضرت صوفی عبدالسلیم خان نقشبندی

حضرت قبلہ صوفی عبدالسلیم خان نقشبندی نے ہمیشہ کی طرح اپنی محبتوں کا اظہار کرتے ہوئے خان اختر ندیم کے اعزاز میں ایک استقبالیہ محفلِ نعت کا اہتمام کیا۔ شرکائے محفل نے خان اختر ندیم کو ہار اور تحائف پیش کیے۔ صلوٰۃ وسلام اور دعا کے بعد لنگر پیش کیا گیا۔

ممتاز صحافی عبدالوحید غوری

آل راونڈر رپورٹر روزنامہ جراءت، چیف رپورٹر روزنامہ کامیاب حیدرآباد جناب عبدالوحید غوری نے اس خوشی کے موقعہ پر ایک خوبصورت اور دلکش محفلِ نعت وگل پوشی کا اہتمام کیا جس میں حیدرآباد کی صحافی برادری نے بھرپور شرکت کی۔ خان اختر ندیم کو دئے گئے اس استقبالئے میں چیف ایڈیٹر کامیاب سعید احمد نے حسین وجمیل سندھی ٹوپی، محمد جاوید فریدی درباری نعت خوان سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی نے تحائف ،صدارتی ایوارڈ یافتہ ثناخواں آغا گوہر علی نے مٹھائی، کوآرڈی نیٹر بنیادی حقوق کمیشن عبدالجبار رحمانی نے اجرک روزنامہ صوبہ سندھ کے وقار محمد شیخ نے اجرک اور صدر سادات ویلفیئر ایسوسی ایشن عبدالحمید شاہ نے اجرک، معروف صحافی ہارون آرائیں نے اجرک، جبکہ ڈاکٹر قاری محمد طفیل، قومی اخبار کے اشرف کاظمی روزنامہ جرات کے چیف بیورو ریاست علی ناغڑ، اخبار جہاں کے یاسین حمید، سنی تحریک کے ایم چمن

نقشبندی، صاحبزادہ محمد حسین چشتی نیز ۱۰۰ سے زائد احباب نے فرداً فرداً گل پوشی کی۔ صلوٰۃ وسلام ودعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔ آخر میں خان اختر ندیم نے جناب عبدالوحید غوری اور اُن کے تمام صحافی دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ سچ یہ ہے کہ یہ تقریب ایک نمائندہ تقریب تھی جو ان شاءاللہ ہمیشہ یاد رہے گی۔

الحاج گلشن الٰہی چشتی جیلانی فریدی

عرس مبارک سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی اپریل ۲۰۰۹ء کے موقع پر مقامی نعت خوانوں کی محفل میں جس کے آرگنائزر محمد اقبال میمن تھے۔ رہبر ملت، پروانہ شمع رسالت حضرت الحاج گلشن الٰہی چشتی دامت برکاتہم العالیہ نے عمرے سے واپسی پر پُر تپاک خیر مقدم کیا۔ بے پناہ عزت افزائی کی۔ تمام شرکائے محفل نے گل پوشی کی۔ قبلہ حاجی صاحب نے دربار عالیہ کی حسین وجمیل چادر اور اجرک پیش کی۔ اس تقریب کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں خان اختر ندیم سے بڑے جوش وجذبے کے ساتھ متواتر ۲۰ منٹ تک مدینے سے متعلق نعتیہ اشعار سنے گئے۔ جسے عاشقانِ رسول نے خوب سراہا اور داد وتحسین پیش کی۔

استقبالیہ محفلِ مشاعرہ

۱۰ جولائی بروز جمعہ بزم فروغ ادب حیدرآباد نے بخاری ہائی اسکول سخی پیر چوک کے لان میں خان اختر ندیم نقشبندی کی واپسی زیارت حرمین شریفین کے موقع پر ایک استقبالیہ غیر طرحی محفلِ مشاعرہ کا اہتمام کیا جس میں شعراء نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور گل پوشی کی۔ اجرک وتحائف پیش کئے۔ موصوف سے مدینے سے متعلق نعتیہ اشعار سنے گئے۔ نیز چند معزز شعراء نے منظوم خراجِ عقیدت بھی پیش کیا۔

ہو مقدر کے سکندر واہ! خان اختر ندیم
دیکھ آئے اچھے منظر واہ! خان اختر ندیم

تم کو عمرے کی سعادت ہو مبارک جانِ جاں
خوب پایا ہے مقدر واہ! خان اختر ندیم

(سید کاظم علی [illegible])

بھر کر خدا کے نور سے سینے کو، دیکھ آئے
دنیا میں رحمتوں کے خزینے کو دیکھ آئے
میری طرف سے عمرہ مبارک ہو اے ندیم
مکے کو دیکھ آئے مدینے کو دیکھ آئے

(پروفیسر ثاقب قریشی)

جب عطا ہو رحمتِ محبوب داور آپ کو
کیوں نہ سب مانیں مقدر کا سکندر آپ کو
آپ نے جو نور دیکھا ہے خدا سب کو دکھائے
صد مبارک باد عمرہ! خان اختر آپ کو

(پروفیسر عتیق احمد جیلانی)

مبارک ہو تمہیں اے خان اختر   کہ گھر پھر دیکھ آئے تم خدا کا
زیارت کی درِ خیر الوریٰ کی   یہ ہے اعجاز ذکرِ مصطفیٰ کا

(عبدالشکور آسی)

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ   توصیفِ محمد ہو رقم اور زیادہ
وہ نازِ کرم بھی ہیں وہ اندازِ کرم بھی   کرتے ہیں کرم پر وہ کرم اور زیادہ

(بدر ساگری)

سراپا رشد وہدایت' ترجمانِ اہلسنت' شہسوار فصاحت وبلاغت' صاحبزادہ' خطیب پاکستان'

حضرت علامہ
کوکب نورانی اوکاڑوی

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

رُوحِ رَوانِ اہلسنّت' حضرت کوکب نورانی
سرتاپا عظمت ہی عظمت' حضرت کوکب نورانی
واقفِ کُل' اسرارِ شریعت' حضرت کوکب نورانی
یعنی وارثِ راہِ طریقت' حضرت کوکب نورانی
آپ خطیبِ پاکستان کے لختِ جگر اور پارۂ دِل
قلبِ ندیم میں نقشِ محبت' حضرت کوکب نورانی

سینئر ترین باصلاحیت خوش الحان ثناخوانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبداللطیف ہاشمی

بہت ہی باوقار و خوش بیاں ہے آپ کی زباں
کہ حمد و نعت کے نقیب ہیں لطیف ہاشمی
کرم ہے جن نفوس پر خدا کا اور رسول کا
اُنھیں میں ایک خوش نصیب ہیں لطیف ہاشمی

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

معزز و محترم' مداحِ حبیب' امیر اہلسنّت

ڈاکٹر سیّد انور علی نیازی

جن پر کرم کے باب نہ ہوں زندگی میں بند   ہوتے ہیں ایسے لوگ زمانے میں صرف چند
اِس سے زیادہ کیا ہو عطائے محمدی   نعتِ رسول کے ہیں نیازی نیاز مند

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

معروف سماجی اور ملنسار شخصیت، جناب **سیّد عبدالحمید شاہ**

ارماں ہے حمیدِ خستہ یہی
مقصد بھی یہی ہے ہستی کا
بیگانۂ دُنیا ہو جاؤں
اور ذکرِ نبی دن رات کروں

(صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی)

نعتیہ دیوان ”ورفعنا لک ذکرک“ کے خالق معروف شاعر، صحافی جناب سیّد

ذوالفقار حسین نقوی کا ہدیۂ خلوص و مؤدت جناب صاحبزادہ خان اختر ندیم کے لئے

تنظیم سے، تہذیب سے ترتیب دیا ہے   اور نام رکھا آپ نے ”آدابِ نظامت“
منبر پہ نظر آئے ہمیں علم و ادب کے   پائی ہے ندیم آپ نے محرابِ نظامت

محترم خان اختر ندیم ۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی خوشنما تصنیف ”ساقیٔ کوثر“ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدستِ علامہ۔ مصنف ومحقق۔ استادِ سخن۔ تاجدارِ ظرافت حضرت انور بریلوی، مجھ کمترین تک پہنچی۔ ماشاء اللہ! آپ کی تخلیقی مہارت محسنِ نعت اور فنی صلاحیتوں سے بے حد متاثر ہوا لیکن میری ناسازیٔ طبع نے اظہارِ خیال تک کا موقع نہ دیا۔ میری صاحبزادی نے آپ کی کتاب ”ساقیٔ کوثر“ دیتے ہوئے کہا ’ڈیڈی! یہ کتاب کتنی اچھی ہے آپ دیکھیں میں نے کتاب کو دیکھا اور کہا۔۔۔۔۔۔۔

مُصطفٰے کے عشق سے سرشار ہے اختر ندیم   باخدا اِک صاحبِ کردار ہے اختر ندیم

”ساقیٔ کوثر“ کتاب حق سے یہ ثابت ہوا   درحقیقت نابغہ ذکار ہے اختر ندیم
”ساقیٔ کوثر“ حسیں پیرائے میں تخلیق کی   بیکراں یہ رحمتِ سرکار ہے اختر ندیم
لب کُھلے تو شاعری کا فن اُجاگر ہوگیا   ”ساقیٔ کوثر“ بڑا شہہ کار ہے اختر ندیم
”ساقیٔ کوثر“ کی عظمت مرحبا صلِ علیٰ   خوش نما اشعار کا گلزار ہے اختر ندیم
”ساقیٔ کوثر“ کتاب حق زمانے کے لئے   حق نما اِک دفترِ افکار ہے اختر ندیم
”ساقیٔ کوثر“ کو پڑھ کر میں سمجھ پایا ہوں یہ   نعتیہ اشعار کا ملہار ہے اختر ندیم
بالمشافہ آپ کو میں نے کبھی دیکھا نہیں   آپ سے ”حرفِ دُعا“ درکار ہے اختر ندیم

ہے دُعا کہ آپ کو اللہ دے اَوجِ عُروج
بس کہ فہمی شاعرِ سرکار ہے اختر ندیم

جمعہ 4 دسمبر 2009ء

عبدالحمید خان فہمی ۔ ۳-سی-۹۱۱ شمسی اپارٹمنٹ ناظم آباد نمبر ۳ نزد عباسی شہید اسپتال کراچی

آرگنائزرس محافلِ نعت ۔ ذکر وسماع

قائد ثنا خوانانِ رسول الحاج سیّد قمر الزماں شاہ۔ امیر لشکرِ ثنا خوانانِ رسول۔ الحاج گلشن الٰہی قادری چشتی فریدی۔ سیّد مبارک علی شاہ چشتی سرے گھاٹ۔ سیّد اظہر حسین شاہ جاموٹ۔ محمد اکرم قریشی اختر القادری۔ محمد اقبال میمن پٹیورا ما سینٹر۔ صاحبزادہ محمد حسین چشتی۔ صوفی امید علی بہلم فروغِ نعت۔ حضرت صوفی محمد اقبال شاہ چشتی معینی ظہوری دربار مجازیہ۔ صوفی خلیل الرحمان قاتلی رحمانی۔ ڈاکٹر سیّد انور علی نیازی۔ محبوب عالم شیروانی انجمن شیدائیانِ رسول۔ استاد سیف محمد شیخ۔ صاحبزادہ مصطفےٰ کمال بزمِ غوث الوریٰ۔ نفیس قادری۔ نفیس عالم فریدی۔ الحاج ماسٹر محمد یوسف پرنسپل القمر پبلک اسکول۔ عبدالرحیم گدی قائد اوپن اسکاؤٹس۔ محمد حاکم قریشی پرنسپل اسٹرونگ بیس ہائی اسکول۔ محمد اعظم قریشی المدنی۔ انیس الرحمان صدیقی ایڈووکیٹ۔ ڈاکٹر محمد اقبال غوثیہ ہال۔ محمد اسلم چشتی پھول والے۔ قاضی رضی الدین جماعت

اہلسنت۔ معین قادری۔ شعیب ملک۔ صوفی عبدالسلیم خان نقشبندی۔ اویس متین۔ نظام الدین کیٹررس۔ فاروق شیرازی۔ حاجی علیم شیرازی۔ سلیم قریشی بسم اللہ آٹوز۔ مرزا فرزند بیگ سہروردی۔ بابا عبدالرحمان۔ سلامت اللہ صدیقی۔ مطلوب حسین زئی۔ رئیس احمد راجپوت۔ بابا اکرم چینی والے۔ صوفی محمد رفیق یونٹ نمبر 5۔ صوفی محمد رفیق چوڑی والے۔ صوفی موسیٰ خان سلیمانی۔ ماسٹر سیّد محمد علی شاہ انچارج فنونِ لطیفہ کمپری ہینسیو اسکول۔ محمد عارف۔ محمد افضل ابراہیم دھاگا ٹریڈرس۔ ماسٹر آفتاب۔ انس بھائی۔ سیّد واجد علی حسنی نیوگرین پرنٹرس۔ زبیر صدیقی ریڈیو۔ عبدالغفار پھول والے۔ سراج الدین آرائیں۔ حاجی محمد اسلم میمن و حاجی اقبال میمن محمودی۔ منور خان زئی۔ گل حسن شیخ۔ عبدالرؤف بھٹی یونٹ نمبر 5۔ حکیم سیّد جمیل احمد۔ مولانا حاجی عبدالجبار رحمانی بنیادی حقوق کمیشن۔ احسان رحمانی۔ محمد شریف الدین غیر۔ ڈاکٹر محمد یوسف چوہان۔ مفتی علامہ احمد میاں برکاتی۔ محمد اقبال شیخ انجمن فدائیانِ پاکستان ۔شوکت علی کپڑے والے

محبین ومحسنین

ماسٹر محمد شاہد ایس کے رحیم ہائی اسکول۔ عبدالمجید رشید مرحوم۔ عبدالمجید نصیب۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر رفیع الدین صدیقی نقشبندی۔ ڈاکٹر محمد رفیق جویو آرتھو۔ لیاقت علی عباسی۔ مشتاق علی آرائیں۔ ممتاز احمد رانا انجینئر۔ حکیم صوفی شبیر احمد قاسمی نقشبندی۔ سائیں غلام مصطفےٰ جیلانی بلوچ اسلامیہ ماڈرن ہائی اسکول۔ خلیفہ سائیں اشرف جہاں اقبالی۔ ماسٹر ساجد حسین انچارج اسمبلی کمپری ہینسیو اسکول۔ محمد ابرار حنیف مغل ادارہ کاروانِ نعت لاہور۔ حاجی محمد یوسف ورک نعت لائبریری شاہدرہ۔ محمد عمر شادگدی۔ الحاج محمد کاشف فاروق میڈیکل اسٹور۔ سیّد شباب حسین نقوی۔ سیّد وجاہت حسین نقوی۔ ماسٹر سیّد منور رضا۔ ماسٹر سیّد ساجد حسین رضوی۔ ماسٹر سیّد ہادی شاہ صاحب ایلیمنٹری سیکشن کمپری ہینسیو اسکول۔
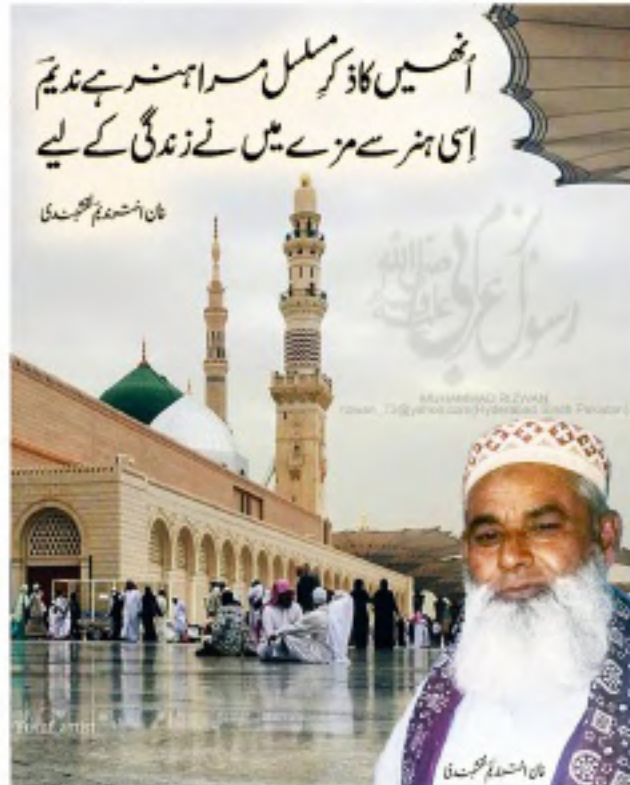
صاحبزادہ خان اختر ندیم نقشبندی کی مطبوعہ تصنیف وتالیف

ستمبر 1992ء
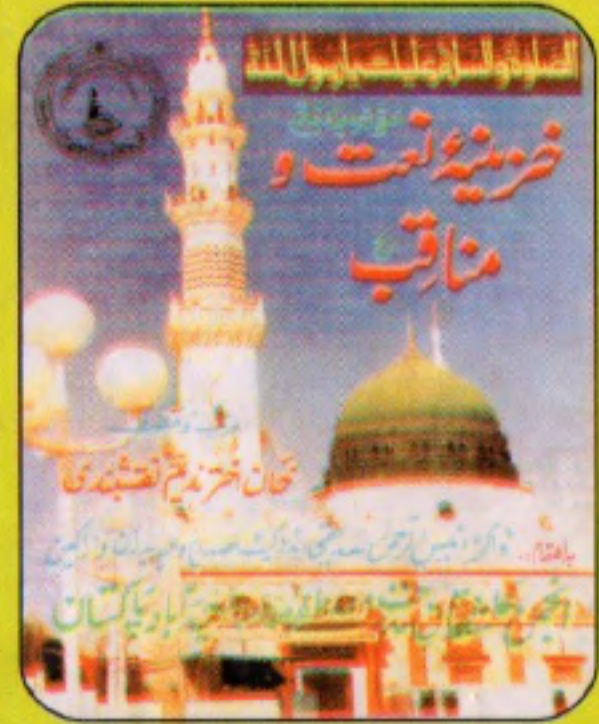
1992ء
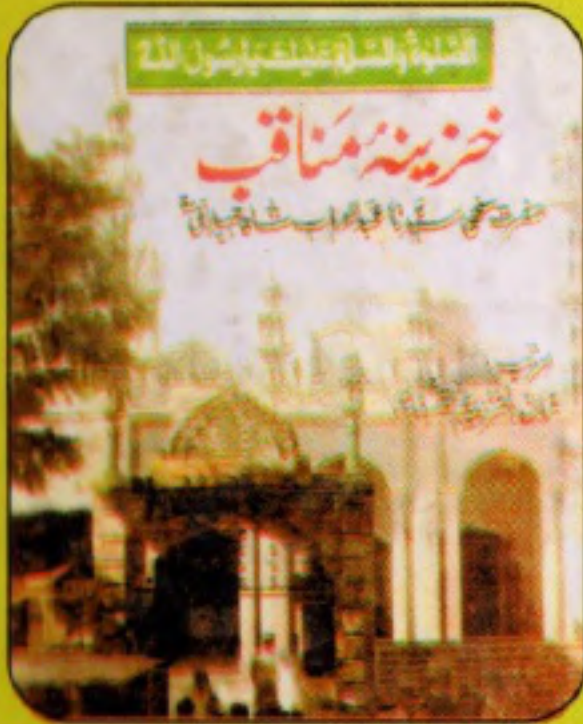
ستمبر 1995ء
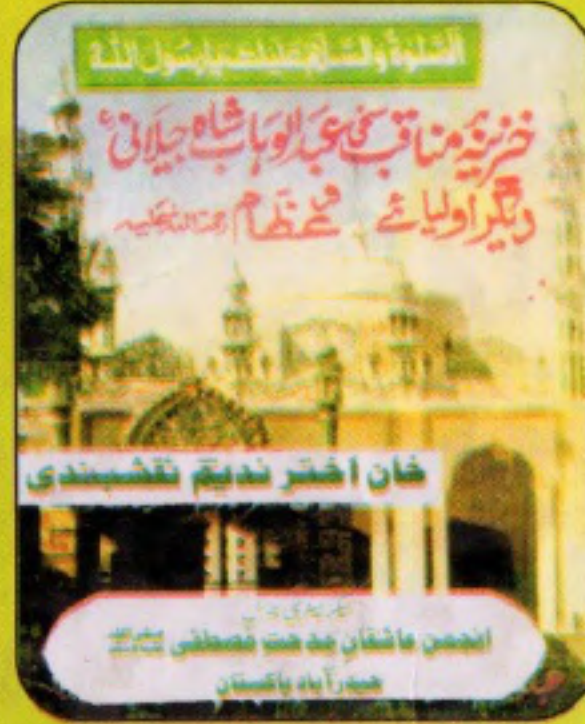
نومبر 1997ء
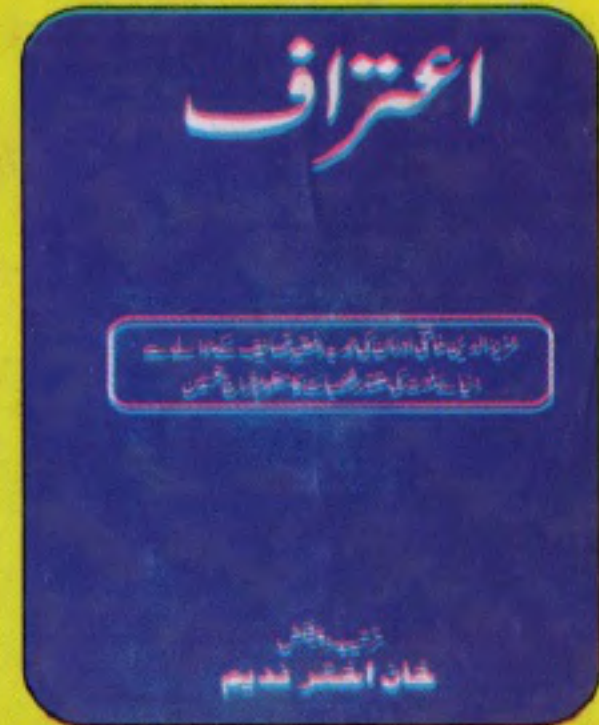
2001ء

2004ء

مارچ 2006ء

2009ء

مارچ 2010ء